حضرۃ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کی غیر شرعی اور خفیہ منتقلی

اور

مزارِ اقدس کی بیدردی

سے پامالی

سانحہ

ماہِ رمضان ۱۹۹۹ء

3838

PUNJAB
UNIVERSITY
LIBRARY
LAHORE

CLASS NO..................
BOOK NO..................

S-369 Punjab University Press 10,000 29-1-2003

ذخیرہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

جو 2001ء میں میاں صاحب نے
پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو عطا فرمایا

محترم قارئین!

وقت کی اہمیت کے پیش نظر اس کتاب کی طباعت جلد از جلد کرائی گئی ہے، لہٰذا اگر اس میں کہیں کوئی کتابت کی غلطی نظر آجائے تو اس سے صرفِ نظر کر کے اسے اپنے طور پر درست فرمالیں۔

e.mail: arfeen @ cyber.net.pk

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرۃ آمنہ

کی غیر شرعی اور خفیہ منتقلی

اور

مزارِ اقدس کی بیدردی

سے پامالی

سانحہ

ماہِ رمضان ۱۹۹۹ء

Marfat.com

87088

اس کتاب کی دوبارہ اشاعت کی اجازت
صرف اس شرط پر دی جاتی ہے کہ اس میں
کوئی ردوبدل نہ ہو اور اس کی تقسیم بلامعاوضہ
کی جائے۔
نیز اس کتاب کو خود پڑھنے کے بعد دوست
احباب کو پڑھنے کے لئے دے کر کارِ خیر
میں حصّہ لیجئے۔

اشاعت اوّل — ۲۰ مارچ ۱۹۹۹ء

تعداد — ۵۰۰۰

پرنٹرز — الافضل گرافکس، کراچی

اہتمام اور ترتیب — سیّد محمد اخلاق

ملنے کا پتہ — معرفت طارق اکرام
۶۸/۶۷، اوورسیز ہاؤسنگ سوسائٹی،
بلاک نمبر ۷، شہیدِ ملت روڈ۔ کراچی
ٹیلیفون: ۰۰۹۲-۲۱-۴۵۲۰۲۹۹
فیکس: ۰۰۹۲-۲۱-۴۵۴۱۸۴۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدۃ النساء

نحمدہٗ و نصلی علی النبی محمد و آلہ الکریم

رب ذوالجلال والاکرام کی حمد و ثناء اور پاکی بیان کرتے ہوئے اپنے سر کو اللہ تبارک تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز کر کے زبان پر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
بی بی آمنہ کے پھول پہ لاکھوں سلام

کے ترانے اپنے ہونٹوں پر سجائے۔ لرزتی روح۔ تڑپتے دل۔ کانپتے ہاتھوں سے ڈرتے ڈرتے اپنے رب کریم سے رحمت و توفیق کی دعا طلب فرماتے ہوئے تبرکاً ایک عظیم و عالی شان حدیث نبوی پیش خدمت ہے۔

سرکار دو عالم رحمت اللعالمین کا ارشاد ہے:

"جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے"

ساقی کوثر۔ مالک جنت۔ باعث وجہ کائنات نے اس حدیث پاک کی روشنی میں تمام مومنین کو ماں کی عظمت اور مرتبے سے روشناس فرمایا [illegible] دل کی گہرائیوں سے یہ اقرار معلوم ہوا کہ ماں اللہ تعالیٰ کی شان عطا کا [illegible]

اس حدیث پاک کو مدنظر رکھتے ہوئے غور طلب بات یہ ہے [illegible] عظیم و عالی شان ماں سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا [illegible] ترین۔ افضل ترین بطن مبارک مشرق عظمت سے آسمان نبوت و رسالت [illegible] نور مصطفیٰ جناب محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بن کر تمام عالموں پر رحمت [illegible] تاج سر پہنے اس جہاں میں تشریف لائے اور تمام عالموں کو اپنے نور سے منور [illegible] تو اس عظیم و عالی شان ہستی سیدہ طیبہ طاہرہ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا [illegible] عظمت و شان رتبہ و مرتبہ کا کیا عالم ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب

آپ کی مدح و ثنا کریں کیا
آپ کا ہے ثناخواں اللہ

آمین ثم آمین

Marfat.com

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ
۱	حرفِ اول	۱
۲	تصاویر : مزارِ انور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا	۳
۳	چشم دید بیان ۱۹۹۹	۱۴
۴	چشم دید بیان ۱۹۹۷ ء	۱۸
۵	چشم دید بیان ۱۹۹۲ ء	۲۱
۶	چشم دید بیان ۱۹۷۴ ء	۲۸
۷	اقتباسات ۱۹۲۶ء	۳۱
[illegible]	[illegible] آثار نبویہ کی حفاظت کے بارے میں ملک [illegible] کا موقف	۳۲
	[illegible] سامراجیت---	۳۳
	[illegible] (عربی)	۳۴
	[illegible] کی تردید (عربی)	۳۵
	[illegible] کی تردید (اردو)	۳۷
	[illegible] تنظیم اسلامی جمہوریہ پاکستان کا بیان	۴۲
	[illegible] جماعت اہلسنت پاکستان کراچی	۴۵
۱۵	قرارداد [illegible] صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری، کنوینر عالمی تنظیم اہلسنت	۴۶
۱۶	اظہار رائے : سجادہ نشین حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ	۴۷
۱۷	اظہار رائے : فقیر ابوالحسان حکیم محمد رمضان علی قادری	۴۸
۱۸	اظہار رائے : حکیم محمد موسیٰ	۵۲
۱۹	اظہار رائے : عبدالواحد قادری	۵۵
۲۰	اظہار رائے : مولانا محمد منشا تابش قصوری	۶۴
۲۱	اظہار رائے : سید منور حسین جماعتی	۶۶
۲۲	اظہار رائے : قاضی علیم اللہ عارفی	۶۷
۲۳	اظہار رائے : پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	۷۰
۲۴	اظہار رائے : مفتی محمد عبداللطیف	۷۲
۲۵	اظہار رائے : محمد بیگ بلوچ	۷۴
۲۶	اظہار رائے : شفقت حسین خادم	۷۷
۲۷	اظہار رائے : عبدالتواب صدیقی	۸۲
۲۸	اظہار رائے : نوازش تشنہ	۸۳
۲۹	اظہار رائے : عبدالرزاق، جامعہ رضویہ، ضیاء العلوم	۸۶
۳۰	فتویٰ : مفتی غلام حسن قادری، دارالعلوم حزب الاحناف	۹۶
۳۱	فتویٰ : محمد خان قادری، شیخ الجامعہ، جامعہ اسلامیہ	۹۸
۳۲	فتویٰ : خالد محمود، معارف القران، کشمیر کالونی	۹۹
۳۳	فتویٰ : محمد اشرف جلالی، دارالعلوم جلالیہ رضویہ مظہر السلام	۱۰۲
۳۴	فتویٰ : مفتی شاہ حسین گردیزی، دارالعلوم مہریہ،	۱۰۶
۳۵	فتویٰ : مفتی محمد رفیق الحسنی، جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم	۱۰۷
۳۶	فتویٰ : مفتی شاہ محمد تفضل علی، دارالعلوم فاروق اعظم	۱۰۹
۳۷	فتویٰ : مولانا محمد یوسف النورستانی، الجامعہ فاروقیہ،	۱۱۰
۳۸	فتویٰ : مولانا حبیب اللہ، جامعہ اسلامیہ	۱۱۱
۳۹	فتویٰ : مفتی عبداللہ مسعود، جامعہ حمادیہ	۱۱۲
۴۰	فتویٰ : شیخ الحدیث عبدالرشید نعمانی	۱۱۳
۴۱	فتویٰ : مولانا محمود حسن خان ٹونکی	۱۱۴
۴۲	فتویٰ : علامہ سید ریاض حسین نقوی، تحریک اتحاد اسلامی	۱۱۶
۴۳	مقالہ : مولانا سید محمد وقاص ہاشمی، قادری، رضوی	۱۱۷

Marfat.com

حرف اوّل

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　　نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیزان من!

زیر نظر کتابچہ کے ذریعہ بڑی دل سوزی کے ساتھ جس اہم مسئلہ کی جانب توجہ مبذول کرائی گئی ہے ،وہ ایک ایسا سنگین مسئلہ ہے جو عام طور پر مسلمانان عالم کے لئے اور خاص طور پر علمائے کرام ،مشائخ عظام اور مسلمان حکمرانوں کے لئے فوری توجہ کا مستحق ہے

اس حقیقت سے ہر اہل ایمان آگاہ رہے کہ امام الانبیاء ،آقائے نامدار ،تاجدار مدینہ ،حضور احمد مجتبیٰ ،حضرت محمد ﷺ ،توحید کے بعد ایمان کی پہلی منزل اور مسلمان بننے کی شرط اول ہیں۔

؎ بعد از خدا توئی ، قصہ مختصر

یہ اس لئے کہ رسالت پر ایمان لائے بغیر کسی کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس شرط اول کو پورا کئے بغیر کوئی دائرہ اسلام میں داخل ہو سکتا ہے ۔کیونکہ اسلام صرف توحید کا نام نہیں۔ توحید کا عقیدہ تو کئی دیگر مذاہب میں بھی موجود ہے۔ اسلام مجموعہ ہے توحید اور رسالت کا۔ یعنی انسان توحید و رسالت پر ایمان لا کر ہی اہل ایمان ،مومن اور مسلمان بنتا ہے۔

ایمان و عقیدہ کو دو چیزیں مضبوط بناتی ہیں.... ایک احترام اور دوسری محبت۔ چنانچہ جب کسی اہل ایمان کے دل میں یہ دونوں چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں تو شیطان اور روئے زمین پر موجود اس کے چیلے اور ایجنٹ پریشان ہو کر فوری طور پر سرگرم عمل ہو جاتے ہیں۔ اسلام کے دور اول سے لے کر آج تک ... عناصر کی یہی کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کے دل سے ان کے رسول مکرم ﷺ کا احترام اور ان کی محبت کو ختم کر دیا جائے کیونکہ جب کسی مسلمان سے ... کے حبیب ﷺ کی حرمت و محبت ختم ہو جائے تو وہ محض نام کا مسلمان بن کر رہ جاتا ہے۔ اور نام کا مسلمان بن کے رہ جانے ... اپنے ایمان ... کر سکتا ہے اور نہ ہی اجتماعی طور پر اسلام کے استحکام اور دفاع کا باعث بن سکتا ہے

مسلمانوں کی تاریخ پر گہری نگاہ ڈالئے تو معلوم ہوگا کہ مسلمان زیادہ تر فرقہ بندی کے باعث کمزور اور منتشر ... ماضی بعید اور ... قریب میں مسلمانوں کے جتنے فرقے بنے ہیں یا ان میں جتنے فتنے اٹھے ہیں ،کم و بیش ان سب کی بنیاد ذات اقدس ﷺ کی حرمت و محبت کو کم ... سازش پر رہے اور موجودہ دور میں رسول اکرم ﷺ کی حرمت و محبت کو مسلمانوں کے دلوں سے ختم کرنے کا بیڑا منظم طریقے ... جس ... نجدیت یا وہابیت ہے ،جس کا سرخیل سعودی عرب سرکار ہے۔

سعودی عرب میں خاندان سعود کے برسر اقتدار آنے کے روز اول سے لے کر آج تک اس شاہی حکومت نے مسلک اہل سنت ... نقصان پہنچایا ہے اور شعائر اسلام ،یعنی اسلام کی مقدس نشانیوں کی جس طرح بے حرمتی کی ہے ،وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ... حکومت کے ان ظالمانہ اقدامات کے خلاف کسی مسلمان ملک نے احتجاج نہیں کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سعودی حکومت ... اسلام کو مٹانے اور اہل سنت والجماعت کے عقائد کے برخلاف بلا روک ٹوک اور بڑی دیدہ دلیری سے مصروف کار ہے۔ صرف یہی ... مالی وسائل کی بدولت اپنی سرحدوں سے باہر دیگر مسلمان ملکوں میں بھی اپنے فاسد عقائد کو پھیلا رہی ہے

شعائر اسلام کی بے حرمتی اور ان کے نام و نشان کو مٹانے کی تازہ ترین واردات حبیب خدا ﷺ کی والدہ ماجدہ و طاہرہ بی بی آمنہ رضی ... مرقد مقدس یعنی آخری آرام گاہ کو ابواء کے مقام سے نکال کر کسی نامعلوم جگہ منتقل اور گم کرنے کا سعودی اقدام ہے۔

اللہ جل شانہ نے اپنے 'قدرت کن' سے جو پہلی شے تخلیق فرمائی وہ ختمی مرتبت ،حضور سرکار دو عالم ﷺ کا نور تھا ،جو اصل میں اللہ تعالیٰ کے ... نور کا پرتو تھا۔ یہی نور حضرت آدم علیہ السلام سے ،پشت با پشت ،انبیاء و مرسلین علیہم السلام میں منتقل ہوتا ہوا حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک میں بشری تقاضوں کے مطابق نو ماہ تک قیام پذیر رہا.... اور بالآخر میلاد مبارک کے وقت دنیائے رنگ و بو میں بصورت ختمی مرتبت ﷺ جلوہ گر ہوا۔ دوسرے معنوں میں

Marfat.com

حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا وہ عظیم خاتون ہیں کہ جن کو آج امام الانبیاء ہونے والی ہستی کی ماں ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اور یقیناً "یہ خدا کا فیصلہ ہے اور خدا کا فیصلہ اٹل ہوتا ہے کیونکہ اس میں اس کی مشیعت اور بے پایاں حکمت شامل ہوتی ہے

قرآن مجید میں ایک اور ماں کا بھی تذکرہ آیا ہے کہ جس نے اپنے پیارے بیٹے کے لئے ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی تک پریشانی کے عالم میں دوڑ لگائی تھی ان پہاڑیوں کے ذرات نے اس ماں کے مقدس تلوؤں کے صرف بوسے لئے تھے ، لیکن اسی نسبت پر بارگاہ ایزدی میں خواستگار ہوئے کہ اے مولی ، ہمیں اور تو کوئی شرف حاصل نہیں سوائے اس کے کہ ہم نے نبی زادے کی ماں کے تلوؤں کے بوسے لئے ہیں۔ تو رب العزت نے فرمایا کہ تم کیا جانو کہ یہ شرف کتنا بڑا شرف ہے۔ چنانچہ کلام پاک میں ارشاد ہوا۔

'بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں'

تو جب زمین کے ایک ٹکڑے کو نبی کی ماں کے مقدس تلوؤں کی برکت سی یہ اعلیٰ مقام و مرتبہ عطا ہوا کہ وہ اللہ کی نشانی کہلایا ، تو اس عظیم ماں ، یعنی بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کا کیا مقام و مرتبہ ہوگا جس نے خاتم الانبیاء کو جنم دیا ہے۔ یقیناً ان کا مرتبہ و مقام روئے زمین کی تمام ماؤں سے افضل و اعلیٰ ترین ہے۔

اور جہاں تک ام رسول کی قبر مبارک کی حرمت کا تعلق ہے ، تو اس کی حرمت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ اس پر فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اس اعتبار سے یہ قبر مبارک نہ صرف اسلام کی ایک مقدس نشانی ہے ، بلکہ اس پر حاضری دینا سنت نبوی بھی ہے۔ اور اس نشانی کو اپنی اصلی جگہ سے ہٹانا ، اس کا چھپانا یا مٹا دینا حضور کی سنت کو مٹا دینے کے برابر ہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت اور ان کا امتی ہونے کا تقاضہ یہ ہے کہ مسلمان حضور کے والدین سے اسی طرح محبت کریں جس طرح وہ فرمایا کرتے تھے۔ لیکن اس کے برعکس یہ کیسے مسلمان ہیں جو محبت کرنے کے بجائے حضور سے دشمنی کر رہے ہیں۔ کیونکہ حضور کی والدہ گرامی قدر کے مرقد پاک کی بے حرمتی خود [illegible] میں بے حرمتی اور آپ سے دشمنی کے برابر ہے۔ یعنی سیدھی سی بات ہے کہ دوست کا دوست ، دوست ہوتا ہے ، اور دوست کا دشمن ، دشمن ہوتا ہے۔

[illegible] ہمیں آقائے دو جہاں ﷺ کی والدہ محترمہ کے مرقد پاک کے ہٹائے جانے اور خدانخواستہ اس کے نقوش کو مٹائے جانے کے ناپاک اقدام کا علم [illegible] امتی کی حیثیت سے اور ان سے محبت کا دعویٰ کرنے کے ناطے کس منہ سے عمرہ کرنے جائیں گے۔ کیا منہ لے کر مدینہ منورہ کی حاضری [illegible] اپنے آقائے نامدار کو کہ بد عقیدہ اور بدبخت لوگوں نے آپ کی والدہ محترمہ کی قبر شریف کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے

[illegible] والدین کی قبروں کی بے حرمتی کرے یا ان کے نام و نشان کو مٹانے کی جسارت کرے تو ہم اسے قتل کرنے سے بھی دریغ نہ کریں ، لیکن [illegible] محترمہ کے مرقد پاک کی بے حرمتی کا پیش آجائے تو ہم خاموش اور بے عمل رہیں۔ کیا یہ دوغلہ پن اور ظلم نہیں ہے۔ کیا مسلمان اتنا [illegible] کہ اتنا بڑا سانحہ ہو جانے کے باوجود اس کی زبان سے ایک لفظ بھی صدائے احتجاج کے طور پر نہیں نکلتا۔ کیا اس کی زبان گنگ ، ضمیر [illegible] ہو چکی ہیں۔

[illegible] دیکھتے ہوئے ہمیں خدشہ ہے کہ اگر اس طوفان بد تمیزی کو نہیں روکا گیا۔ اگر شعائر اسلام کی بے حرمتی کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا اور [illegible] نہیں بند کیا گیا ، تو وہ دن دور نہیں جب خدانخواستہ روئے زمین پر اور خاص طور پر اسلامی ملکوں میں اسلام کی نشانیاں رفتہ رفتہ مٹا دی جائیں گی اور مسلمان [illegible] کے قابل نہیں رہیں گے۔

لہذا اہل ایمان کے لئے وقت کا اہم ترین تقاضا یہ ہے کہ وہ معاملہ کی سنگینی کا فوری نوٹس لیتے ہوئے انفرادی اور اجتماعی طور پر یک زبان اور یک مشت ہو کر شعائر اسلام کی اس بے حرمتی کے خلاف زبانی اور قلمی جہاد کا آغاز کریں۔ ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ اس مہم کو مستعد اور فعال بنانے کی خاطر اپنا کردار ادا کرے تاکہ سعودی حکومت یا دنیا کی کوئی اور اسلام دشمن طاقت آئندہ اس قسم کے اقدام کی جرات نہ کر سکے۔

فقط

محافظان شعائر اسلام

کراچی

۱۴ مارچ ۱۹۹۹ء

مطابق ۲۵ ذیقعد ۱۴۱۹ھ

Marfat.com

مقام ابوا شریف اور مزار انور حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Marfat.com

(اس پرانی تصویر میں یہ بات نمایاں نظر آتی ہے کہ آپ کے مزار شریف کے گرد پتھروں کی حفاظتی دیوار تھی جس کے
اندر داخل ہونے کے بعد احاطہ مزار میں رسائی ہوتی تھی۔ ابتدائی جسارت کے طور پر پہلے اس دیوار کو بلا جواز ہٹایا گیا۔

Marfat.com

دیوار ہٹائے جانے کے بعد کا ایک تقریباً دس سال پرانا منظر جس میں عقیدت مندوں نے پتھروں پر ہرا رنگ کر کے مزار [illegible]

Marfat.com

عقیدتمند عاشقوں کا یہ معمول تھا کہ بار بار مزار شریف کی حرمت اور عظمت کی برقراری کیلئے توجہ دیتے رہتے تھے۔

Marfat.com

Marfat.com

حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار شریف کو پہنچنے کیلئے راستہ سامنے والے میدان میں کیکر کے درختوں کے بیچ سفید سی پٹی سے ظاہر ہوتا ہے۔
گذشتہ سال اس پر ڈامر ڈال کر ابواگاؤں تک پکا کر دیا گیا ہے۔ پکے روڈ سے اب ۱۵ منٹ کا پیدل سفر مزار اقدس تک ہوتا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اس تصویر کی مدد سے تین نکات زیربیان ہیں :

۱۔ وہ بند جس پر زائرین کھڑے ہیں یہ گذشتہ سال بلڈوزر کی مدد سے بطور رکاوٹ گیا بنایا۔

۲۔ تصویر کے وسط میں چھوٹی سی سفید پٹی مزار شریف کے لئے چڑھائی کا راستہ ہے۔ جہاں یہ راستہ آسمان سے ملتا ہے وہاں پر پچھلے سمت سے بلڈوزر چڑھایا گیا جس سے پھر مزار شریف کی پامالی کی گئی (اس جگہ پر غلاظت بھی ڈالی گئی تھی اور شیشہ بکھیر آگیا تھا)

۳۔ چڑھائی کی دائیں جانب جو پسلا ٹیلا نظر آتا ہے اسی پر مزار شریف موجود تھا جس کو بلڈوزر کی مدد سے منہدم اور پامال کر کے اسی چوٹی کے پہلو میں دھکیل کر گرا دیا گیا ہے۔

Marfat.com

پچھلے سال جو عقید تمندوں کا آخری امتحان لیا گیا یعنی تمام مزار شریف کے پتھروں کو تتر بتر کر دیا گیا اور گند اپر انابسوں اور ٹرکوں کا انجن آئل بہایا گیا۔ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ اس وحشتناک اور دل آزار عمل کے باوجود مسلمانوں کی طرف سے احتجاج تو کیا اظہار دکھ بھی نہیں ہوا تو پھر انہوں نے ہمت پکڑ کر نیت کی کہ (استغفر اللہ) مسلمانوں کے ضمیر مر چکے ہیں تو ہم انکی اس (عظیم ترماں) کی نشانی کو بھی کیوں نہ مٹادیں۔ اس گندے ناپاک ارادے کو بالاخر انہوں نے پورا کر دکھایا۔ جو منظر اب دیکھنے میں آیا وہ نہ کسی کیمرے کی نہ کسی آنکھ کی برداشت کے قابل ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

چشم دید بیان :

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار اقدس کی بیدردی سے پامالی اور غیر شرعی و خفیہ منتقلی کے سانحہ کے بارے میں چشم دید بیان۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ه

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ

سانحہ ۱۸ رمضان ۱۴۱۹ھ ، ۷ جنوری ۱۹۹۹ء

محترمی و مکرّمی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

آپ کی خدمت میں یہ معروضات اس امید سے پیش کئے جا رہے ہیں کہ آپ عاشقانِ رسولِ مقبول آقائے نامدار شفیع المذنبین سید الاوّلین و آخرین آقا محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی صفِ اوّل کے علم بردار ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے والدینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مراتب و احترام سے بخوبی واقف ہیں۔

امر واقع یہ ہے کہ یہ حقیر راقم الحروف سید محمد اخلاق اپنے محترم المقام پیر بھائیوں جناب طارق اکرام صاحب اور جناب محمد رحمت اللہ صاحب کے ساتھ سفر پر روانہ ہوا۔ اس رمضان المبارک میں جب ہم تینوں ہمسفر مدینہ شریف سے مکہ مکرمہ کی جانب براستہ مقامِ بدر، ابواء شریف کے نزدیک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی پیاری والدہ ماجدہ سیّدہ طاہرہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مبارک پر حاضری کی نیت سے پہنچے تو ہم تینوں نے یہ روح فرسا منظر دیکھا کہ :-

۱- مزار شریف کی جگہ کو نہ صرف BULLDOZER سے منہدم کیا جا چکا تھا بلکہ

۲- EXCAVATOR استعمال کر کے جگہ کو کئی فٹ گہرائی تک کھود کر تلپٹ کر دیا گیا تھا

۳- پہاڑ کی وہ چوٹی جس پر یہ مزار شریف واقع تھا اسے BULLDOZER سے کاٹ کر پہاڑی کی ایک جانب دھکیل کر گرا دیا گیا تھا۔

Marfat.com

۴۔ مزار شریف سے متعلق وہ پتھر جن پر ماضی میں
زائرین نے نشان دہی کی نیت سے سبز رنگ
کر دیا تھا، ان میں سے کچھ پہاڑی کی ڈھلوان پر پڑے
ہوئے تھے اور کچھ پہاڑ سے نیچے ایک چھوٹی سی ڈھیری
کی شکل میں پڑے تھے۔

مندرجہ بالا انتہائی دردناک اور ناقابل برداشت گستاخانہ افعال کے علاوہ :-

۵۔ مزار شریف کی نزدیکی چڑھائی کے راستہ میں شیشے
توڑ کر ڈال دیئے گئے ہیں اور غلاظت کے ڈھیر
لگا دیئے گئے ہیں۔

اس حالت کو دیکھ کر انتہائی اذیت، کرب اور پریشانی کے عالم میں مختصر قیام کر کے فاتحہ پڑھنے کے بعد ہم جوں ہی پہاڑی سے نیچے اترے تو ایک سعودی حکومتی اہل کار نے ہم سے سخت کلامی کی اور اپنے ساتھ تھانے چلنے کو مجبور کیا۔ یہ موقعہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اصل صورت حال سے آگاہ فرمانے کا سبب یوں فرمایا کہ معمول کے خلاف تھانہ ہی بند تھا۔ اس پر وہ اہلکار ہمیں مقامی مطوّع (حکومتی مذہبی افسر) کے پاس لے گیا اور اس کے سپرد کرتے ہوئے کہنے لگا کہ "اگر مجھے عمرہ کے لئے مکۃ مکرمہ نہ جانا ہوتا تو میں خود ان کو اچھی طرح سبق سکھاتا۔" یہ کہہ کر وہ روانہ ہوگیا اور جو مطوّع تھا اس نے تقریباً آدھ گھنٹہ تک وہابیہ مذہب پر ہمیں لیکچر دیتے ہوئے یوں کہا کہ تم ہند و پاکستان کے رہنے والے

- قبروں پر چادریں چڑھاتے ہو اور خوشبوئیں ڈالتے ہو اور یہ کہ تم
ہند و پاکستان کے رہنے والے بدعقیدہ شرک کرتے ہو اور ہمارے
مذہب وہابیہ کا مذاق اڑاتے ہو جبکہ سچا مذہب تو ہمارا
وہابیہ ہی ہے جس کے بانی محمد بن عبدالوہاب ہیں جو بہت
عظیم تھے۔

Marfat.com

اپنی بکواس کو جاری رکھتے ہوئے اس نے مزید یہ کہا کہ تم (نعوذ باللہ) کس کافرہ کی قبر پر فاتحہ فوتحہ پڑھتے آتے ہو وہاں تو اب کچھ بھی نہیں ہے اسے تو ہم کہیں اور لے جا چکے ہیں۔ اور ہمیں وہابیہ مذہب پر کتابچے دیکر یہ اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے چھوڑ دیا کہ "مصیبت یہ ہے کہ اگر میں تمہیں چھوڑ دوں تو کہیں تم لوگ اس واقعہ کو اخباروں میں نشر کرو گے اور اگر تم نے تصاویر لی ہیں تو وہ بھی شائع کرو گے۔ بس آئندہ اس طرف رُخ مت کرنا"۔ یہ کہتے ہوئے ہمیں جانے دیا۔

مطوّع (مذہبی اہلکار) کی تمام بکواس سُننے کے بعد ہم سکتہ میں آگئے اور فوراً ہمارے دماغ میں پہاڑی کا منظر دوبارہ اُمڈ آیا اور وہ خدشہ جو ہمیں وہاں محسوس ہوا تھا کہ جب پہاڑ کی چوٹی تین سے چار فٹ گہرائی تک تلپٹ ہو چکی ہے تو لحد مبارک پر کیا بیتی ہوگی یعنی منتقلی یا جسدی نقصان' دونوں میں سے کس اذیت کی جُرأت انہوں نے کی ہوگی۔ یہ امر اس کی باتوں سے واضح ہوگیا۔

اس دل آزار واقعہ کو من وعن آپ کے سامنے پیش کرتے ہوئے آپ سے التماس ہے کہ علمِ شریعتِ محمّدی صلی اللہ علیہ وسلّم کی رُو سے اپنی مذہبی اور علمی بصیرت سے مندرجہ ذیل پہلوؤں پر قرآن وحدیث کے ساتھ روشنی ڈالئے۔

۱۔ ہر مسلمان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے والدین کریمین کے صاحب ایمان ہونے کے بارے میں پختہ یقین ہونا چاہیئے۔

۲۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک کی پامالی اور بے حُرمتی اور نامعلوم جگہ پر بے دردی سے تبدیلی کا کوئی شرعی جواز نہیں اور یہ کسی طور جائز نہیں۔

۳۔ اس گستاخانہ فعل کے کرنے والے افراد یا ایسا فعل کرنے والے صاحب اقتدار یا اس افسوسناک فعل میں کسی طرح بھی ملوّث افراد شریعت کے لحاظ سے نہ صرف قابل مذمّت ہیں بلکہ قابل سزا بھی ہیں۔ اور ان سے دوستی رکھنا قطعی جائز نہیں۔

Marfat.com

۴۔ سیّدالشہدا، جنت البقیع شریف، جنت معلّیٰ شریف اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے والد ماجد اور دیگر کئی حضرات کے مزارات، موجودہ حکمران اور مذہبی اہلکاروں کے حکم سے شہید کئے جا چکے تھے۔ اب کہ انہوں نے والیٔ کائنات کی والدہ ماجدہ سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مبارک کو بھی بے حُرمتی سے شہید کر دیا ہے تو اُن سے اس بات کا شدید خدشہ ہے کہ کہیں یہ عناصر حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے روضۂ پُرنور کی بھی بے حرمتی نہ کر بیٹھیں (جیسا کہ وہابی مذہب کا بانی اپنی کتابوں میں اس بات کا اظہار کر چکا ہے) اس واقعہ کے بعد عالمِ اسلام اور سربراہانِ عالم اسلام علماءِ کرام مشائخ عظام، دانشوروں، ادیبوں اور عام مسلمانوں کو فوری حفاظتی اقدامات کرنے لازم ہیں۔

خدارا واقعہ کی نزاکت اور اہمیت کے پیش نظر اپنی تمام تر مصروفیات کو ترک فرما کر بلاتاخیر مندرجہ بالا پہلوؤں کی تصدیق کرتے ہوئے مزید وضاحت فرمائیں اور عملی اقدامات کے لئے راہنمائی فرمائیں۔

خیر اندیش

سید محمد اخلاق

معرفت

محترم طارق اکرام صاحب

۶۷-۶۸، اوورسیز ہاؤسنگ سوسائٹی بلاک ۷/۶

شہید ملت روڈ۔ کراچی۔ فون ۴۵۲۰۲۹۹ فیکس ۴۵۳۱۶۹

Marfat.com

چشم دید بیان :

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار اقدس پر حاضری ۔ رمضان ۱۹۹۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ اجمعین

ایک نایاب زیارت

الحمدللہ ہر سال ماہ رمضان المبارک میں ہم دونوں دوست حاضری حرمین شریفین کیلئے جا رہے ہیں گذشتہ چند سالوں سے تو زیارات مقامات مقدسہ عراق، شام اور اردن سے بھی مستفید ہو رہے ہیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ ادائیگی عمرہ کے بعد ہم جدہ سے فروری ۱۹۹۶ء کو بغرض حاضری اُم النبی حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا' الواء شریف اپنے رفقاء حاجی غلام محمد علی اور محمد عمران عاشق کے ہمراہ حاضر ہوئے ان دنوں الواء شریف کی جانب کوئی قابلِ ذکر پکی سڑک نہ تھی اور نہ ہی کوئی بورڈ وغیرہ لگے تھے مستورہ پہنچنے پر ہم نے ایک ڈرائیور سے الواء شریف کا راستہ معلوم کیا اس نے صحرا میں جانے کا اشارہ کیا بلکہ یہ پہلی دفعہ ہم سب کی الواء شریف حاضری کی سعادت تھی اور پھر وہاں کے لق و دق صحرا میں بغیر کسی نشان کے راستہ کا تعین کرنا بھی سخت دشوار تھا اسلئے سخت پریشانی و فکر دامن گیر ہوئی ... میں بغداد شریف، شام اور اردن زیارات کے دوران ہم سب کے دل میں ایک تمنا یہ بھی تھی کہ اس دفعہ حضرت سیدہ طاہرہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار اقدس پر حاضر ہونا ہے۔

موجودہ صورتِ حال میں یہ خواہش ناممکن نظر آتی تھی لیکن اس موقع پر یہ غیبی تائید تھی کہ ہم بفضلہ تعالیٰ نصف گھنٹہ بذریعہ گاڑی (GMC) مسافت کے بعد ایسے نامعلوم مقام پر جا پہنچے جہاں سے آگے جانے کیلئے کوئی خاص سمت نظر نہ آئی۔ چنانچہ وہیں رُکنا پڑا اور ہم سب ساتھی ادھر اُدھر نظر اٹھا کر دیکھنے لگے کہ کسی سے کوئی راہنمائی مل جائے ابھی اسی پریشانی میں گم تھے کہ اچانک ایک پرانی گاڑی نمودار ہوئی ہم بلا سوچے سمجھے اسکی طرف چل دیئے جب انہوں نے ہمیں آتے دیکھا تو رک گئے۔ اس گاڑی میں دو عربی نوجوان تھے ہمارے کہنے پر ڈرائیور نے ان میں سے ایک کو پوچھا کہ یہاں "والدۂ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت کہاں ہے تو اس نے جواب دیا کونسی زیارت یہاں کوئی زیارت نہیں ہے۔ انہوں نے کچھ حیل و حجت کی پھر ہم نے واضح طور پر عرض کیا کہ ہم اُمّ النبی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار شریف پر حاضر ہونا چاہتے ہیں۔ تو اس پر وہ مسکرا دیئے اور ہمیں اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔

Marfat.com

چار، پانچ منٹ کی مسافت کے بعد ہم اس مقدس پہاڑی پر پہنچے تو سامنے والی کائنات کی عظیم والدہ ماجدہ سیدہ طاہرہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار اقدس کو انوار و تجلیات سے بھرپور پایا۔ دونوں نوجوان ایک طرف ہٹ گئے اور ہم نظریں اور دل جھکائے مزار شریف کی طرف بڑھنے لگے۔ واللہ ناقابل بیان کیفیات میں حاضری نصیب ہوئی۔ قبر انور کا روح پرور منظر کچھ یوں تھا کہ

"قبر مبارک کے اطراف میں سبز رنگ میں ملبوس پتھروں کے کنکر تھے اور جائے قبر یعنی تعویذ مبارک پر سبز سبز ہریالی تھی اور تازہ گلاب کے پھولوں کے ہار پڑے ہوئے تھے اور پورا پاکیزہ ماحول مشکِ جاں بنا ہوا تھا جبکہ اسوقت کوئی زائر موجود نہ تھا۔ ہم نے ہدیہ سلام و فاتحہ عرض کیا اور مل کر درود و سلام پڑھا۔ تقریباً ایک گھنٹہ قیام کے دوران جو کیفیات اور احساسات دل میں محسوس ہوئے انہیں لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ابھی کچھ ہی دیر پہلے انہیں لحد مبارک میں اُتارا گیا ہو، چودہ [14] سو سال کے فاصلے چند لمحوں میں سمٹ گئے۔

شدید گرمی کے باوجود اس مقام پر ایسی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی جیسے جنت کا دریچہ کھلا ہے حاضری کے بعد ہم واپس چل دیئے وہ دونوں نوجوان ہمارے ساتھ اس مقام تک آئے جہاں سے ہم ان کے ساتھ چلے تھے۔ اس کے بعد وہ کہاں چل دیئے یہ اللہ ہی جانے!

حقیقت ہے کہ اللہ پاک کی طرف سے یہ ہماری راہنمائی کیلئے بھیجے گئے تھے ورنہ کوئی ایسی صورت نہ تھی کہ ہم حاضری دے سکتے۔ ہماری یہ تمنا جو پوری ہوئی کہ پہلے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ مطہرہ کریمہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور ان کے توسط و وسیلہ سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں اپنے گناہوں کی معافی کے طلبگار ہوں گے۔

یہ بے ربط و بے کیف مختصر سا تذکرہ تھا ہماری ابواء شریف کی پہلی حاضری کا اسکے بعد ہم مزید دو [2] مرتبہ حاضری سے مشرف ہوئے ہر دفعہ بے شمار کیفیات، فیوض و برکات سے نوازے گئے جن کو احاطہ تحریر میں لانے کیلئے ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جو مکمل قلب اظہار کر سکے۔

اس سال ہمارے دوست جناب طارق اکرام صاحب اپنے پیر بھائیوں جناب سید محمد اخلاق صاحب

Marfat.com

اور جناب رحمت اللہ صاحب کے ہمراہ الواء شریف حاضری دے کر آئے ہیں۔ موجودہ صورت حال سن کر اس قدر غم و اندوہ کی کیفیت ہے کہ بس نہیں چلتا کہ ملوثین کو کونسی کڑی سے کڑی سزا دی جائے۔ مزار سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی شہادت اور بے حرمتی کا آنکھوں دیکھا حال اور کانوں سنا المناک واقعہ جو انہوں نے بیان کیا ہے وہ ناقابل برداشت اور انتہائی افسوسناک ہے۔ جس سے اسلام اور عالم اسلام کو عظیم دھچکا لگا ہے ایمان اور حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا ہے کہ نجدیوں کی اس بدعملی کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

خدارا! مسلمانو اب جاگ اٹھو۔ اب کس مقدس بارگاہ کی بے حرمتی کے انتظار میں ہو؟

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم رحمت عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی پیاری والدہ ماجدہ کے وسیلۂ جلیلہ سے حرمین شریفین کو غاصبین کے قبضے سے نجات دے اور تمام مقامات مقدسہ کو عزت و احترام سے قائم و دائم رکھے اور اس پاکیزہ مشن کے ہر طرح کے قلمی، لسانی، مالی معاونین کو ہمت و طاقت عطا فرمائے آمین!

غمزدہ و دل گرفتہ

غلام اویس قرنی غفرلہ — محمد فیاض احمد عفی عنہ

۱۲/۳/۹۹ء

۲۳- ذیقعد ۱۴۱۹ھ

Marfat.com

حمد و نعت (1)

RAJA RASHEED MAHMOOD
EDITOR MONTHLY 'NAAT'
AZHAR MANZIL NEW SHALAMAR COLONY,
MULTAN ROAD, LAHORE - 25
فون : 7463684

۱۱/۳/۹۹ ع

گرامی منزلت طارق اکرام صاحب

سلام و رحمت

حافظ لدھیانوی (مشہور نعت گو شاعر فیصل آباد) کے سفر نامہ حجاز "منزل سعادت" میں ابواء شریف کی حاضری کی کیفیات، فوٹو سٹیٹ کی شکل میں بھیج رہا ہوں۔ میرا ایک سفر نامہ ماہنامہ نعت کے اگست ۱۹۹۷ء کے شمارے میں شائع ہوا تھا، وہ رسالہ بھی حاضر ہے، اس کے صفحہ ۱۶ تا ۲۷ پر ابواء شریف حاضری کا ذکر ہے۔

ملنے والوں تک بات پہنچائی جا رہی ہے۔

"ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایکشن کمیٹی" کا اجلاس ہر سوموار [illegible]
اس کمیٹی کے سربراہ نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ ہیں۔

محمد طفیل [illegible] صاحب بھی سرگرم کار ہیں۔

ماہنامہ نعت کے آئندہ شمارے (اپریل ۱۹۹۹ء) [illegible]
اس موضوع پر تحریر بھی ہوگی

کل کی ڈاک سے ایک خوبصورت کتاب "[illegible]"
محمد [illegible] نے اپنے خاص [illegible] بھیجی ہے [illegible]
"محمد [illegible]۔ مکتبہ [illegible] - [illegible]
[illegible] - ڈی-۱۲-۳۲ م بلاک ۲ [illegible]
کراچی - فون 4538764، 4520376

میرے لائق جو خدمت ہو فرمائیے۔

[مرحوم حافظ [illegible] احمد صاحب سے مستقل رابطہ ہے۔]

والسلام

[illegible signature]

Marfat.com

(2)

حمد و نعت

RAJA RASHEED MAHMOOD

EDITOR MONTHLY 'NAAT'
AZHAR MANZIL, NEW SHALAMAR COLONY,
MULTAN ROAD, LAHORE - 25
فون: 7463684

احقر نے ۱۹۹۱ میں اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ بہت کوشش کی کہ ابواء شریف میں حضور فخرِ موجودات علیہ السلام والصلوٰۃ کی والدۂ معظمہ سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں حاضری ہو جائے، مگر کامیابی نہ ہوئی۔

۱۹۹۲ کے وسط میں میری کتاب "سیرتِ منظوم بصورتِ قطعات" شائع ہوئی تو میں نے اس کا انتساب یوں کیا: "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مادرِ محترم سیدہ آمنہ (سلام اللہ علیہا) کے نام — اس منت کے ساتھ کہ اب کے ابواء شریف میں حاضری سے محروم نہ رہوں"۔

اور دسمبر ۱۹۹۲ میں اپنے دو احباب کے ساتھ مجھے یہ سعادت نصیب ہو گئی۔

احساس یہ تھا کہ یہاں تو جہانوں کے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا بھی تشریف لا کر حاضری دیتے تھے۔ یہاں تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی محبت بھرے آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرتے رہے۔ آج کے بعد جتنی بار حضور سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں حاضری ہو گی یہ اعزاز و افتخار ہمقدم ہو گا کہ مجھے ان کی والدہ مکرمہ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف مل چکا ہے۔ اب تو میں جو گزارش چاہوں گا، اس حوالے سے منوا لیا کروں گا اور سچ یہی ہے کہ ۱۹۹۲ میں اور اس کے بعد اس حوالے سے میری ہر عرض داشت کو پذیرائی، سفارش کی حیثیت ہی حاصل رہی ہے۔

ابواء شریف میں ہماری حاضری رات کے وقت ہوئی۔ چھوٹی پہاڑی کے اوپر، سادگی کے ساتھ راحت قبر کے نشانات موجود تھے۔ آس پاس پتھروں کا ایک حلقہ تھا جن کے باہر سبز رنگ کر دیا گیا تھا۔ لیکن یہ صورتِ حال تو ان تصویروں نے بعد میں دکھائی جو ہمارے ایک ساتھی نے لی تھیں۔ مجھے تو آنکھوں کی موسلادھار بارش نے کچھ دیکھنے ہی نہ دیا۔ کچھ مانگنے کی خواہشیں بھی دل کی دل ہی میں رہ گئیں۔ اپنی خوش بختی کے اس احساس نے ارزاں کی تھی کہ جس ہستی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے قدموں کی برکت سے دنیا والوں کو جنت ملتی ہے ان کی جنت ابواء شریف میں آرام فرما ہے۔ مجھ سے تو وہاں نہ کوئی دعا مانگی جا سکی نہ کوئی دل کی بات کہی جا سکی۔ صرف اشکوں کی برسات نے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قدموں پر عقیدت کے پھول نچھاور کیے۔ مگر عقیدت کے ان پھولوں نے میری زندگی کو اب تک گلزار بنا رکھا ہے۔

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابواء شریف میں جمعرات کو جاتے تھے۔ ہمیں بھی یہ سعادت جمعرات کو نصیب ہوئی تھی۔

(دستخط)

897088 ۲۲

Marfat.com

چشم دید بیان :

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزارِ اقدس پر حاضری۔ اپریل ۱۹۹۲ء

مدینہ پہلے، مکّہ بعد میں

۱۹۸۹ اور ۱۹۹۱ میں پہلے مَیں مکّہ مکرمہ حاضر ہوا اور پھر مدینۂ طیّبہ میں حاضری کی سعادت حاصل کی لیکن اِس بار ہم نے یہ طے کیا کہ پہلے مدینہ طیّبہ جائیں گے۔ نو احباب کے اس گروپ میں سے سید شمس الحق شاہ کچھ عرصہ وہاں ملازمت کے سلسلے میں رہ چکے تھے۔ اور میں دو بار عُمرے کے سلسلے میں حاضری کی سعادت سے بہرہ یاب ہُوا تھا۔ باقی سات احباب پہلی بار یہ شرف حاصل کر رہے تھے۔ اس لئے شمس الحق شاہ اور راقم الحروف کی بات کو دوسرے احباب تسلیم کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے تھے۔ میں نے ان سے یہ گزارش کی کہ ۱۹۹۱ میں ہم نے بہت کوشش کی تھی کہ سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مادرِ محترم سیّدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں حاضری ہو جائے، ہم کسی طرح ابواء شریف پہنچ جائیں لیکن ہماری قسمت نے یاوری نہ کی تھی۔ ہم نے ایک ٹیکسی والے صاحب سے یہ تک عرض کر دی کہ وہ پہلے ہمیں مکہ مکرمہ لے جا کر یا پھر اس سے بھی دور کسی جگہ لے جا کر، وہاں سے ابواء شریف پہنچا سکتے ہوں تو بھی ہم اس کے لئے تیار ہیں اور وہ جتنا کرایہ مناسب خیال کریں گے، ہم ان کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔ وہ کسی طرح [illegible] ابواء شریف [illegible] انہوں نے ہم سے تیسرے دن [illegible] تیسرے دن وہ [illegible]

زائرین جدّہ، مکہ مکرمہ اور مدینۂ طیّبہ کے علاوہ کہیں اور نہیں جا سکتے۔ اس لئے اگر وہ ہمیں اپنی ٹیکسی میں لے کر وہاں گئے تو ہمارا تو شاید کچھ نہ بگڑے لیکن ان پر بڑی مصیبت آ جائے گی۔ اس طرح ۹۱ میں ہم یہ سعادت حاصل نہ کر سکے اور محرومی سے ہمکنار رہے۔ ۱۹۹۲ میں مدینۂ طیّبہ پہلے جانے کا ایک مقصد یہ تھا کہ مدینہ کریمہ میں رہنے والے اہلِ محبت ہماری ابواء شریف حاضری کی کوئی صورت نکال دیں اور کسی طرح ہم وہاں حاضری کے شرف سے بہرہ ور ہو سکیں۔ میں نے مارچ، اپریل ۱۹۹۲ میں سیرتِ منظوم لکھی تھی، اور بعد میں جب یہ کتابی شکل میں شائع ہوئی تو اس کا انتساب یہ تھا "حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مادرِ محترم سیّدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کے نام اِس منت کے ساتھ کہ اب کے ابواء شریف میں حاضری سے محروم نہ رہوں۔"

مایوسی اور آس

ہم مدینۂ طیّبہ پہنچے تو بہت کوشش کے باوجود وہاں کے اربابِ محبت نے ہماری اس انداز میں رہنمائی نہ کی یا رہنمائی نہ کر سکے کہ ہم سیدہ آمنہؓ کی بارگاہِ مقدس میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ میں تو خیر مایوس نہیں تھا۔ احباب حالات کے پیشِ نظر مایوس ہوتے جا رہے تھے۔ ہمارے امیر سید شمس الحق شاہ نے ایک بار کہا کہ راجا صاحب! ہمارا کام تو کوشش کرنا ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ شاہ صاحب! آئندہ ایسی بات

Marfat.com

نہ کہیں۔ کوشش تو میں پچھلے برس کر چکا اور اس میں ناکامی سے [illegible] کوشش نہیں ہو گی' اِس بار حاضری ہو گی اور ضرور ہو گی۔ میں نے ان سے [illegible] گزارش کی کہ جب آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سب اختیار رکھتے ہیں اور ہم مانگنے میں کوتاہی کے مرتکب نہیں ہو رہے ہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم پر ضرور کرم فرمائیں گے اور ہمیں ابواء شریف کی حاضری سے اس بار محرومی نہیں ہو گی۔ اِن شاء اللہ۔

جدّہ سے ملنے والی نوید

پھر مدینۂ کریمہ میں رہنے والی ایک بہت محترم ہستی سے میں نے ہاتھ باندھ کر گزارش کی کہ وہ ابواء شریف میں ہماری حاضری کے سلسلے میں کوئی اہتمام فرمائیں۔ تسنیم الدین احمد فریدی قریب بیٹھے تھے۔ انھوں نے اس محترم ہستی سے کہا کہ میں پچھلے کئی برس سے راجا صاحب کو جانتا ہوں' یہ کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہیں جوڑ سکتے۔ اب آپ کے سامنے ہاتھ جوڑ رہے ہیں تو اِس سے اِن کی وارفتگی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ خدا کے لئے آپ کوئی انتظام فرمائیں۔ پھر تیسرے دن اُن بزرگ نے ہمیں اطلاع دی کہ جمعرات کے دن جدّہ سے چند دوست ابواء شریف حاضری کے لئے جا رہے ہیں اور انھوں نے ان سے گزارش کی ہے کہ وہ نو مزید شائقین زیارت کی حاضری کا اہتمام کریں۔ پھر ہم جدہ میں ان سے رابطہ کرتے رہے۔ انھوں نے کوئی حتمی بات تو نہ کی' کوشش کرنے کا وعدہ فرماتے رہے۔ ہم مدینۂ طیبّہ سے مکہ مکرمہ اور مکہ مکرمہ سے جمعرات کے دن جدّہ پہنچ گئے۔ وہاں پہنچنے پر معلوم ہوا کہ جو دوست ابواء شریف جانے والے تھے' خود انھی کا کوئی بندوبست نہیں ہو سکا۔ وہ ہمارے لئے کیا کرتے۔

آخرِ کار

مایوسی کے اس عالم میں تسنیم صاحب نے مجھے تسلّی دی اور کہا کہ اٹھئے۔ ہم بھاگ دوڑ کرتے ہیں۔ اگر کوئی سواری ہمیں مستورہ تک پہنچا دے تو ہم وہاں پہنچ جائیں۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو ابواء شریف تک جانے کی کوئی سبیل بھی نکل آئے گی۔ ہم نے جدہ کے ایک دوست کو ساتھ لیا اور کئی گھنٹے اس تگ و دو میں صَرف کئے کہ کوئی شخص ہمیں وہاں لے جانے پر آمادہ ہو جائے۔ اس بھاگ دوڑ میں ایک فائدہ تو یہ ہوا کہ ہمیں حضرت حوّا علیہا السلام کی بارگاہ میں زیارت اور سلام پیش کرنے کی سعادت مل گئی۔ لیکن اصل کام کے سلسلے میں جگہ جگہ مایوسیاں ہمارا استقبال کرتی رہیں۔ آخرِ کار پیلی ٹیکسیوں کے ایک اڈے پر ہمیں منزلِ مراد ملتی نظر آئی۔

ابواء شریف کی راہ نظر آئی

اڈے کے انچارج سے ہمارے اُن دوست نے جو عربی میں بآسانی گفتگو کر سکتے تھے' بات کی تو وہ ہمیں ابواء شریف پہنچانے پر آمادہ نظر آئے۔ میں نے اپنے دوست سے کہا کہ یہ کہیں ابواء شریف کے بجائے کہیں اور نہ پہنچا دیں' اس لئے ان سے پوچھیں کہ ابواء شریف کیوں مشہور ہے؟ وہاں کیا چیز ہے؟ ٹیکسی اڈے کے انچارج نے فوراً" کہا۔ اُمّ النبی (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم)۔ میں نے ان سے کہا کہ اُمّ النبی (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) کی بارگاہ میں ہمیں پہنچا دیں' اس کے لئے جتنا کرایہ چاہیں ہم سے لے لیں۔ انھوں نے پہلے ہم سے جتنے کرائے کی بات کی' ہماری خواہش کی شدت کے پیشِ نظر اس میں ایک سو ریال کا اضافہ کر دیا۔ بعد میں جب وہ ہمیں وہاں سے واپس جدہ لائے تو مزید ایک

Marfat.com

سو ریال ہم سے لے لیا۔ لیکن ان کی یہ وعدہ خلافی ہمارے لئے کسی پریشانی کا باعث یوں نہ بنی کہ ایک مدت سے جس خواہش کے زیرِ اثر ہم پریشان ہو رہے تھے اللہ تعالیٰ نے وہ پوری کر دی تھی۔

جب ان سے بات ہو گئی تو انہوں نے ہمیں گاڑی اور ڈرائیور مہیا کر دیا۔ گاڑی میں آٹھ سیٹیں تھیں' ہم نو آدمی تھے۔ وہاں میں نے ساتھیوں سے کہا کہ ہم نو کے بجائے دس آدمی جائیں گے۔ ہمارے ساتھ ایک آدمی عربی بولنے والا ضرور ہونا چاہیے تاکہ ہم کسی پریشانی میں نہ پڑیں۔ جب اس ڈرائیور سے بات کی گئی تو اس نے کہا کہ تم ایک دوسرے کے سر پر بیٹھ جانا' میرے پاس تو یہی جگہ ہے۔ ہم اپنی قیام گاہ پر آئے' وہاں سے اپنے باقی ساتھیوں کو لیا اور عازمِ ابواء شریف ہوئے۔ ہم میں سے دو احباب ڈکی میں بیٹھ گئے۔ راستے میں میں نے احباب سے یہ کہا کہ ابواء شریف حاضری کے سلسلے میں تگ و دو کرتے ہوئے ہمیں بہت دیر ہو گئی ہے' اب وہاں پہنچتے پہنچتے رات ہو جائے گی اس لئے ہمیں راستے سے ایک ٹارچ خرید لینا چاہیے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا تھا کہ اتنی مشکل کے بعد جب ہمیں ایک گاڑی وہاں لے جانے کے لئے ملی تو ہم اسے کسی طور دوسرے دن یا کسی اور وقت کے لئے موخر کر دیتے۔

براستہ رابغ و مستورہ

ٹیکسی اڈے کے انچارج نے جب ہمیں ابواء شریف پہنچانے کی حامی بھری تو ہمیں بتایا کہ یہاں سے گاڑی رابغ تک جائے گی۔ وہاں [illegible] اور بندوبست کیا جائے گا۔ اور اس دوسرے بندوبست کے لئے [illegible] گے۔ میں اس سے کہنے لگ پڑا کہ [illegible] راستہ رابغ ہی سے [illegible]

یہ بات واضح ہو جاتی تھی کہ راستہ تو خیر کہیں سے بھی نہیں جاتا' لیکن اس سڑک پر رابغ سے آگے مستورہ ہے اور مستورہ سے سڑک سے ہٹ کر صحرا میں بغیر کسی راستے کے جانا ہوتا ہے۔ راہ میں صرف ریت ہوتی ہے اور کوئی راستہ یا سڑک نہیں۔ لیکن وہ ٹیکسی اڈے کے انچارج صاحب اسی پر مُصر رہے کہ راستہ رابغ سے جاتا ہے۔ اسی کے بعد میں نے ان سے یہ پچھوایا تھا کہ ابواء کی خصوصیت کیا ہے' وہاں کون سی ہستی قیام فرما ہے تو اس نے کہا تھا "اُمّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم"۔

پھر میں نے یہ سوچ کر کہ اگر یہ ہمیں سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں رابغ ہی سے ہٹ کر کہیں پہنچا دیتا ہے تو بھی ٹھیک ہے' اس سے بات کر لی۔ بعد میں جب ڈرائیور صاحب ہمیں لے کر رابغ پہنچے تو معلوم ہوا کہ رابغ کا نام ٹیکسی سٹینڈ کے انچارج اس لئے لیتے تھے کہ وہاں ان ڈرائیور صاحب کو یہ گاڑی چھوڑ دینا تھی اور بڑی گاڑی جو فور ویل ڈرائیو ہے' اس پر ہمیں صحرا میں لے جانا تھا۔ جانا بہرحال رابغ سے مستورہ ہی تھا اور مستورہ سے پھر صحرا میں اترنا تھا۔

بہرحال ہم مغرب کے وقت مستورہ پہنچے۔ ڈرائیور صاحب ہمیں اس گاڑی میں چھوڑ کر سامنے ایک ہوٹل میں گئے اور وہاں سے ایک بدو کو گائیڈ کے طور پر ساتھ لائے۔ مستورہ میں ہم نے نمازِ مغرب ادا کی اور وہیں محمد رفیق نے احمد شاہ صاحب کے کیمرے اور محمد اظہر کے کیمرے کی ریلیں ریوائنڈ کر دیں۔ اس سے پہلے وہ مدینۂ طیبہ میں ہی میرے کیمرے کا بیڑا پانچا کر چکے تھا۔ ہم نے مدینۂ کریمہ میں کیمرہ ٹھیک کرانے کی کوشش کی [illegible] ہمیں بتایا گیا تھا کہ یہ کیمرہ جدہ ہی میں ٹھیک ہو سکتا ہے۔ میں نے اسے بند کر کے اٹیچی میں رکھ دیا کہ پھر اب لاہور چل کر ہی اسے ٹھیک کرائیں گے۔ لیکن مستورہ میں جن دو دوستوں کے دونوں کیمروں کی ریلیں رفیق صاحب نے ریوائنڈ کر دی تھیں' وہ بہت پریشان ہوئے۔ اگرچہ پریشانی زیادہ عرصہ تک یوں نہ رہی کہ وہاں سے ہمیں ریلیں [illegible] گئیں اور کیمرے دوبارہ لوڈ ہو گئے۔

Marfat.com

صحرا کا سفر

یہ گاڑی جو رابغ سے تبدیل کی گئی تھی' بڑی گاڑی تھی اور شاید اس میں پندرہ سواریوں کی گنجائش موجود تھی۔ گائیڈ ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ گئے۔ رات ہو رہی تھی۔ گائیڈ نے اپنی نگاہیں ونڈ سکرین کے ساتھ لگا دیں۔ راستے میں ہمیں تو صرف ریت ہی نظر آتی تھی لیکن غور کرنے سے محسوس ہوا کہ گائیڈ صاحب کبھی کسی جھاڑی سے' کبھی ایک آدھ پتھر سے اندازہ کرتے تھے کہ اب انہیں دائیں طرف مڑنا ہے یا سیدھے چلنا ہے یا بائیں طرف مڑنا ہے۔ ڈرائیور نے بڑی مہارت دکھائی۔ یوں' کہ اس سے پہلے جو لوگ ابواء شریف حاضری کا شرف حاصل کر چکے تھے' انہوں نے یہی لکھا اور یہی کہا کہ ہر گاڑی جو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی لحد مبارک پر حاضری کے لئے روانہ ہوتی ہے' وہ آتے ہوئے یا جاتے ہوئے ریت میں ضرور پھنستی ہے۔ لیکن ہمارے ڈرائیور نے وہاں تک جاتے ہوئے اور وہاں سے واپس مستورہ آتے ہوئے یہ ساٹھ ستر میل کا ریتلا علاقہ اس طرح عبور کیا کہ کہیں ایک بار بھی گاڑی ریت میں نہیں پھنسی۔ میں نے محسوس کیا کہ ڈرائیور نے اپنا پاؤں بریک پر آنے ہی نہیں دیا۔ وہ گائیڈ کے اشارے پر اسی سپیڈ سے گاڑی کو اس طرف موڑ لیتا تھا' جدھر جانا مطلوب ہوتا تھا۔

منزلِ مقصود

ہم سات بجے رات اس پہاڑی کے دامن میں پہنچے جس کے اوپر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی والدۂ محترمہ (رضی اللہ عنہا) قیام فرما ہیں۔ ہمارے پاس ٹارچ تھی۔ ہم ڈرائیور اور گائیڈ کے پیچھے پیچھے اوپر چڑھے۔ پہاڑی زیادہ اونچی نہ تھی اور ہم ایک لگن میں مگن تھے' فوراً" اوپر پہنچ گئے۔ اوپر پہاڑی پر سادگی کے ساتھ ایک قبر کے نشانات موجود ہیں۔ آس پاس پتھروں کا ایک حلقہ ہے۔ جن کے باہر سبز رنگ کر دیا گیا ہے۔ لیکن یہ باتیں جب معلوم ہوئیں جب محمد اظہر کے کیمرے سے کھینچی ہوئی تصویریں سامنے آئیں۔ وہاں پہنچ کر میں اپنی بات کروں تو آنکھوں کی موسلادھار بارش نے کچھ دیکھنے ہی نہیں دیا۔ کچھ مانگنے کی خواہشیں بھی دل کی دل ہی میں رہ گئیں۔ وہاں ہم بہت کم عرصے کے لئے حاضر رہے۔ کیونکہ ٹارچ جلانے اور کیمرے کی فلش لائٹس کی وجہ سے ڈرائیور اور گائیڈ نے چیخم دھاڑ مچا دی کہ دوسری طرف موجود قصبہ ابواء سے پولیس یہاں پہنچ جائے گی اور ہمارے لئے بھی پریشانی پیدا ہو جائے گی۔ ہم وہاں جتنی دیر کھڑے رہے' صرف اشکوں ہی کی زبان میں بات کی جا سکی۔

آنسوؤں کا نذرانہ

یہ جمعرات کا دن تھا' جس دن میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی والدۂ محترمہ کے پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ یہ وہی مقام تھا جہاں چھ سال کی عمر میں میرے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی والدۂ مکرمہ کو یہاں دفن کیا اور اپنی منہ بولی ماں حضرت اُمِ ایمن برکۃؓ کے ساتھ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ یہ وہی مقام تھا کہ جب یہاں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آتے تھے' ان کے آنسو نہیں تھمتے تھے۔ جہاں میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاک آنسو گرے' وہاں ہم معصیت کاروں کے آنسوؤں نے بھی اپنے آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقلید کی۔ وہ وقفہ بہت مختصر تھا کہ نہ دل کی بات کہی جا سکی' نہ کوئی دعا مانگی جا سکی۔ صرف اشکوں کی برسات نے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قدموں پر عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔ گائیڈ اور ڈرائیور کے شور مچانے پر ہم واپس مُڑے۔ ہمارے سب ساتھی کچھ نیچے چلے گئے تو مجھے اور تسنیم الدین احمد کو بھی اپنے آپے میں آنا پڑا اور ہم بھی واپس ہو لئے۔

مشہور ہے کہ رات کو ایک ستارہ اس بارگاہ میں اپنی روشنی نچھاور کرتا ہے۔ جن صاحب کے ہاتھ میں ٹارچ تھی' انہوں نے ٹارچ بند کی تو واقعی عجیب منظر پیشِ نظر تھا۔ بہت دھیمی دھیمی روشنی ایک ستارہ اس پہاڑی پر گراتا تھا۔ اور اس روشنی میں اُمِّ النبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ عجیب منظر پیش کرتی تھی۔

Marfat.com

دل ہمارے سینوں میں شدت سے دھڑکتے ہوئے باہر نکلنے کے لئے کوشاں دکھائی دیتے تھے۔ چلتے چلتے میں نے بارگاہِ سیدہؓ سے پتھر کا ایک ٹکڑا اٹھا لیا۔ بس اسی قدر ہوش میرا ساتھ دے رہا تھا۔ پہاڑی سے نیچے آکر ہم لوگ گاڑی میں بیٹھے اور گاڑی چل دی۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ میرے اور تسنیم الدین احمد کے آنسو رکنے کی کیفیت میں نظر نہیں آتے تھے۔ مستورہ چند کلومیٹر رہ گیا ہو گا تو میں نے محسوس کیا کہ میں کچھ باتیں کئے جا رہا تھا' کچھ دعائیں مانگ رہا تھا۔ میرے پیچھے بیٹھے ہوئے محمد اظہر نے مجھے اپنے لئے ایک آدھ دعا مانگنے کو کہا۔ میں اسی کیفیت میں روتا' بلکتا ہوا وہ دعائیں بھی مانگنے لگا۔ پھر دوسرے دوست بھی میری اس کیفیت یوں کہئے کہ فائدہ اٹھاتے ہوئے مجھے دعاؤں کے لئے کہتے گئے۔ دعائیں پتا نہیں کس کیفیت میں اور کیا کیا دعائیں ہوئیں۔ لیکن اس سے میں ہوش میں آگیا۔ ہوش' بے ہوشی اور نیم بے ہوشی کی یہ کیفیت مجھے بھی مزا دے گئی اور میرے ساتھیوں کو بھی۔ ہوش میں آتے ہی میرے آنسو تھمے' میرا بلکنا کم ہوا۔ لیکن تسنیم الدین احمد ابھی بحال نہیں ہو رہے تھے۔ وہ میرے ساتھ بیٹھے تھے۔ اور میں نے بہت کوشش سے مستورہ پہنچتے پہنچتے انہیں بحال کرنے کے لئے کچھ باتیں کیں' کچھ گزارشات کیں اور بالآخر وہ بھی ہوش کی دنیا میں واپس آ گئے۔

درودِ پاک کی برکت

ڈرائیور نے گائیڈ کو مستورہ چھوڑا اور ہمیں اسی گاڑی میں جدہ پہنچا دیا۔ ہم سات بجے بارگاہِ سیدہ سلام اللہ علیہا میں پہنچے تھے اور دس بجے جدہ واپس پہنچ گئے۔ لیکن اس سفر کی سب سے اہم بات یہ ہے [illegible]
رستے میں ایک جگہ [illegible]

تھا۔ ہم میں سے بیشتر لوگ پہلے ہی درودِ پاک پڑھ رہے تھے۔ لیکن چیک پوسٹ کے اتنے قریب آنے کی خبر پاتے ہی تسنیم صاحب نے سب دوستوں کو بلند آواز سے کہا کہ درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیں۔ صورت یہ ہوتی ہے کہ چیک پوسٹ پر مسافروں کو دیکھ کر کہ یہ عمرہ کے لئے آئے ہوئے ہیں ان کے کاغذات چیک کر کے انہیں واپس بھیج دیا جاتا ہے کہ وہ اس راستے پر فلاں فلاں جگہ نہیں جا سکتے۔ ہم درودِ پاک پڑھ رہے تھے۔ گاڑی کے ڈرائیور نے بریک لگائی۔ کانسٹیبل ایک اور گاڑی والے سے بات کر رہا تھا۔ اس نے مڑ کر ہماری گاڑی کی طرف دیکھا اور ہاتھ سے جانے کا اشارہ کر دیا۔ یوں چیک پوسٹ پر ہمارے لئے درودِ پاک کی برکت سے کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوا اور ہم نو افراد ابواء شریف میں آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدۂ محترمہ سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں حاضری کے شرف سے بہرہ ور ہو گئے۔

Marfat.com

اقتسابات از چشم دید بیان :

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار اقدس پر ۱۹۷۴ میں حافظ لدھیانوی کی حاضری کا 'منزل سعادت' میں شائع کردہ چشم دید بیان

ابوا شریف کی جانب سفر

مدت سے اس مقدس آرزو نے قلب و نظر کو بے تاب کر رکھا تھا کہ سرور کائنات ﷺ کی والدہ ماجد سیدہ طاہرہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک کی زیارت کی جائے۔ گزشتہ حجاز مقدس کے سفر میں کوئی صورت نہ بنی۔ اب ایک ایسا رفیق ساتھ تھا جس کا خلوص ،جس کی بے پناہ محبت اس آرزو کو پورا کر سکتی تھی۔

جناب سرور کائنات ﷺ کی والدہ ماجدہ کی قبر مبارک مقام ابوا میں ہے۔ یہی وہ مقام شریفہ ہے جس کی زیارت کے لئے ہر شخص بیتاب رہتا ہے۔ ابوا مستورہ سے کچھ ایسا دور نہیں۔ مگر کوئی راستہ نہیں۔ کوئی جادہ نہیں ، سڑک سے ہٹ کر یہ ۲۵ کلو میٹر کا فاصلہ سینہ صحرا پر طے کرنا پڑتا ہے۔ یہ سفر وادی مقدس کی طرف تھا۔ یہ سفر کائنات کی سب سے مقدس ماں کی طرف تھا جسے محبوب خدا ﷺ کی والدہ ماجدہ ہونے کا شرف حاصل تھا جو سب فضیلتوں کا سرچشمہ تھا ، تمام برکات کا مصدر ، رحمت تمام کا پیکر عظیم تھا

اس سمت کے راستے کا سفر پہلی بار کیا تھا۔ اس میں ایک اپنا حسن ہے اپنا کیف ہے۔ اس سفر میں خداوند کریم پر سہارا اس کے مسبب ہونے کا یقین اس کی رحمت پر بھروسہ اور زیادہ ہو جاتا ہے

اس مقدس ہستی کی قبر مبارکہ کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے صدقے ہمیں منزل مقصود تک ضرور پہنچائے گا اور غیب سے امداد

... جب ہم نے سفر کا آغاز کیا تھا تو آسمان پر بادل کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا دیکھا تھا۔ بادل کے اس ٹکڑے نے کار پر سایہ کیا۔ ہم نے اسے امر اتفاقی جانا ... تھ رہا۔ ایسے محسوس ہوا کہ ایرکنڈیشنڈ میں سفر ہو رہا ہے جس طرف کار مڑتی یہ سایہ بھی کار کے ساتھ ہی اس طرف ہو جاتا۔ کار کے ... تھی۔ سامنے وہی سراب تھا جس کا ہم مشاہدہ کر چکے تھے۔ مگر یہ ابر کرم یہ سایہ لطف ربانی یہ نشان انعام الٰہی کار کے ساتھ ساتھ چلتا رہا رفیق ... تعجب آمیز مسرت سے دیکھ رہے تھے۔ کار سے باہر آسمان پر نظر ڈالی تو اس چھوٹے سے ٹکڑے کے سوا آسمان صاف تھا۔ سامنے لق ودق صحرا تھا ... ڈھانپے ہوئے تھا۔ ہم نے اس کرم خاص کو اس مقدس ہستی رحمت کونین ﷺ کی والدہ ماجدہ کی برکت سمجھا جس کی زیارت کے لئے ہم سفر ... تھے۔ زندگی میں کرم کی یہ گھڑیاں ، سعادت کے یہ لمحات اس انداز سے نہ دیکھے تھے۔ ہماری زبانیں اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور اس کی حمد کے ترانے گانے لگیں اے خالق کائنات اے مالک بحر و بر تیرے سحاب کرم کا کون اندازہ لگا سکتا ہے

'تو جو چاہے تو اٹھے سینہ صحرا سے حباب'

دھوپ کی تیزی اور بڑھ گئی۔ مگر اس ابر کرم کے سائے نے ہمیں دھوپ کی تمازت سے بچائے رکھا۔ حد نظر تک جلتا ہوا صحرا چمکتی ہوئی ریت اور وسیع منظر تھا۔ میلوں دور چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کے نشانات نظر آتے تھے

یا اللہ رستہ کیسے ملے منزل کا تعین کس طرح ہو مگر اس حالت بھی دل مطمئن تھا۔ کسی پر خوف و ہراس کا سایہ تک نہ تھا۔ سب درود شریف پڑھ رہے تھے اور اس بے آب و گیاہ صحرا سے درود و سلام کے گجرے سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں بھیج رہے تھے۔ یہ سفر محبوب کائنات ﷺ کی والدہ ماجدہ کی آخری آرام گاہ کی زیارت کی غرض سے کیا تھا۔ جو مقصود کائنات ہے جو باعث تخلیق کائنات ہے۔ جو سراپا رحمت ہے۔ جو دنیا کو غم و اندوہ سے نجات دلانے گمراہوں کو صراط مستقیم دکھانے کے لئے آیا تھا جس نے جہنم کے گڑھے تک پہنچنے والوں کو جنت کا وارث بنا دیا جس کے دم سے خزاں آشنا دنیا میں بہار جاودانی آ گئی جس کی ذات اقدس سے عظمت انسانی وابستہ ہو گئی۔ اگر ابر کرم کا ہم پر سایہ رہا تو حیرانی کی کوئی بات نہ تھی یہ تو رحمت عالم کی رحمت کا ایک کرشمہ تھا۔ تھوڑی دور ایک مختصر سی آبادی کے نشانات ظاہر ہوئے۔ ہم نے کار کا رخ اس طرف کر دیا۔

Marfat.com

ساکنانِ صحرا کی مہمان نوازی

ابھی ہماری کاراں مکانوں تک نہ پہنچی تھی کہ ایک نوجوان استقبال کے لئے ہماری طرف بڑھا۔ اس نے انتہائی گرمجوشی اور خندہ پیشانی سے ہمارا استقبال کیا۔ اس استقبال کے انداز سے صحرائی قبیلوں کی مہمان نوازی اور دلکشائی کے سینکڑوں انداز نظر سے گزر گئے

چھوٹے چھوٹے بچے نہایت سلیقے سے فنجانوں میں قہوہ انڈیل رہے تھے اور نہایت ادب سے مہمانوں کو پیش کر رہے تھے ابھی فنجان ختم ہوا ہی تھا کہ وہ بچے اسے دوبارہ بھرنے کے لئے بڑھے ہم نے شکریہ ادا کرتے ہوئے فنجان الٹا کر دیا۔ عرب مہمانوں نے کئی فنجان پیئے۔ قہوہ پی کر ہم نرم نرم گدوں پر لیٹ گئے۔ رات بھی کم سوئے تھے اب صبح سے سفر میں تھے۔ ایک گھنٹہ نہ گزرا ہو گا کہ کھانا آ گیا

کھانے سے جب فارغ ہوئے تو بچوں نے ہاتھ دھلائے۔ پھر قہوہ کا دور ہوا۔ منزل مقصود پر پہنچنے کی جلدی تھی۔ دل قبر مبارک کی زیارت کے لئے بیتاب تھا۔ ایک لمحہ اضطراب میں گزر رہا تھا۔ ہم نے اپنے میزبان کا شکریہ ادا کیا یہ مختصر سا قیام حسین یادگار بن گیا۔

ام محبوب خدا ﷺ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی آرام گاہ پر حاضری

ایک عرب نے اپنی گاڑی نکالی منزل مقصود تک ہماری رہنمائی کی۔ جب ہم منزل مقصود کے قریب پہنچے تو اس عرب نے پہاڑ پر ایک سفید نشان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ سفید نشان سیدہ طاہرہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک کا نشان ہے۔ یہ کہہ کر وہ عرب دوسری طرف چلا گیا۔ دل مسرت کا پیمانہ بن گیا۔ کامرانی نے دامن چوم لیا۔ شادمانی اشکوں میں ڈھل گئی۔ ایک عمر کی تمنا کا حاصل۔ ایک عمر کی آرزوؤں کا مرکز نگاہوں کے سامنے تھا۔ ہم برکتوں کے خزانے تک آ گئے تھے جو ہر ایک کا مقسوم نہیں۔ ہم اس ہستی کی آرام گاہ پر حاضر ہو گئے تھے۔ جس کو محبوب خدا ﷺ کی والدہ ماجدہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ ہم اس وادی کے ذرے ذرے کو محبت و عقیدت سے دیکھ رہے تھے۔ اس احساس نے طبیعت میں ایک عجیب کیفیت پیدا کر دی کہ بچپن میں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے ہمراہ اسی وادی میں آئے تھے۔ پیغمبرؐ کے معصوم قدم نے اس وادی کو مہکایا۔ یہیں حضور اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ کا وصال ہوا۔ ... کو پہاڑ کے دامن میں روکا۔ پہاڑ زیادہ اونچا نہ تھا۔ ہم آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے احترام و عقیدت کے ساتھ قبر مبارک پر حاضر ہوئے۔ ہمارے ... بیان نہیں ہو سکتی۔ فرط مسرت سے آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے

آج کا دن ہمارے لئے میلاد کا دن تھا۔ نزول رحمت باری کا دن تھا۔ خورشید ہدایت طلوع ہونے کا منظر سامنے آ گیا۔ یہ دن ... معلوم ہوتا تھا کہ زمانے سے اندھیرا چھٹ گیا ہے۔ نور کی کرنوں نے چار دانگ عالم کو منور کر دیا ہے۔ ملائکہ پرے باندھے سیدہ ... عنہا کے گھر نزول کر رہے ہیں۔ مبارکبادی کے ترانوں سے فضا معمور ہو گئی ہے۔ یہ جشن ساری کائنات نے منایا۔ آج رحمت عالم ... عالم آب و گل میں تشریف لائے

مبارک ہو کہ ختم المرسلینؐ تشریف لے آئے
جنابِ رحمۃ للعالمینؐ تشریف لے آئے

(حفیظ جالندھری)

میں تصور کی نگاہوں سے اس بیت مکرم کو دیکھ رہا تھا۔ جہاں سرور کونین کی ولادت ہوئی تھی۔ جناب آمنہؓ @ کے کانوں میں فرشتوں کے ترانےؐ گونجنے لگے

بصد انداز یکتائی بغایت شان زیبائی
امیں بن کر امانت آمنہؓ کی گود میں آئی

(حفیظ جالندھری)

آسماں کا نور اس بیت مکرم میں سمٹ آیا۔ بہاروں کی شادابیاں بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے قدم چومنے لگیں۔ فرشتوں کی جماعت سیدہ طاہرہ حضرت آمنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر محبوب رب العلمین ﷺ کے حضور سلام پیش کرنے لگی

سلام اے آمنہؓ کے لال اے محبوبؐ سبحانی
سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی

Marfat.com

آج ہماری خوش قسمتی کی معراج تھی۔ ہم بصد عجز و نیاز حضور اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں سلام پیش کر رہے تھے۔ ان پتھروں کی خوش قسمتی پر رشک کر رہے تھے۔ جنہیں قبر مبارک کا حصہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ان ریت کے ذروں کو دیکھ رہے تھے۔ جنہوں نے اس وجود مطہرہ واطہر کو چھپا رکھا تھا ۔فرط عقیدت وارادت میں ہم نے قدموں کی طرف پڑے ہوئے پتھروں کو چوما.... ہم حضور اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ کے قدموں میں حاضر تھے۔ سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ والدہ کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ یہ مقدس ہستی تو روح دو عالم کی والدہ تھیں ہمیں وہ راحت نصیب تھی جو ماں کی گود میں معصوم بچے کو میسر آتی ہے۔ اس بابرکت ہستی کی شفقت تو ابر کرم بن کر ہمارے ساتھ رہی تھی وہ تو آغاز سفر سے ہی ہمیں مژدہ راحت سناتی رہی..... ہماری ساری تھکن دور ہو گئی۔ ایک عجیب شادمانی ایک عجیب مسرت قلب و نظر کو گھیرے ہوئے تھی۔ عقیدت اشک بن کر ڈھلک پڑی.... ہماری روح بھی مشکور ہوئی۔ ہماری محنت ٹھکانے لگی۔ ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے دھوپ کی تمازت میں میلوں چلنے والے ، صحرا میں بھٹکنے والے مسافر کو تشنہ لب راہی کو سرد و شیریں پانی کا چشمہ میسر آجائے۔ ہم خاموش باادب دیر تک قبر مبارک پر کھڑے رہے اور سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں درود و سلام بھیجتے رہے۔ یہ دن زندگی کے چند بابرکت دنوں میں سے ایک تھا۔ یہ لمحے زندگی کے چند تابناک لمحوں میں سے تھے۔ یہ گھڑیاں دامن میں سعادت کے گہر ہائے درخشندہ لئے ہوئے تھیں

یہاں سے جانے کو جی نہ چاہتا تھا۔ دوپہر کا وقت قریب تھا۔ شام تک واپس مستورہ پہنچنا تھا۔ اس قبر مبارک کے اردگرد چھوٹے پتھروں کا حلقہ تھا۔ قبر پر پتھریلی ریت تھی اس حلقے کے باہر بڑے بڑے پتھروں کا ایک حلقہ تھا جن پر سفیدی کی ہوئی تھی جو زائر کو دور سے قبر مبارک کا نشان بتاتی تھی.... سعودی عرب میں شاید یہ واحد قبر مبارک ہے جس پر مٹی کا ڈھیر بھی ہے اور جو باقاعدہ قبر کی شکل میں ہے۔ ورنہ جنت البقیع اور جنت المعلی میں تو قبور مبارکہ کے نشانات مٹا دیئے گئے ہیں۔ کسی قبر پر کوئی کتبہ نہیں کوئی نشان نہیں۔ زوار زائرین کو بتاتے ہیں کہ یہ چند گز زمین میں کون کون سی مقدس ہستیاں آرام فرما ہیں۔ زوار سلام پڑھواتے ہیں زائرین برستی آنکھوں کے ساتھ ان مبارک و متبرک ہستیوں کی خدمت میں سلام پیش کرتے ہیں ہم نے قدموں کی طرف سے چند چھوٹے چھوٹے پتھر اور ریت ... احباب میں یہ مبارک تحفہ تقسیم کر سکیں اور ان کی اس نعمت عظمی سے سرفراز کریں

ہم پہاڑ سے نیچے اتر آئے۔ دامن کوہ سے اس فراز کوہ کو اس مرکز یمن و سعادت کو ، سکون واطمینان کے اس نشان کو دیر تک دیکھتے رہے۔ یہ سعادت خدا ... کی قبولیت کا اشارہ تھی۔ ہم اپنے دامنوں میں لازوال دولت لے کر لوٹے۔ آنسوؤں سے ہمارے دامن مہک رہے تھے۔ کار چلی ہم مڑ مڑ کر اس مرکز ... کو دیکھتے رہے۔ چودہ صدیاں گزر گئیں زمانے نے ہزاروں کروٹیں لیں ، شکست و ریخت کے ہزارہا مرحلے گزرے فلک بوس محلات پیوند زمین ہو گئے ... میں تبدیل ہو گئے۔ عروج و زوال کے ہزارہا منظر گزر گئے مگر یہ قبر مبارک یہ مرکز عقیدت واحترام جوں کا توں موجود ہے۔ اس قبر کی خبر ... نہیں۔ اس پر سنگ مرمر کا گنبد نہیں ، اس پر کتبہ نہیں مگر یہ قبر مبارک ایک عالم کی آرزوؤں کا مرکز ہے

ہم دور تک اس نشان مبارک کی زیارت کرتے رہے جو سفیدی کی صورت میں نظر آرہا تھا۔ ایک موڑ ایسا آیا کہ دوسرے پہاڑ نے اسے چھپا لیا۔ اس احساس نے ہمارے دلوں میں ایک عجیب و غریب کیفیت پیدا کردی کہ اب مواجہہ شریف پر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں جب حاضر ہوں گے تو ہم پر انعام واکرام کی بارش ہوگی کیونکہ ہم ان کی والدہ ماجدہ کی قبر مبارک کی زیارت کر کے آرہے ہیں۔

حافظ لدھیانوی

منزل سعادت۔ (بار اول ۱۹۸۴)

Marfat.com

اقتصابات :

’خاکِ حجاز کے نگہبان‘ (مرتب کردہ صلاح الدین محمود) میں شائع کردہ حضرت مولانا عبدالماجد صاحب قادری بدایونی کا مضمون ’جنۃ البقیع اور کربلا۔ ۱۹۲۶ء‘

ماخوذ:۔ رسالہ پیشوا دہلی محرم نمبر جلد ۱ نمبر ۷ مورخہ ۸ جولائی ۱۹۲۶ء مطابق ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۴۴ ہجری

حجاز کے باسیوں کا قتلِ عام و غارت گری کے بعد قبروں کی بے حرمتی پر

جنۃُ البقیع اور کربلا

نجدی و عراقی یزیدی

از پیکرِ تنظیم و تبلیغ حضرت مولینا مولوی عبدُالماجد صاحب قادری بدایونی

محرم نمبر پیشوا کے لئے ایک ابن علی و بتول علیہما السّلام کا مسلسل تقاضہ ہے کہ مضمون بھیجوں۔ مسلسل علالت و شکایت امراض کے سبب اعذار یک طرف۔ آج کل تو روحِ ایمان و عرفان اور حیاتِ عقیدت و محبت پر جو صدمہ ہے، اُس نے نڈھال اور بیقرار ہی نہیں، بلکہ بسمل و پامال کر دیا ہے ___ آہ. ظالم و فاسق نجدیوں کے مہالک مظالم نے ۶۱ھ کا محرم پھر ۱۳۴۰ھ میں پیش نظر کر دیا ___ کس زبان و قلم سے کہوں؟ __ اور لکھوں؟ ___ کہ ۶۱ھ میں عراق کی سرزمین پر خاندانِ نبوت و شہزادگانِ فتوت کا خون خاک میں ملایا گیا ___ اور جسم پیوندِ زمین کیا گیا تھا ___ اور اب ۱۳۴۰ھ میں چودہویں صدی میں ___ وہی خون ___ اور وہی جسم ___ اور انہیں پاک جسموں کی نورانی ہڈیاں ___ حجاز میں ___ سرزمینِ مدینہ کے حدود میں ___ روضۂ مطہرہ کے سامنے ___ نانا جان کے روبرو ___ زمین سے نکال کر پھینک دی گئیں ___ قبروں پر ہل چلوا دیئے ___ قبے توڑ کر خاک میں ملا دیئے ___ یعنی عترت و ذریت رسول ___ اور رسول کے اصحاب ___ اور [illegible] عاشقوں ___ اور ولیوں ___ اماموں کا نام و نشان مٹا دیا ___ یہ ظلم کس نے کیا؟ ___ نجدی یزیدیوں نے ___ یہ ستم کس نے ڈھایا؟ ___ کتاب و سنت پر عمل [illegible] کرنے کا دعویٰ کرنے والوں نے۔ یہ قیامت کس نے برپا کی؟ ___ امن و [illegible] حجاز [illegible] نے ___ لارڈ کچنر و لائڈ جارج کی [illegible] کرنے [illegible] ___؟ [illegible] عامل الحدیث والکتاب مسلمان‘‘ نجد کے وہ مسلمان جو اپنے سوا دنیا [illegible] کافر سمجھیں ___ اور خالص توحید کے اجارہ دار بنیں ___ مگر اُن موحدین کا نام و نشان مٹیں جن کی سرفروشانہ مساعی سے عالم توحید آشنا ہوا ___ فقولوا اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ___

کیا دنیائے انسانیت و تہذیب میں ایسی بربریت وحشت و ظلم کی کوئی مثال کسی نام کے ظالم سے ظالم مسلمان بادشاہ کے عہد تظلم کی مل سکے گی؟ لا واللہ ___ مجھے نجدی ایجنٹ اور ہندوستانی سعودی وہابی اگر زیادہ گالیاں، کوسنے دینے چاہیں **تو سنیں** کہ نجدی اپنے مظالم میں یزید لعنۃ اللہ علیہ سے بھی دو قدم آگے ہیں ___ یزید بھی مدعی توحید تھا عامل بالکتاب والسنۃ ہونے کا دعویدار تھا ___ اُس نے بھی قتلِ امام عالیمقام علیہ و علی ابائہ السّلام کے لئے امن و اصلاح و دفع فساد کا اعلان و وعظ دیا تھا ___ مگر آہ مُردہ انسانوں کی ’’بے حرمتی‘‘ ___ اُن کی قبور کو برباد کر کے اُس سے بھی نہ ہوئی ___ اور جو کچھ بھی اُس نے کیا وہ امام کو مکہ، مدینہ سے جدا کر کے ___ **یا** ___ جدا ہونے کے بعد عراق کی سرزمین پر ___ نہ اُس سرزمین پر جہاں کے ’’کانٹے بھی کاٹے جانے ممنوع ہیں‘‘ ___

مگر ان تباہ ایمان نجدیوں نے جو کچھ کیا وہ رسولِ کریم کے جوار میں ___ مواجہہ حضرت محبوبِ حق میں ___ خاص ارضِ مدینہ، اور مخصوص قطعہ مقدسہ، جنۃ البقیع میں ___ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ___ دنیا کے کافر، نصرانی، متعصب، دشمنانِ اسلام غیر حربی حالت میں مقابر و مساجدِ اسلام و مسلمین کی تخریب سے حذر کرتے ہیں (دور ہتے ہیں) ___ **مگر** یہ عاملینِ حدیث، اَمن و اطمینان کے عہد میں، دھڑا دھڑ مساجد و مقابر مسمار کرتے چلے جاتے ہیں ___ اور ان بے حیاؤں کی جبین میلی نہیں ہوتی ___ فَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ ___ عراقیوں میں کچھ وہ بھی تھے، اور کربلا کے کارزار میں ایسے بھی عراقی و شامی نکل آئے تھے جنہیں بیکس سیّد مسافروں پر رحم آگیا تھا ___ اور شقی سے سعید ہو گئے تھے ___ **مگر** ان نجدی یزیدیوں میں ایک سے ایک بڑھ کر ظالم ہے ___ اور مسلسل قتل و غصب، فسق و فجور، ظلم و تعدی کے بعد بھی ان میں ایک سعید روح، رحم و ایمان کی تڑپ انصاف و انسانیت کا جذبہ دکھانے والی نہیں ___ یزید نے جو کچھ کیا اوّل دن سے بالاعلان کہہ کر ___ فوجی اجتماع کے ساتھ [illegible]

مگر ان بزدل نجدیوں نے جو کچھ کیا فریب سے [illegible] دغا بازی کر کے کیا ___ کل کی بات ہے [illegible] سلطان [illegible] میں حجاج میں شاہ بنکر رہنے کیلئے نہیں آیا ہوں [illegible] مظالم و جرائم کا خاتمہ کرنے کو بڑھا اور لپکا ہوں [illegible]

پھر اعلان دیا کہ مدینہ پاک کے آثار و شعائر محفوظ [illegible] کہ کس طرح تدریجی مگر مسلسل فریب [illegible] [illegible] کی [illegible] چالیں چلیں [illegible] سرزمین کو تباہ [illegible] متولیت کا [illegible] گستاخیاں [illegible] کو حکم [illegible] کا سہارا [illegible] چند قدم پر [illegible] اس عہد حقیقت [illegible] کیا ہے ___ **بتاؤ!** یزید [illegible] نے بھی یہ کیا تھا؟ [illegible] کتاب و سنت ہوتی [illegible] رہا ہوں [illegible] نجدی یزیدیت و عراقی یزیدیت [illegible] عنایت تڑپا رہی ہوں [illegible] ہوں کہ وہ **دعا** کرے کہ نجدیوں سے امام عالیمقام الشہید [illegible] تعالیٰ علیہ وسلم کا روضہ محفوظ ہے [illegible] دنیا سے [illegible] کے آرزومند اصحاب [illegible] مٹ جائیں [illegible] نجد و [illegible] آمین [illegible] جو قابض تھے [illegible]

Marfat.com

اقتصابات :

از ' مفاہیم یجب اَن تصحح ' ۔ تالیف : فضیلت الشیخ محمد علوی المالکی المکی الحسنی

آثار نبویہ کی حفاظت کے بارے میں ملک فہد بن عبد العزیز کا موقف

یہ موقف اس قابل ہے کہ تاریخ میں اس کو محفوظ کیا جائے۔ اور وہ یہ ہے کہ مسجد قباء کی توسیع کا نقشہ ملک فہد نے دیکھا تو دیکھا کہ اس کی وجہ سے پرانے آثار مسجد ختم ہو جائیں گے تو انہوں نے حکم دے دیا کہ اس نقشہ کو ختم کر دیا جائے اور نئے سرے سے اس طرح نقشہ بنایا جائے کہ منبر و محراب کے پرانے آثار باقی رہیں یا یں طور کہ مسجد کے دونوں جانب اور پچھلے حصہ کی طرف توسیع ہو تا کہ بعد میں آنے والے مسلمانوں کو مسجد کی اصلی جگہ اور آثار نبویہ شریفہ معلوم رہیں۔ اور ملک نے یہ بھی فرمایا کہ خیر یہ ہے کہ مسجد میں زیادتی کی جائے اور اس کو زائل نہ کیا جائے

سب سے اس عظیم موقف کا ہمارے دلوں پر بڑا اثر ہے۔ کیونکہ اس میں اثار اسلامیہ قدیم کی محافظت کی طرف اشارہ ہے۔ اس قصہ کو سعودی اخبارات مثلاً " المدینہ اور الندوہ نے بروز ہفتہ مورخہ ۱۷ صفر ۱۴۰۵ھ میں مفصل شائع کیا ہے۔

المحافظة على الآثار النبوية من رسالة جلالة الملك فهد بن عبد العزيز

وهنا موقف عظيم يستحق التسجيل للامانة والتاريخ وهو ان جلالة الملك فهدين عبد العزيز لما اطلع على المخططات المرسومة لبناء توسعة مسجد قباء ورأى ان معالم المسجد الحالى القديمة ستزول داخل التوسعة الجديدة، أمر جلالته حفظه الله بإلغاء المخطط الموضوع واعداد مخطط جديد يبقى على المنبر والمحراب . والمعالم القديمة بحيث تمتد التوسعة من جانبى المسجد ومن خلفه ليتعرف المسلمون جيلا بعد جيل على الأماكن الأصلية والآثار النبوية الشريفة .وقال جلالته : من الخير أن تزيد فى مساجد الله ولا تزيل . وكان لهذه اللفتة السامية الكريمة من جلالته أعمق الأثر فى نفوسنا بما فيها من دلالة الحفاظ على معالم ــ التراث الإسلامى وتخليده .

وقد نشرت الجرائد السعودية بالتفصيل هذه المقابلة . والحديث فى الاعداد الصادرة يوم السبت ١٧ صفر ١٤٠٥ هـ مثل جريدة « المدينة » و « الندوة » .

* * *

Marfat.com

اقتصابات :

از : 'عالم اسلام پر سامراجیت کے بھیانک سائے'۔ تالیف : قاری محمد میاں مظہری دہلوی

سعودی جابروں سے کروڑہا فرزندانِ توحید کا سوال

آج عقیدتوں کی دنیا سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے؟ کیا مولد النبی کی دیواریں لائق توقیر نہ تھیں؟ اس کی زمین محبتوں کی بوسہ گاہ نہ تھی؟ مولد فاطمہ کے بام و در قابلِ تکریم نہ تھے؟ خدا کے آخری نبی کا عبادت خانہ اور وحی الٰہی کا مقام نزول باعث عزت و تکریم نہ تھا؟ کیا اسلام کی اولین خاتون اور ان کا قبہ قابل تکریم نہ تھا؟ کیا اُم ہانی کا نام لائق التفات نہ تھا؟ اگر تھا اور یقیناً تھا تو ان مقامات مقدسہ کے بقا اور تحفظ کا معقول اور مناسب انتظام کیوں نہیں کیا گیا۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ دولت کی فراوانی نے عقیدوں میں افلاس پیدا کر دیا ہے۔ شاہراہوں کی کشادگی نے دلوں میں تنگی پیدا کر دی ہے، عمارتوں کی بلندی نے عقیدتوں [illegible] میں پستی پیدا کر دی ہے، ایرکنڈیشنڈ مکانات کی اقامت نے ان مکانوں کی [illegible] ختم کر دی ہے۔ بجلیوں کے رنگین بیر بلب نے محبتوں کی دنیا کو تاریک کر دیا ہے، [illegible] کاروں کی صبار فتاری نے ایمان کے جذبات کو سست کر دیا ہے اور دولت حرم کی [illegible] صاحب حرم کی عظمت و محبت کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو دنیا کان کھول [illegible] سن لے کہ ان کے گناہگار غلاموں کو پرشکوہ عمارتیں نہیں ان کے قدموں سے لگا ہوا کھنڈر چاہیئے، صاف شفاف سڑکیں نہیں ان کے قدموں کی دھول اور [illegible] چاہیئے، صفا و مروہ کا سائبان نہیں اسلام کی اولین خاتون کے مزار پاک کے [illegible] سایہ چاہیئے، [illegible] بلب نہیں سیدہ طاہرہ کی مقدس چکی کا ٹکڑا چاہیئے [illegible] نہیں اُم ہانی کے نام کی عظمت چاہیئے، خدا کے لیے اپنی تمام [illegible] لے لو، ہماری روحانی یادگاریں اور ایمانی نشانیاں دے دو۔

وہ اندھیرا ہی بھلا تھا کہ قدم راہ پہ تھے
روشنی لائی ہے منزل سے بہت دور ہمیں

(ماہنامہ استقامت کانپور شوال [illegible])

Marfat.com

اقتصابات :

از ' سعودی مطبوعہ ، جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ ھ۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار کی زیارت کو ممنوع قرار دینے کے لئے غیر مقلد سعودیوں کا بے ادب، گستاخانہ اور غلط فتویٰ، تاریخ اجراء ۳/ ۳/ ۱۴۱۹ ھ۔

لا يجوز السفر لزيارة قبر آمنة

صدرت فتوى من اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء برقم ٢٠٣٦١ وتاريخ ٣/٣/١٤١٩هـ بعدم جواز السفر لزيارة قبر آمنة أم النبي - صلى الله عليه وسلم - ولا التردد عليه، وفيما يلي نص الفتوى

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وبعد،

فقد اطلعت اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء على ما ورد إلى سماحة المفتي العام من المستفتي [illegible] من جدة والمحال إلى اللجنة من الامانة العامة لهيئة كبار العلماء برقم (١٤٧٤) وتاريخ ١٩/٢/١٤١٩هـ.

وقد سأل المستفتي سؤالا هذا نصه: كثر في الآونة الاخيرة التردد على قبر آمنة أم النبي - صلى الله عليه وسلم - في الابواء بحجة ان النبي - صلى الله عليه وسلم - زاره فهل زيارته سنة او لا، وهل كان الصحابة والسلف الصالح يزورونه، وهل زاره النبي - صلى الله عليه وسلم - مرة واحدة او مرات نرجو الإجابة الشافية فالأمر مشكل جداً، لان بعض الناس يترددون عليه الآن بشكل ملفت للنظر، وفقكم الله ونفع بكم الإسلام والمسلمين،

وبعد دراسة اللجنة الاستفتاء اجابت بأن المعروف ان النبي - صلى الله عليه وسلم - إنما زار قبر أمه مرة واحدة واستأذن ربه أن يستغفر لها فلم يأذن له، ولم يعرف عنه - صلى الله عليه وسلم - أنه كرر الزيارة لقبر أمه بعد ذلك. ولم يعرف عن الصحابة والسلف الصالح - فيما نعلم - أنهم زاروا هذا القبر أو ترددوا عليه او سافروا إليه. لان السفر لزيارة القبور منهي عنه لانه من وسائل الشرك قال - صلى الله عليه وسلم - «لا تشد الرحال الا إلى ثلاثة مساجد». فالسفر لزيارته لا يجوز كسائر القبور للحديث المذكور وإذا انضاف إلى ذلك طلب الحوائج من صاحب القبر او الاستغاثة به فهذا شرك اكبر مخرج من الملة

فالواجب على المسلمين [illegible] والابتعاد عن [illegible] وعن الشرك ووسائله. وفق الله الجميع [illegible] والعمل الصالح. وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم.

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء

عضو عبدالله بن عبدالرحمن الغديان

نائب الرئيس عبدالعزيز بن عبدالله [illegible] آل الشيخ

عضو بكر بن عبدالله ابو زيد

عضو صالح بن فوزان الفوزان

الرئيس عبدالعزيز بن عبدالله بن باز

إسلاميات

«دعاء السفر»

الله أكبر، الله أكبر، الله أكبر، سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا إلى ربنا لمنقلبون

اللهم انا نسالك في سفرنا هذا البر والتقوى ومن العمل ما ترضى، اللهم هون علينا سفرنا هذا واطو عنا بعده، اللهم انت الصاحب في السفر والخليفة في الأهل، اللهم اني اعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنظر وسوء المنقلب في المال والأهل والولد.

الشيخ ابن عثيمين: العائلة أحق من غيرها بإدخال السرور

قال عضو هيئة كبار العلماء الشيخ محمد بن صالح العثيمين ان العائلة احق من غيرها بإدخال السرور والأنس، مشيرا سماحته في معرض رده على سؤال حول قيام الازواج [illegible] طيلة أيام الاجازة وانشغالهم [illegible] إلى ان العوائل لو اجتمعت وخرجوا في نزهة [illegible] اولى، مشترطا ان لا يكون هناك اختلاط بين الرجال والنساء. وأبان سماحته ان مثل هذا الامر [illegible] وقد قال - صلى الله عليه وسلم - [illegible] الاهل احق

وأشار سماحته إلى انه [illegible] الاهل [illegible] الخروج [illegible] أصحابه [illegible] هذا لا [illegible] ولا ضيق على الانسان فيه

Marfat.com

تردید :

علامہ مفتی عبدالعزیز حنفی۔ دارالعلوم امجدیہ۔ کراچی۔

الا ان السفر لزيارة قبر امنه يجوز

زيارة القبور امر مستحب من السنه كما في الصحيح لمسلم عن ابن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها هذا الحديث واضح في استحباب زيارة القبور لان النبي صلى الله عليه و سلم قد امر و ادنى درجه الامر الاستحباب و عليه الجمهور و قد ادعى بعض عليه الاجماع- بل حكى ابن عبدالبر عن بعضهم وجوبها(انظر الى الكتاب)- اما قول النبي صلى الله عليه وسلم كنت نهيتكم عن زيارة القبور فان هذا النهي في ابتداء عهد الاسلام اما حتى دار رحى الاسلام و هدم قواعد الشرك و قد رسخت عقائد الاسلام في اذهان المسلمين فامر النبي صلى الله عليه و سلم بزيارة القبور - والنبي صلى الله عليه و سلم قد امر باتيان اهل البقيع و باستغفارهم كما في الصحيح لمسلم عن محمد بن قيس بن مخرمه بن عبدالمطلب انه قال يوما الا احدثكم عني و عن امي قال فظننا انه يريد امه التي ولدته قال قالت عائشه الا احدثكم عني و عن رسول الله صلى الله عليه و سلم قلنا بلى قال قالت لما كانت ليلتي التي كان النبي صلى الله عليه و سلم فيها عندي انقلب فوضع رداءه و خلع نعليه فوضعهما عند رجليه و بسط طرف ازاره على فراشه فاضطجع فلم يلبث الا ريث ما ظن ان قد رقدت فاخذ رداءه رويدا و انتعل رويدا و فتح الباب رويدا فخرج ثم اجافه رويدا و فجعلت درعي في راسي و اختمرت و تقنعت ازاري ثم انطلقت على اثره حتى جاء البقيع فقام فاطال القيام ثم رفع يديه ثلاث مرات ثم انحرف فانحرفت فاسرع فاسرعت فهرول فهرولت فاحضر فاحضرت فسبقته فدخلت فليس الا ان اضطجعت فدخل فقال ما لك يا عائش حشيا رابيه قالت قلت لا شئ قال لتخبريني او ليخبرني اللطيف الخبير قالت قلت يا رسول الله بابي انت و امي فاخبرته قال فانت السواد الذي رايت امامي قلت نعم فلهدني في صدري لهدة اوجعتني ثم قال اظننت ان يحيف الله عليك و رسوله قالت مهما يكتم الناس يعلمه الله نعم قال فان جبريل عليه السلام اتاني حين رايت فناداني فاخفاه منك فاجبته فاخفيته منك ولم يكن يدخل عليك و قد وضعت ثيابك و ظننت ان قد رقدت فكرهت ان اوقظك و خشيت ان تستوحشي فقال ان ربك يامرك ان تاتي اهل البقيع فتستغفر لهم و بهذه الاحاديث ثبتت زيارة القبور- واما السفر لزيارة قبر امه ام النبي صلى الله عليه و سلم كيف لا يجوز لان النبي صلى الله عليه و سلم قد سافر الى الابواء لزيارة امه الكريمة امنه الذي كان بين المكه والمدينه كما في صحيح لمسلم عن ابي هريرة قال زار النبي صلى الله عليه وسلم قبر امه فبكى و ابكى من حوله فقال استاذنت ربي في ان استغفر لها فلم يوذن لي و استاذنت في ان ازور قبرها اذن له زيارة امه ولم يوذن الاستغفار لان امه لم ترتكب الشرك المعصيته لان والديه الكريمين في زمان فترة و مع ذلك لم يوذن له الاستغفار ولو كانت غير مسلمه لم يوذن له زيارة قبر امه لان الله تعالى منع الصلاة على جنازة الكافر والقيام عليه كما في التنزيل ولا تصل على احد منهم مات ابدا ولا تقم على قبره الايه- فثبت انها ليست بكافرة قد عرض على بعض طلبه العلم الفتوى عن هذه المسئله التي صدرت من اللجنه الدائمه للبحوث العلميه والافتاء برقم۲۰۲۶ تاریخ ۳-۳-۱۴۱۹ھ بعدم جواز السفر لزيارة قبر امنه ام النبي صلى الله

Marfat.com

عیه و سلم۔ ما هذه بفتوی بل هی ضلاله و غوایه وافتراء علی الشریعه الاسلامیه السمحاءو استدل بحدیث لا تشد الرحال الا الی ثلثه مساجد علی عدم جواز السفر لزیارة القبور۔ فاقول الاستدلال بهذا الحدیث علی عدم جواز السفر لزیارة القبور غلط باطل مردود بل الحق ان الزیارة مامور بها ثابت بحدیث "کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها" اما الحدیث المستدل فی من یعتقد الفضیله والثواب فی غیر هذه المساجد الثلاثه و شد الرحال الی غیر هذه المساجد الثلاثه فهذا منهی و فی الحدیث المذکور انما ورد فیها عن الشد لغیر الثلاثه من المساجد لتماثلها لو سلم هذالاستدلال بطل السفر لطلب العلم والتجارة وزیارة الاخوان نحو ذالک واحسن محامل هذا الحدیث ان المراد منه حکم المسجد فقط لا غیرها یعنی لا یشد الرحال الی مسجد من المساجد غیر هذه الثلاثه فاما قصد غیر هذه المساجد من الرحله فی طلب العلم و فی التجارة والتنزه و زیارة الاخوان و نحو ذالک فلیس داخلا فی النهی و قول المجیب "و لم یعرف عن الصحابه او عن السلف الصالح الی اخره" لیس من الحجج الشرعیه لیس السفر و الزیارة النبی صلی الله علیه وسلم و لو مرة واحدة تکفی لسنیه هذا العمل کما ذکر بنفسه فی فتواه و النبی صلی الله علیه وسلم و الصحابه رضوان الله تعالی علیهم اجمعین یاتون لزیارة قبر سیدنا حمزة فی کل سنه و غیره و الاسلاف و العلماء العظام کانوا یسافرون لزیارة القبور مثلا من الائمه الاربعه ان الامام الشافعی سافر لزیارة قبر الامام الاعظم ابی حنیفه و غیره هذه النبذة مختصرة من الدلائل الشرعیه لسفر زیارة القبور کافیه شافیه لطبائع السلیمه و علی المسلمین کافه ان یتجنبوا من الفتوی الضلاله التی طبعت فی جریدة المذکورة و ان یحفظوا انفسهم ان یجنبوا انفسهم من الطعن فی عرض النبی و امه صلی الله علیه و سلم والله ولی التوفیق وهو الهادی الی سواء السبیل ۔

خادم العلم و العلماء عبدالعزیز بن غلام محمدحنفی

دارالافتاء دارالعلوم امجدیه شارع عالمغیر کراچی

فی ۲۸ ذی القعدة ۱۴۱۹ھ/ ۱۷ اذار ۱۹۹۹ء

Marfat.com

بائیسواں شبہ - سعودیہ عربیہ میں مورخہ ۱۳/۳/۱۴۱۹ھ کو اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء کی طرف سے حضور علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی زیارت کیلئے سفر کرنے کے ناجائز ہونے پر فتویٰ جاری کیا گیا جس کا عنوان یہ ہے

"لا یجوز السفر لزیارۃ قبر آمنۃ"

مذکورہ فتویٰ میں سفر کے ناجائز ہونے پر صحابہ کرام اور سلف کے عمل اور دو حدیثوں سے استدلال کیا گیا ہے حدیث [illegible]

(۱) لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد المسجد الحرام ومسجدی ہذا والمسجد الاقصیٰ (بخاری ومسلم) ترجمہ رحال نہ باندھے جائیں (سفر نہ کیا جائے) مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد حرام میری مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ امام غزالی نے اس حدیث [illegible] جس کو علامہ شامی نے رد المحتار میں نقل کیا والمعنی کما افادہ فی الاحیاء انہ لا تشد الرحال لمسجد من المساجد الا لهذه [illegible] من المضاعفۃ بخلاف بقیۃ المساجد فانہا متساویۃ فی ذالک فلا یرد انہ قد تشد الرحال لغیر ذالک [illegible] کزیارۃ المشاہد کقبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقبر الخلیل علیہ السلام وائمۃ الائمۃ (۱/۵۵۱ مطبوعہ دار الباز [illegible])

امام غزالی نے احیاء میں بیان فرمایا یہ ہے کہ ان مساجد کے علاوہ کسی دوسری مسجد کیلئے سفر نہ کیا جائے کیونکہ ان [illegible] نیکیوں میں مضاعفہ اور زیادتی ہے اور بقیہ مساجد آپس میں برابر ہیں لہذا یہ اعتراض نہیں ہو گا کہ کبھی [illegible] مزارات کی زیارت کرنے جیسے حضور علیہ السلام کی مزار انور اور حضرت خلیل علیہ السلام کی مزار انور کیلئے سفر کیوں کیا جاتا ہے [illegible] اس حدیث میں مزارات کی زیارت اور صلہ رحمی اور علم حاصل کرنے کیلئے سفر سے منع ہی نہیں کیا لہذا ان کی طرف

Marfat.com

سفر کو منع کرنے پر اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں ہے۔ معلوم ہوا مسعودی فتویٰ میں سیدہ آمنہ کی مزار کیلئے سفر کرنے پر ممانعت کیلئے اس حدیث سے استدلال غلط ہے لھذا سیدہ آمنہ کی قبر کی زیارت کیلئے سفر کرنا جائز بلکہ مستحب ہے۔

دوسری حدیث جس سے مذکورہ فتویٰ میں سیدہ آمنہ کی قبر انور کیلئے سفر کرنے کو ناجائز ثابت کیا گیا ہے وہ یہ ہے

عن ابی ھریرۃ قال زار النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر امہ فبکی وابکی من حولہ فقال استأذنت ربی ان استغفر لہا فلم یؤذن لی واستأذنتہ فی ان ازورھا فاذن لی فزوروا القبور فانہا تذکر الموت (مسلم) ترجمہ حضرت ابی ہریرۃ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی پس آپ روئے اور اپنے ارد گرد لوگوں کو رلایا پھر فرمایا میں نے اپنے رب سے ماں کیلئے استغفار کی اجازت مانگی مجھے اجازت نہیں دی گئی اور میں نے انکی زیارت کی اجازت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے اجازت دیدی پس قبروں کی زیارت کیا کرو پس بے شک قبروں کی زیارت کرنا موت کو یاد دلاتا ہے۔

انصاف سے اس حدیث پاک کے الفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کرنے کا امت کو حکم فرمایا ہے چنانچہ آپ نے فرمایا مجھے والدہ ماجدہ کی زیارت کی اجازت دیدی گئی اور تم قبروں کی زیارت کیا کرو واضح ہے ان قبور میں سیدہ آمنہ کی قبر بھی ہے جنکی زیارت کا حکم ہے اور خود بھی فرما رہے ہیں مجھے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت دی گئی ہے جب آپ کو اجازت ہے تو امت کیلئے منع کہاں سے ثابت ہے بلکہ امت کو فزوروا سے حکم دیا جا رہا ہے اور فانہا سے ترغیب دی جا رہی ہے لھذا مذکورہ فتویٰ میں اس حدیث شریف سے زیارت سیدہ آمنہ کی قبر کے سفر کیلئے منع سمجھنا کسی صورت میں مفہوم نہیں ہے جب زیارت کی اجازت بلکہ حکم ہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ جل جلالہ　　　　یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم

زیرِ اہتمام: جامعہ ابی حنیفہ ٹرسٹ : بلاک ۱۵، گلستانِ جوہر۔ کراچی

JAMIA ISLAMIA MADINATUL ULOOM

(UNDER THE MANAGEMENT OF JAMIA ABI HANIFA TRUST) BLOCK 15 GULISTAN-E-JOHAR KARACHI TEL :

تو سفر کرنے کی بھی اجازت ہے کیونکہ سفر زیارت کو لازم ہے بغیر سفر زیارت ممکن نہیں ہے اس لئے یہ کہنا کہ زیارت کیلئے سفر کرنا جائز نہیں ہے بالکل غلط ہے ۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کی والدہ ماجدہ صاحب ایمان یقین اور انکی زیارت کیلئے سفر بھی جائز ہے ورنہ غیر مسلم کی قبر کی زیارت کیلئے تو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے قرآن مجید میں ہے ولا تقم علیٰ قبرہ کافر کی قبر پر مت کھڑے ہو ۔ اگر نعوذ باللہ آپ صاحب ایمان نہ ہوتیں تو حضور علیہ السلام کو انکی قبر انور پر جانے کی اجازت [illegible]
اس حدیث شریف میں حضور علیہ السلام کو اپنی والدہ ماجدہ کیلئے استغفار کی اجازت نہیں ملی [illegible]
یہ تھی کہ چونکہ آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا گناہوں سے پاک تھیں اس لئے استغفار کی اجازت [illegible]
بلکہ استغفار کی اجازت سے ان کے گنہگار ہونے کا وہم ہوتا یا یہ وہم ہوتا کہ نعوذ باللہ آپ علیہ السلام [illegible]
کے استغفار کی وجہ سے آپ کی نجات ممکن ہوئی ۔

مسعودی فتویٰ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ [illegible] اور سلف سے سیدہ آمنہ کی قبر کی زیارت کیلئے جانا [illegible]
یہ بنایت ۔ بڑا بہتان ہے خود حدیث شریف کے لفظوں میں [illegible]
پھر صوفیائے کرام اور محدثین جائے [illegible] سے صرف موجودہ حکومت کے دور میں زیارت [illegible]
سعودی فتویٰ میں یہ بھی ہے کہ قبور کی زیارت شرک کا وسیلہ ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ مفتی صاحب [illegible]
جملہ میں جملہ مومنین شرک کے وسائل کا مرتکب قرار دے دیا گیا کہ آپ کے فتویٰ کی زد میں خود حضور علیہ السلام بھی آجاتے ہیں ۔ خود حضور علیہ السلام ہر سال شہدائے احد کی قبروں کی زیارت کیلئے تشریف لے جاتے تھے

Marfat.com

٥ ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاتی قبور الشہداء باحد علی رأس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار (لباب المناسک) ترجمہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال کی ابتداء میں احد کے شہداء کی قبروں کی زیارت کیلئے تشریف لے جاتے تھے اور فرماتے تھے تمہارے اوپر سلام ہو تمہارے صبر کی وجہ سے اور آخرت کا گھر بہت اچھا ہے۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما کان لیلتھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من آخر اللیل الی البقیع فیقول السلام علیکم دار قوم مؤمنین واتاکم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اللھم اغفر لاھل بقیع الغرقد (مسلم) ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام جب میری باری رات ہوتی تھی رات کے آخری حصہ میں جنت البقیع کی طرف نکل جاتے تھے اور فرماتے تھے اے قوم مؤمن تم پر سلام ہو تم جس چیز کا وعدہ دیئے گئے تھے اور جو مؤجل سمجھتے تھے وہ تم نے پا لی ہے اور ہم ان شاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں

حضرت عائشہ اور ابن ابی شیبہ کی روایت سے معلوم ہوا قبروں کی زیارت مستحب اور باعث اجر و ثواب ہے۔ شیطانی یہ وسائل سے نہیں ہے۔

موجودہ سعودی حکومت کے علماء عبادت اور تعظیم کے فرق کو نہیں سمجھ سکے اس لئے وہ ہر تعظیم کے عمل کو شرک اور کفر قرار دیتے ہیں اور ان کم فہمی یا کج فہمی کی وجہ سے امت مسلمہ کو مشرک سمجھتے ہیں

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ جل جلالہٗ — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم

زیر اہتمام: جامعہ ابی حنیفہ ٹرسٹ : بلاک ۱۵، گلستانِ جوہر، کراچی

JAMIA ISLAMIA MADINATUL ULOOM

UNDER THE MANAGEMENT OF JAMIA ABI HANIFA TRUST, BLOCK 15, GULISTAN E JOHAR KARACHI TEL: 8119190

اور توصیفِ انبیاء اور اولیاء سے مرتکب ہوکر خود کفر کا ارتکاب کرتے ہیں ۔

مذکورہ فتویٰ میں اولیاء کرام اور انبیاء عظام اصحابِ قبور سے طلبِ حوائج اور ان سے استغاثہ کو شرک اکبر کہا گیا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ ۔

قرآن مجید میں ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما (۴/۶۴ نساء)

ترجمہ اور اگر بے شک وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں پس اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں اور رسول بھی ان کے لیے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کو توّاب اور رحیم پائیں گے ۔

اس آیت کے ماتحت مفسرین نے حضور علیہ السلام سے مدد طلب کرنے اور استغاثہ کی روایات نقل کی ہیں۔ یہ جائز [illegible] ہے مفہوم کا بعض [illegible] عطا فرمائے ۔ محررہ مفتی محمد رفیق حسنی عفی عنہ دار الافتاء جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم کراچی

محمد رفیق حسنی

۲۸-۱۱-۱۴۱۹ھ

17-3-99

Marfat.com

اقتصابات :

وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان میاں محمد نواز شریف کا ۱۹۹۸ء میں تحریر کردہ پیش لفظ

از مجموعہء کلام بشیر حسین ناظم 'جمال جہاں فروز'

و

پیشوائی

موقر و محتشم وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان محمد نواز شریف مدظلہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نعت سنتِ ربانی ہے۔ جب کسی مقتدر ہستی کو تمام عمدہ خصائل' احسن شمائل' دلکش محاسن' دلآویز محامد اور دلآرا مکارمِ اخلاق کا پیکر کہنا مقصود ہو تو اسے عربی میں **هو نعتةٌ** کہتے ہیں۔ جب "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" مسلمہ بات ہے تو پھر جملہ خلائق میں حضور ﷺ سے بڑھ کر لفظ **هو نعتةٌ** کا بہمہ وجوہ اطلاق کس پر ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے منعوت' اپنے محبوب اور محمود کی نعت **وما ارسلنٰک الا رحمته للعالمین** کہہ کر' **یا ایها الرسول** کہہ کر' **یا ایها النبی** کہہ کر' **طه و یسین کہہ کر**' **یا ایها المزمل** اور **یا ایها المدثر** کہہ کر بیان فرمائی ہے۔ پھر کہیں **والشمس وضحٰها** کہہ کر آپ کے چہرۂ انور کی تحسین کی' **والیل اذا سجٰی** کہہ کر آپ کی زلف عنبر بیز و طیب فشاں کا تذکرہ کیا۔ **وانک لعلٰی خلق عظیم** کہہ کر آپ کے اخلاقِ عالیہ کی تعریف کی اور سب سے بڑی تعریف' سب سے بڑا انعام' سب سے بڑی تفضیل اور سب سے بڑی تبجیل **ورفعنا لک ذکرک** اور **ان الله وملٰئکته یصلون علی النبیؐ یا ایها الذین اٰمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما** فرما کر کی۔ **اللهم صل وسلم وبارک علی محمد وعلی آل محمد۔**

اس سنت اللہ کو انبیاء و رسل علیہم السلام نے اپنایا اور اپنے اپنے اوقات میں افضل الانبیاء ﷺ کی نعت کہی۔

Marfat.com

لبِ داؤد پہ نغمے تری زیبائی کے
دلِ ایوب و براہیم میں تیری تکریم

یہ سنت الٰہیہ مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ صحابۂ کرامؓ نے اپنائی۔ حضور ﷺ کی دنیوی حیاتِ طیبہ میں حضرت سیدنا ابوبکرؓ، حضرت سیدنا عمرؓ، حضرت سیدنا عثمانؓ، سیدنا حضرت علیؓ کے علاوہ حضرت سیدنا حمزہؓ، حضرت عبداللہ ابن رواحہؓ، حضرت کعب بن زہیرؓ، حضرت کعب الاحبارؓ، حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا اور حضرت حسان بن ثابتؓ نے حضور سید لولاک ﷺ کی بارگاہ میں گل ہائے نعت پیش کئے۔ اس طرح حضور کے نا(ع)تین مدینہ منورہ میں ۱۷۲ کے قریب تھے۔

میرے علم میں ہے کہ جب حضرت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا حضور ﷺ کو ساتھ لے کر حضرت عبداللہؓ کے مزار کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ تشریف لے گئیں تو ابواء کے مقام پر اپنی علالت کے دوران میں سیّدِ کائنات ﷺ جن کی عمر شریف اس وقت صرف ۶ سال تھی کے لئے نعتیہ اشعار کہے۔

بارک الله فیک یا غلامی
انت مبعوث الی الانام
من ذی الجلال والاکرام

اے میرے پیارے بچے! اللہ تعالیٰ تجھے برکات سے نوازے آپ تو مخلوق کی طرف رب ذوالجلال والاکرام کی طرف سے مبعوث ہیں۔

سیرت کی کتابوں میں بعثتِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام سے پانچ چھ سو برس پہلے کہی ہوئی نعتوں کا تذکرہ ہے۔ حمدِ حق تعالیٰ اور مجدِ رب العلیٰ کے بعد مسلمانوں نے جہاں کہیں بھی وہ تھے اور ہیں اپنی اپنی زبان میں نعتیں کہیں اور گل ہائے عقیدت و محبت پیش کرکے اپنی بخشش و غفران کا سامان پیدا کیا۔ لہٰذا نعت کہنا اور نعت سننا بہت بڑی سعادت ہے۔ خوش بخت ہیں وہ حضرات جو نعت کہتے ہیں، پڑھتے ہیں اور سنتے ہیں۔

برصغیر پاک و ہند میں عربی، فارسی، اردو اور پوربی زبان میں ایسی نعتیں لکھی گئیں جنہوں نے عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کے دل گرمائے، ان میں جوشِ عمل پیدا کیا اور جذبۂ جہاد کے ساتھ ساتھ اسوۂ رسول پر چل کر اپنا اسلامی تشخص برقرار رکھنے کا ولولہ پیدا کیا۔

الحاج بشیر حسین ناظم کو میں پچھلے ۳۰ سال سے جانتا ہوں ۔ وہ ہمارے ہاں گیارہویں

Marfat.com

شریف کے ختم اور میلادالنبی ﷺ کی محافل میں حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی کی معیت میں نعت خوانی کے لئے آیا کرتے تھے۔ اس وقت ناظم صاحب اپنے دورِ عنفوان میں تھے۔ ان کی آواز نہایت ہی دلکش و دل نواز تھی۔ جو سامعین کو مسحور کر دیتی تھی۔ میں ایک گونہ مسرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ ناظم صاحب آج اہلِ علم و معارف میں اپنی علمی وجاہت اور مطالعے کی وسعت کی وجہ سے اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ وہ ایک عالمِ دین' ثقہ مصنف' مسلّم ادیب' عمدہ نقاد' معروف محقق' وقیع مترجم اور شاعرِ ہفت زبان ہیں۔ اگرچہ انہوں نے نظم و نثر میں بہت کچھ لکھا لیکن نعت گوئی ان کا خاصہ ہے۔

"جمالِ جہاں فروز" پورے دیوانِ غالب کی غزلوں کے اوزان و بحور پر کہی گئی نعتوں کا نہایت ہی وقیع مرقع ہے۔ جس طرح غالب مرحوم نے پوری علمی سج دھج اور غزلیہ اسلوب کے ساتھ غزلیں کہیں' دو صدیوں کے بعد اسی طرح بشیر حسین ناظم نے نعت کی جملہ کیفیات کو دل پر وارد کر کے بارگاہِ رسالت میں گل ہائے نعت پیش کئے ہیں۔ بشیر حسین ناظم کی کاوش "جمالِ جہاں فروز" میری نگاہ میں بلاشبہ بیسویں صدی کا شاہکار ہے۔ میں اس دور کے غالبِ نعت بشیر حسین ناظم کو اس ادبی و علمی کارنامے پر دلی مبارک باد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ نعتوں کا یہ گلدستہ بارگاہِ رسالت ﷺ میں شرفِ قبولیت پانے کے بعد ان کے لئے توشۂ عقبیٰ اور سامانِ عفو و غفران بنے۔ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔

اللهم صل علی محمّد امی المختار

نواز شریف

محمد نواز شریف
وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۳ جولائی ۱۹۹۸ء
اسلام آباد

Marfat.com

جماعتِ اہلسنّت پاکستان کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت اہلسنت پاکستان کراچی کے زیر اہتمام ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں حضور کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری والدہ معظمہ سیدہ طاہرہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار [illegible] سعودی
اہلکاروں کے ہاتھوں شہید کئے جانے کی شدید مذمت کی گئی۔ اجلاس میں حضور نبی کریم
کی والدہ ماجدہ کے مزار پر انوار کو بلڈوزر کے ذریعے منہدم کر [illegible]
[illegible] ۔ اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ سرکاری طور پر [illegible]
[illegible] سعودی حکومت کو آگاہ کرے۔ اس [illegible]
[illegible] ۔ اجلاس میں کہا گیا کہ سعودی حکومت نے اس ظالمانہ [illegible]
[illegible] کر کے [illegible] کو شدید ٹھیس پہنچائی ہے۔ سعودی حکومت [illegible]
اور آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] کر کے اذیت پہنچائی [illegible]
[illegible] کے قہر اور غضب [illegible]
[illegible] معلوم کیا جا رہا ہے کہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے [illegible]
[illegible] منتقل کیا ہے۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

قرارداد :

صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری، مرکزی کنویز عالمی تنظیم اہلسنت کی قرارداد

Sahibzada
Pir Muhammad Afzal Qadri
Markazi Convenor
AALMI TANZIM-E-AHL-E-SUNNAT
Nazim-e-Aala:
JAMIA QADRIA ALMIA & SHARIAT COLLEGE (G)
Nake Abad Marrarian Sharif,
By Pass Road, Gujrat. (Pak.)
Ph: (04331) 521401 Fax : 521402

صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری
مرکزی کنوینر عالمی تنظیم اہلسنت
ناظم اعلیٰ جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج (طالبات)
نیک آباد مراڑیاں شریف بائی پاس روڈ گجرات پاکستان
فون 521401 فیکس 521402 (04331)

Date: ....

مورخہ ....

ہر غیرت مند مسلمان کے نام بالخصوص مشائخ و علماء اہل سنت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بڑی ندامت میں نہایت دکھ اور ناقابل برداشت صدمے کیساتھ لکھ رہا ہوں کہ حجاز مقدس میں ابواء کے مقدس مقام پر مسلمانوں کے آقا و مولا ... کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ آمنہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک اکھیڑ دی گئی ہے اور وہاں کے ایک ملعون (وہابی مذہبی لیڈر) نے ... زائرین کو بے حد برا بھلا کہا ہے اور بکواس کی ہے کہ تم کس کافرہ کی قبر پر فاتحہ کیلئے آتے ہو وہاں ثواب کچھ نہیں ہوتا ہے ... العیاذ باللہ من ذالک

... نے سعودی وہابیوں کے ذریعے مسلمانوں سے اپنی پرانی شکستوں کا بدلہ لیا ہے اب دیکھتے ہیں کہ سرکار مدینہ ﷺ کے ... کیا ہوتا ہے یہ مسلمانوں کی سخت آزمائش ہے۔

عالمی تنظیم اہل سنت نے ابتداءً درج ذیل اقدامات اٹھانے کا فیصلہ کیا

1۔ 19 مارچ 1999ء کو اجتماعات جمعۃ المبارک میں اس دردناک سانحہ کے خلاف سخت احتجاج کیا جائے۔

2۔ 14 اپریل 1999ء بروز بدھ 1 بجے دن اسلام آباد میں ہزاروں مشائخ و علماء اور شمع رسالت کے پروانے سعودی سفارت خانہ پہنچ کر سعودی سفیر کو شاہ فہد کے نام ایک یادداشت پیش کریں گے۔

آپ سے دردمندانہ درخواست ہے کہ بالا دونوں پروگراموں کی سرپرستی فرمائیں اور ہر ممکن غیرت مندانہ اقدامات اٹھائیں اور اخبارات میں بیانات جاری فرمائیں اور شاہ فہد اور دیگر اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو ٹیلی گراموں کے ذریعے اپنے غم و غصہ سے مطلع فرمائیں اور عالم اسلام سے اور حکومت پاکستان سے ضروری اقدامات کا مطالبہ فرمائیں۔

نیز تمام سنی تنظیموں کو احساس دلا کر اپنا اہم دینی فریضہ انجام فرمائیں نیز اس فقیر سے فون پر رابطہ ضرور فرمائیں۔ نیز اس لیٹر کی کم از کم 100 فوٹو کاپی اپنے علاقہ میں بروقت تقسیم کرائیں۔ شکریہ والسلام

اہل سنت کا ایک ادنیٰ خادم محمد افضل قادری
۱۳/۳/۱۹۹۹ء

Marfat.com

اظہار رائے :

حضرت قبلہ میاں زبیر احمد قادری ضیائی مدظلہ العالی، سجادہ نشین حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، بانی و ناظم ' دارالفیض گنج بخش ' صدام منزل بلال گنج ۔ لاہور

میاں زبیر احمد

علوی گنج بخشی قادری ضیائی

اندوہناک اور روح فرسا خبر

سید محمد اخلاق صاحب معرفت طارق اکرام صاحب یہ روح فرسا اور کربناک خبر پڑھی کہ سرکار سید المرسلین ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر منور کو منہدم کر دیا گیا ہے اور ابواء شریف کی پہاڑی کی چوٹی جس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر انور تھی، کو کاٹ کر ایک جانب دھکیل کر گرا دیا گیا ہے۔ اس اندوہناک سانحہ کی اور اس کے ذمہ دار حکمران افراد کی پرزور مذمت کی جاتی ہے۔

حضور فخر کون و مکاں، رحمت عالمیاں، شفیع عاصیاں، رحمۃ للعالمین، سید المرسلین ﷺ جب صلح حدیبیہ کے موقع پر مقام ابواء شریف سے گزرے تو اپنی والدہ محترمہ جناب سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تربت پر تشریف لے گئے۔ اپنے دست اقدس سے اسے درست فرمایا اور بے اختیار چشم ہائے مبارک سے آنسو رواں ہو گئے۔ استفسار پر فرمایا: "ان کی ممتا مجھے یاد آگئی اور میں رو دیا"۔ (وفاء الوفاء، جلد اول، صفحہ ۲۸۲)

اسی کتاب میں یہ واقعہ بھی موجود ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر کفار کے لشکر میں سے بعض نے ابواء کے مقام پر حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ کی قبر مبارک کو اکھاڑنے کا منصوبہ بنایا تھا، لیکن لشکر کفار کے قائدین نے اس پر عمل ملتوی کر دیا تھا۔ آپ ﷺ کے زمانے میں جو کام کفار کرنے سے باز رہے، اس کو عصر حاضر کے ... کے حامل نام نہاد مسلمانوں نے کر دیا۔ اس طرح ان لوگوں نے سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر انور کی بے حرمتی کر کے جناب سرکار رسالتمآب ﷺ کو کتنی تکلیف پہنچائی ہے اور اس کے نتیجے میں وہ غضب خدا کے مستحق قرار پائے ہیں۔ تمام مسلمان زعماء، ادیبوں، دانشوروں کو اس روح فرسا واقعہ کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے اور سخت احتجاج کرنا چاہیے۔

خاک پائے در سیدہ آمنہ بنت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

میاں زبیر احمد علوی گنج بخشی قادری ضیائی

۱۲ مارچ ۱۹۹۹ء، از شہر لاہور

Marfat.com

اظہار رائے ؛

فقیر ابو الحسان حکیم محمد رمضان علی قادری غفرلہ، سنجھورو

مختصر مسئلہ- اسلام ابوین کریمین حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمٰعیل۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم O ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم O ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم ایاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم O (پ ع ۱۵)

اور جب اٹھاتا تھا ابراھیم اس گھر (کعبہ) کی نیویں اور اسماعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بے شک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان اے رب ... اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب (قرآن پاک) اور پختہ علم اور انہیں خوب ستھرا فرمادے ... غالب حکمت والا۔ بناء کعبہ کے وقت حضرت ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام نے دعا فرمائی۔ یا اللہ ہماری اولاد میں ایک مسلمان جماعت رکھنا۔ پھر فرمایا تھا ... جماعت میں ایک رسول ان ہی میں سے۔ یعنی یارب اپنے محبوب نبی آخر الزمان ﷺ کو ہماری نسل میں ظاہر فرما اور یہ شرف ہمیں عنایت کر یہ دعا قبول ... دونوں صاحبوں کی نسل میں حضور کے سوا کوئی نبی نہیں ہوا۔ اولاد حضرت ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام میں باقی انبیاء حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل سے ... حضرت ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد میں مسلم جماعت میں انبیاء مبعوث ہوتے اور حضور علیہ الصلوۃ کے سارے آباؤ اجداد قرآن مجید کی ... مسلمان تھے۔ کوئی مشرک و کافر نہ تھا۔ حضور کے والد ماجد حضرت عبداللہ مسلمان تھے حضور کی والدہ کا نام حضرت آمنہ تھا۔ یعنی اللہ کی امانت ... مومن دینے والی۔ ایمان والی۔ ان کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ وہ مسلمان تھے مشرکوں کافروں کے نام ایسے نہیں ہوتے۔ جو آمنہ کہہ کر ان کو کافر کہے ... جو حضور کو محمد کہہ کر ان کی مذمت کرے۔ حضرت امام بغوی محدث علیہ الرحمۃ نے یہ حدیث روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا حالانکہ حضرت آدم علیہ السلام کے پتلے کا خمیر ہو رہا تھا میں تمہیں اپنے ابتدائے حال کی خبر دوں میں دعائے ابراھیم ہوں، بشارت عیسیٰ علیہ السلام ہوں اپنی والدہ کے اس نظارہ کی تعبیر ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا اور ان کے لئے ایک نور ساطع ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے ایوان و قصور (محلات) ان کے لئے روشن ہو گئے۔ اس حدیث میں دعائے ابراھیم سے یہی دعا مراد ہے جو اس آیت میں مذکور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور آخر زمانہ میں حضور سید انبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا

الحمد اللہ علی احسانہ- (تفسیر جمل ، تفسیر خازن ، تفسیر خزائن العرفان)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا- وتقلبک فی السجدین (پ ۱۹ ع ۱۵) 'اور (اللہ تعالیٰ) نمازیوں میں تمہارے دورے کو دیکھتا ہے- تفسیر مدارک ، تفسیر جمل وغیرہ تفاسیر میں ہے کہ- اس آیت میں ساجدین سے مومنین مراد ہیں اور معنی یہ ہیں کہ زمانہ حضرت آدم و حوا علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ و آمنہ خاتون تک مومنین کے اصلاب وارحام (یعنی باپوں کی پشتوں اور ماؤں کے رحموں) میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے- اس سے ثابت ہوا کہ تمام اصول آباؤ اجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مومن ہیں (خزائن العرفان)

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے- لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ماعنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم (پ ۱۱ سورہ توبہ ع ۱۶)

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے بہت چاہنے والے ہیں مسلمانوں پر

Marfat.com

بہت کرم والے مہربان ہیں

اور ایک قرءات میں انفسکم (ف پر زبر ہے) یعنی تمہارے پاس یہ عظمت والے رسول نفیس ترین جماعت میں سے تشریف لائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے والدین۔ حضرت عبداللہ و حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما بلکہ سارے آباؤ اجداد اعلی مومن ہیں، نفیس ترین پاکیزہ ہیں اور کافر نفیس نہیں ہوتا۔ بدسے بدتر ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔ انما المشرکون نجس (التوبہ) بے شک مشرک پلید ہیں۔ اور حضور ﷺ کے لئے ارشاد فرمایا۔ قد جاء کم من اللہ نور۔ بے شک اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا۔ تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالی اپنے حبیب پاک کے نور پاک کو پلید نجس گندی پیٹھوں (پشتوں) اور رحموں (پیٹوں) میں ودیعت فرمائے۔

حدیث۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میرے آباء و اجداد میں سے کبھی کوئی مرد و عورت بطور سفاح (بدکاری کے طور پر بلا نکاح) نہیں ملے اللہ تعالی مجھ کو ہمیشہ اصلاب طیبہ (پاک پشتوں) سے ارحام طاہرہ (پاکیزہ پیٹوں) کی طرف مصفی مہذب کر کے منتقل کرتا رہا جب کبھی دو شعبے ہوتے میں بہترین شعبہ میں رہا (ابو نعیم۔ مواہب اللدنیہ) حدیث۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ (رواہ البخاری)۔ روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں اولاد آدم میں بہترین گروہ میں بھیجا گیا یکے بعد دیگرے گروہ (یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ والد حضور ﷺ تک میرا نور جس قبیلہ و خاندان میں رہا وہ ہمیشہ دنیا بھر میں تمام خاندانوں سے بہتر تھا۔ اس میں اچھی خصلتیں، شرافت نجابت تھی اور جن کی پیٹھوں و پیٹوں میں یہ نور رہا وہ زنا اور کفر و شرک سے محفوظ رہے از آدم علیہ السلام تا عبداللہ حضور انور کا کوئی دادا دادی، نانا نانی کافر نہ ہوئے سب موحد مومن رہے) حتی کہ میں اس گروہ سے ظاہر ہوا جس میں سے میں پہلے تھا۔ اس حدیث کی شرح میں حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ و معنی خیریت محمول است بر خصائل حمیدہ و فضائل شریفہ [illegible]

در متعارف متقدم اہل کرم را بدان مدح کنند نہ باعتبار دین و ایمان قاوا ایں در قرون ست اما آبائے کرام آنحضرت ﷺ [illegible]

و[illegible] غیر از جنس شرک چنانچہ فرمود بیرون آمدہ ام از اصلاب طاہرہ و ارحام طاہرہ [illegible] متقدم ترین [illegible]

ست کہ حق تعالی سبحانہ مخصوص گردانیدہ ست بدیں متقدم ترین را [illegible] آباؤ اجداد شریف آنحضرت [illegible]

[illegible] گردد کلمات بر خلاف آن و ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء و یختص بہ من یشاء و خدا جزائے خیر دہد شیخ جلال الدین سیوطی [illegible]

[illegible] و نمودہ ایں مدعا را ظاہر و بہر گردانیدہ است و ثابت کردہ کہ ایں نور پاک را در جائے ظلمت جہل [illegible]

گردانند۔ (اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ جلد نمبر ۴ صفحہ ۴۹۰۔ ۴۹۱)

ترجمہ خیریت کے معنی خصائل حمیدہ و فضائل شریفہ پر محمول ہیں کہ متقدمین میں متعارف ہیں [illegible]

ایمان کے اعتبار سے نہیں بلکہ یہ صرف خیر قرون کے معنے ہیں۔ مگر آنحضرت ﷺ کے آباء کرام خصائل حمیدہ و فضائل شریفہ [illegible]

مشرف ہیں کہ یہ سب حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ (حضور کے والد ماجد) تک کفر [illegible]

جیسا کہ رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں اصلاب طاہرہ اور ارحام طاہرہ سے [illegible]

بیان فرمائے ہیں اور مجھے اپنی جان کی قسم کہ یہ وہ علم ہے جو کہ حق سبحانہ و تعالی نے [illegible] متقدم ترین سے [illegible]

آنحضرت ﷺ کے سارے آباؤ اجداد دین توحید و اسلام پر رہے ہیں (یعنی یہ سب موحد مسلمان ہیں) اور (فضل اللہ [illegible]

تعالی کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہے اس سے مختص فرماتا ہے۔ اور خدا تعالی شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ [illegible]

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے والدین کریمین کے موحد و مسلمان ہونے کے مسئلہ میں رسالے تصنیف کئے ہیں [illegible]

اس سے پاک ہے کہ وہ اس نور پاک کو پلید اندھیری کی جگہ میں رکھے اور [illegible] آخرت میں حضور ﷺ [illegible]

علیہ الصلوۃ والسلام کو رنج پہنچائے اور شرمسار کرے۔ (انتہی کلامہ)

اس کی تحقیق علامہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ نے جو نبراس شرح عقائد ۶۲۵ پر رقم فرمائی ہے۔ [illegible]

مرقوم ہے۔ نیز امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے بھی اس موضوع پر متعدد رسالے لکھے ہیں نیز اعلی حضرت شاہ احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے [illegible]

الاسلام تصنیف کیا ہے۔ نیز امام قرطبی اور امام ناصر الدین نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ نے [illegible]

آیت - وتقلبک فی الساجدین نقل فرمایا کہ جو شخص ان روایات واحادیث پر مطلع ہوا جن میں حضور نے جملہ آباؤاجداد کی طہارت اور نکاح اسلام سے متولد ہونے کی تصریح فرمائی ہے پھر بھی حضور کے والدین کریمین کے کفر کا ہی قائل رہا تو خود اس کے کافر ہو جانے کا اندیشہ ہے - اعاذنااللہ منہ - علمائے ظواہر (ظاہر بین عالم) مندرجہ ذیل حدیث سے غلط استدلال کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو کافر کہتے ہیں۔

عن ابی ہریرۃ قال زار النبی ﷺ قبر امہ فبکی وابکی من حولہ فقال استاءذنت ربی فی ان استغفر لھا فلم یوذن لی واستاءذنتہ فی ان ازور قبرھا فاذن لی فزوروالقبور فانھا تذکر الموت (رواہ مسلم)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو روئے اور اپنے اردگرد والوں کو رلایا (یہ زیارت قبر انور کا واقعہ صلح حدیبیہ میں ہوا حضور ﷺ کے ساتھ ایک ہزار صحابہ تھے - آپ اپنی والدہ ماجدہ کے فراق میں روئے کہ آج وہ زندہ ہوتیں ہماری یہ شان دیکھ کر اپنا دل ٹھنڈا کرتیں صحابہ بھی حضور کے گریہ اور آپ کی والدہ کو یاد کر کے رونے لگے) پھر فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے ان کے لئے دعائے مغفرت کرنے کی اجازت مانگی تو مجھے اس کی اجازت نہ دی گئی اور ان کی قبر شریف کی زیارت کی اجازت مانگی اس کی مجھے اجازت دے دی گئی - (اس جملے کی وجہ سے بعض لوگوں نے سمجھا کہ حضرت آمنہ خاتون کافرہ تھیں اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے لئے دعائے مغفرت سے منع کیا گیا مگر یہ محض غلط فہمی ہے کہ اگر آپ کافرہ ہوتیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زیارت قبر کی بھی اجازت نہ ملتی - اللہ تعالی فرماتا ہے

ولا تقم علی قبرہ انھم کفروا باللہ ورسولہ اس سے معلوم ہوا کہ کفار کی قبروں کی زیارت منع ہے - اور زیارت قبر کی اجازت ملنے سے ثابت ہوا کہ وہ مومنہ ہیں - حضور ﷺ کو دعائے مغفرت سے اس لئے منع کیا گیا کہ حضرت آمنہ بالکل بے گناہ ہیں انہوں نے احکام شرعیہ کا زمانہ پایا ہی نہیں پھر گناہ ان سے کیونکر سرزد ہوتے اور دعائے مغفرت تو گنہگار کے لئے کی جاتی ہے - اسی لئے رسول اللہ ﷺ کے لئے دعائے مغفرت کرنا منع ہے اور دیگر انبیاء اور رسولوں کے لئے بھی دعائے مغفرت منع ہے کہ سب انبیاء ورسول علیہم الصلوۃ والسلام معصوم ہیں - نیز نابالغ بچوں کی نماز جنازہ میں بھی دعائے مغفرت نہیں ہوتی کہ بے گناہ ہیں - قبروں کی زیارت سے موت یاد دلاتی ہے - (مسلم) حضور سرکار دوعالم ﷺ کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا کا مزار پر انوار مقام ابواء میں ہے جو مکہ و مدینہ کے درمیان پرانے رستے میں واقع ہے - حضور ﷺ کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادت پاک سے پہلے فوت ہو چکے تھے - چھ سال تک حضور علیہ الصلوۃ والسلام اپنی والدہ ماجدہ کی آغوش پرورش میں رہے - حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا ایک دفعہ اپنے ننھیال گئیں حضور انور ﷺ ساتھ تھے واپسی پر مقام ابواء میں بیمار ہوئیں اور وہاں ہی وفات پا گئیں وہاں ہی مدفون ہوئیں اس بیماری میں حضور اکرم ﷺ آپ کا سر دباتے جاتے تھے حضور ﷺ کے آنسو آپ کے چہرے پر گرے تو آنکھ کھولی اور اپنے دوپٹہ سے آپ کے آنسو پونچھ کر بولیں - دنیا مرے گی مگر میں نہیں مروں گی کیونکہ تم جیسا فرزند میں چھوڑ رہی ہوں جس کی وجہ سے مشرق و مغرب میں میرا چرچا رہے گا - اس دلیہ اکمل کا یہ قول نہایت درست ہوا - امام جلال الدین سیوطی رحمت اللہ علیہ نے 'کتاب عظیم والسعتہ' میں یہ روایت 'دلائل النبوت' مصنفہ ابو نعیم محدث رحمتہ اللہ علیہ بیان کیا کہ حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا نے اپنی وفات کے وقت حضور ﷺ کے چہرہ انور پر حسرت سے نظر فرمائی اور ان کی یتیمی کا خیال کر کے یہ شعر پڑھے۔

بارک اللہ نیک من غلام - یاابن الزی من حرمتہ الحمام

فانت مبعوث الی الانام - من عند ذی الجلال والاکرام

تبعث فی الحل والحرام - تبعث بالتحقیق والاسلام

دین ابیک ابر براھم - اللہ انھاک عن الاصنام

اے میرے بیٹے اللہ تجھے برکت دے مجھے یقین ہے کہ تم رب کی طرف سے ساری مخلوق کے نبی ہو گے اور حل و حرم (یعنی عرب و عجم) میں اسلام پھیلاؤ گے - تیرے نیک باپ کا دین ابراہیمی ہے - اللہ تجھے بت پرستی سے بچائے گا - اور پھر فرمایا 'کل کثیر یغنی وانا میتۃ وذکری باق وقد ترکت خیراً وولدت طھراً' سب سارے فنا ہو جائیں گے اور میں مر جاؤں گی اور میرا ذکر باقی رہے گا کیونکہ میں نے اپنے پیچھے نیکی (بھلائی) چھوڑی ہے اور پاک بیٹا جنا ہے - اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ آپ کے والدین کریمین مسلمان تھے دین ابراہیم پر تھے - نیز یہ کہ حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کے متعلق یقین رکھتی تھیں کہ آپ اللہ تعالی کی طرف سے ساری مخلوق کے لئے نبی مبعوث ہوں گے - حضور اکرم ﷺ کی ولادت سے پہلے ہی آپ ﷺ کی تشریف آوری کی دھوم مچ گئی تھی ، لوگ

Marfat.com

آپ کی بت شکنی اور دیگر صفات کے خطبے پڑھ رہے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بہت سے عجائب خود دیکھے تھے اور آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا نے بھی دوران حمل اور ولادت مبارکہ کے وقت بہت معجزے دیکھے تھے حتیٰ کہ اصحاب فیل کا عجیب و غریب واقعہ دیکھا تھا کہ اس حمل پاک کی برکات سے عیسائی بادشاہ ابرہہ کے لشکر جرار کو معہ ہاتھیوں کے لابابیلوں نے کنکریاں برسا کر ہلاک و تباہ کر ڈالا تھا۔ دوران حمل ہر مہینے ایک پیغمبر خواب میں حضرت آمنہ کو حضور کی بشارت دیتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کی خبر سناتے رہتے۔ اور جب دائی حلیمہ نے حضرت آمنہ سے عرض کی کہ تمہارے فرزند کا سینہ چاک کیا گیا ہے میں ڈرتی ہوں تو آپ نے فرمایا "مت ڈر یہ سچے نبی ہیں اسے شیطان وغیرہ نقصان نہیں پہنچا سکتے"۔ ان تمام حقائق کے باوجود اگر کوئی حضور ﷺ کے والدین کریمین کو کافر کہے۔ تو اس کی عقل و فہم پر ماتم کرنے کے سوا اور کیا کیا جا سکتا ہے۔

نیز غور فرمایئے کہ کٹر کافر ابو لہب جس کی مذمت میں سورۃ تبت یدا ابی لہب وتب۔ نازل ہوئی اس نے حضور کی ولادت پر تھوڑی سی خوشی کا اظہار کیا تو اسے عذاب میں تخفیف ہو گئی۔ حضور ﷺ کا روضہ اقدس۔ عرش سے افضل۔ جس مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام رہے وہ عرش سے اعلیٰ۔ جس سیپ میں موتی رہے وہ قیمتی تو جو والدہ اس در یتیم، نور من اللہ کو نو ماہ اپنے پیٹ میں رکھے اور ان کی ولادت پر خوشیاں منائے کیا کفر ممکن ہے [illegible] حضور ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے دستر خوان سے ہاتھ پونچھ لئے تھے وہ دستر خوان تنور میں ڈال دینے سے آگ سے نہیں جلتا تھا۔ فقیر [illegible] بیان کرے۔ مزید کتنا لکھے۔ آپ کے خط سے آپ کے جوش ایمانی کا بے پناہ لاوا البلتا محسوس ہوا اور اس کی تپش نے فقیر کے قلب و دماغ کو [illegible] روانی میں لکھتا چلا گیا۔ جی تو چاہتا ہے کہ مزید بھی لکھتا ہی چلا جاؤں مگر طوالت کے خوف سے اسی پر اکتفا کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین ۱۹۲۵ء میں نجدیوں نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا جس میں مسجد نبوی کے قبہ کو جس میں رسول ﷺ کا روضہ اقدس ہے نقصان پہنچا۔ اور مسجد سید الشہداء حضرت [illegible] بھی شہید کر دی گئی نیز جنت البقیع کے مزارات مقدسہ شہید کر دیے گئے۔ مولد النبی یعنی جس مکان میں حضور کی ولادت مقدسہ ہوئی تھی [illegible] کے بعد ۱۹۲۶ء کے دوران مدینہ میں واقع مسجد فاطمہ مسجد ثنایا۔ مسجد منارتین مسجد مائدہ۔ اور مسجد اجابہ شہید کر دی گئیں۔ بنت رسول [illegible] رسول حضرت زینب، بنت رسول حضرت ام کلثوم، بنت رسول حضرت رقیہ اور امام حسین شہید کربلا کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ [illegible] عائشہ صدیقہ، ام المومنین حضرت زینب، ام المومنین حضرت سودہ، ام المومنین حضرت حفصہ [illegible] فرزند رسول حضرت ابراہیم۔ حضور کے چچا حضرت عباس حضرت امام جعفر صادق حضرت امام باقر [illegible] عوف، حضرت سعد بن وقاص، حضرت عثمان بن مظعون، حضرت امام مالک اور حضرت امام نافع [illegible] مذموم کارروائیوں کے خلاف ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت ہونے کے باوجود مسلمانوں نے سخت احتجاج [illegible] ریاستوں اور حکومتوں نے خاموشی اختیار کئے رکھی۔ اس لئے نجدی حکمرانوں پر اس تحریک کا کوئی اثر نہ ہوا [illegible] مبارک کے انہدام کے سوال پر پاکستان میں کوئی تحریک چلانے کا کچھ نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی حکومت پاکستان اس کی اجازت دے [illegible] ظاہر ہیں۔ المختصر اس کے خلاف آواز اٹھانے اور مسلم ممالک کے مشترکہ عملی اقدام کی توقع کرنا بے سود ہے۔

(3) عالم اسلام کے علماء و اسکالرز اور دینی ادارے اس معاملے میں نہ متحد ہو سکتے ہیں اور نہ ہی [illegible] طویل ہو گا۔ لہٰذا مناسب یہی ہے کہ اس فتنہ کے خلاف حتی المقدور تبلیغی ذرائع بغرض حصول ثواب اختیار کئے جائیں۔ قانونی [illegible] کون سی اسلامی حکومت ہے جو قانونی کارروائی کر سکے گی۔ اور اگر بین الاقوامی عدالت ہے تو اس پر بھی اسلام دشمن کافر حکمرانوں کا قبضہ ہے [illegible]

فقط۔

والسلام مع الاحترام

دعا جو و دعا گو

فقیر ابو الاحسان حکیم محمد رمضان علی قادری غفر لہ

سنجھورو سندھ

مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۹۹ء

Marfat.com

اظہار رائے :

جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری۔ لاہور

حکیم محمد موسیٰ امرتسری

۵۵۔ ریلوے روڈ ○ لاہور

پوسٹ کوڈ ۵۴۰۰۰

حوالہ نمبر ________

تاریخ ________

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

محترم سید محمد اخلاق صاحب کے ذریعے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ طیبہ طاہرہ مطاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وسلام اللہ علیہا کا مزار مبارک واقع الواء شریف شہید کر دیا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس روح فرسا واقعہ سے قبل بھی موجودہ سعودی نجدی حکومت کے اقتدار پر قابض ہونے کے بعد حجاز مقدس میں موجود صحابہ کرام، اہلبیت اطہار و دیگر بزرگان دین کے مزاراتِ مقدسہ کو شہید کر دیا گیا۔ جنت البقیع شریف اور جنت المعلیٰ شریف میں جس طرح آثار صالحین کی بے حرمتی کی گئی اسے بیان کرنے سے قلم قاصر

Marfat.com

ہے۔ ابن سعود کے قبضہ حرمین شریفین کے بعد ان مزارات، مساجد و دیگر آثار کی بے حرمتی کی خبر سن کر تمام عالمِ اسلام سراپا احتجاج بن گیا تھا۔ برصغیر پاک و ہند میں عاشقانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہر شعبۂ زندگی کے مسلمان سراپا احتجاج بن گئے۔ اس سلسلے میں حضرت مولانا حامد رضا خان بریلوی خلف اکبر امام احمد رضا قادری بریلوی، امیر ملت پیر سید حافظ جماعت علی شاہ صاحب، مولانا عبدالباری فرنگی محلی، مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی، حضرت محدث کچھوچھوی، مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی، اخبار سیاست لاہور کے ایڈیٹر سید حبیب صاحب وغیرہم و دیگر عاشقانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم رحمتہ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ "انجمن خدام کعبہ" کی بنیاد اسی دور میں رکھی گئی۔ احقر کے استادِ گرامی حضرت علامۃ الدہر محمد عالم آسی امرتسری رحمتہ اللہ علیہ نے اس دور (۱۹۲۵ء) میں ایک کتاب لکھی جس کا نام "ازلۃ الحرمین والمین عن مشاہد الحرمین الشریفین" تھا۔

ہندوستان بھر میں جس طرح احتجاج کیا گیا نجدی سعودی حکومت گھبرا گئی تھی۔ خود انگریز ایجنٹوں یعنی حکومت ابن سعود کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا گیا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے کہیں رُوخ اختیار نہ کر جائیں اس لئے اپنے ہاتھ روک لو۔

احقر کو ۱۹۷۳ء میں حاضری مدینہ منورہ و حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی شریف کے گنبدوں پر نظر پڑی تو دیکھا کہ گنبدوں پر شریف لکھا ہوا ہے لیکن ایک گنبد میں رنگ بھرا ہوا ہے میں نے حضرت بابا غلام رسول نزیل مدینہ منورہ (باباجی بلیاں والے) کی خدمت میں عرض کی کہ کیا وجہ ہے باقی گنبدوں میں

Marfat.com

قصیدہ بردہ شریف لکھا ہے صرف ایک میں رنگ پھرا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا ہمارے سامنے ایک
نجد نژاد شخص آتا تھا جو عبارت اس کو اپنے ناپاک عقیدے کے خلاف محسوس ہوتی اس پر رنگ کر
دیتا تھا۔ جب ان گنبدوں کی باری آئی تو ہندوستان میں یہ خبر پہنچ گئی اس پر وہاں اتنا شدید احتجاج
ہوا کہ انگریز حکومت گھبرا گئی اور اپنے ایجنٹوں یعنی سعودی حکومت کو حکم دیا کہ فوراً ہاتھ روک دو
چنانچہ اپنے آقاؤں کے حکم سے اس کا ہاتھ وہیں کا وہیں رک گیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ متحد ہو کر
منظم طریقے سے احتجاج کیا جائے۔ وہابیوں نے قبر دشمنی کا سبق غالباً کفار ہند سے لیا ہے۔ تاریخ اس
کی گواہ ہے کہ مسلمانوں کے اکابر کی قبروں کی بے حرمتی ہندوؤں نے کی یا اس کے بعد وہابیوں نے احقر
سے ایک خارجی نے ایک بڑے اہل حدیث عالم کے حوالے سے یہ بات کہی تھی "جب تک ان مزارات
کو نہیں گراتے توحید کا جھنڈا سربلند نہیں ہو سکتا" اللہ تعالیٰ ان ضالین کے فتنے اور شر
سے محفوظ رکھے آمین۔ ہم اس روح فرسا اندوہناک سانحہ کی شدید مذمت کرتے ہیں
اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مسلمانان پاکستان کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے
حکومت سعودیہ سے احتجاج کیا جائے۔

خاک راہ دردمنداں

محمد موسیٰ عفی عنہ

حضرت لاہور
۱۵/مارچ ۱۹۹۹ء

Marfat.com

اظہار رائے :

حضرت محمد عبد الواحد قادری مدنی صاحب۔ کراچی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم قال اللہ تعالیٰ فی الکتاب الکریم = واذکر فی الکتاب ابراھیم انہ کان صدیقاً

نبیا پ ۱۶ رکوع ۶ = واذکر فی الکتاب موسیٰ انہ کان مخلصاً و کان رسولاً نبیاً پ ۱۶ رکوع ۷ = واذکر فی الکتاب

اسماعیل انہ کان صادق الوعد و کان رسولاً نبیاً = واذکر فی الکتاب ادریس انہ کان

صدیقاً نبیاً = ان آیات بینات میں پیارے پیغمبروں جد امجد انبیا سیدنا حضرت خلیل کبریا واقف

اسرار نہاں جد امجد سیدنا امام الانبیا سیدنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امجد سیدنا و مولانا

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی عظمت شایان شان بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ وہ سچے نبی تھے = اسی طرح

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی عظمت شایان شان بیان فرمائی کہ وہ چنے ہوئے غیب کی خبریں بتانے والے [illegible]

اور حضرت سیدنا جد امجد احمد مجتبیٰ سیدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ذبیح اللہ کا تذکرہ شایان شان [illegible]

فرماتے ہوئے ظاہراً اعلان فرمایا کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام وعدہ کے بات کے سچے تھے اور غیب کی خبریں [illegible]

رسول تھے = ان کا تذکرہ تو انبیا کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات ہونے کی وجہ سے فرمایا کہ یہ [illegible]

مستحکم مرکز نے والے نبی و رسول تھے اب دیکھیں کہ کسی اور کا تذکرہ بھی فرمایا گیا [illegible]

واذکر فی الکتاب مریم پ ۱۶ رکوع ۵ = اور کتاب میں مریم کو یاد کرو = قانون اصول [illegible]

بھی لفظ اذ آتا ہے تو وہاں یقیناً اذکر محذوف ہوتا ہے) کہ اس واقعہ کو [illegible]

واقعہ پیش آیا تھا اس کی طرف اشارہ ہے کہ رب العالمین نے آپ نے تمام نبی آخر الزماں [illegible]

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ واقعہ یاد دلایا۔ اور یاد اسی کو دلائی جاتی ہے جو [illegible]

منظر قطروں میں دیکھا گیا ہو۔ پھر ایسے ہوتے ہوئے بھی ان دونوں کے [illegible]

بات کوئی پیش آئے تو وہ ایک دوست دوسرے دوست کو وہ منظر یاد دلاتا ہے کہ [illegible]

خوب یاد کریں = دوسرا یہ کہ یہ تو اس شخصیت کی فقط یاد دلانا تھا اور عوام [illegible]

یاد کر کے ان پیارے محبوب بندوں کی یادوں کو تازہ رکھیں تاکہ تمہاری نسل در نسل یہ بات [illegible]

اور تمہاری نسلوں کے دلوں میں بیٹھ جائے کہ ہم بزرگان دین کی یادیں ہمیشہ منایا کریں کہ رب تعالیٰ نے ان بزرگوں کا تذکرہ فرما کر حکم

دیا کہ ان انبیاء کرام کو یاد کیا کریں اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر و ظللنا علیکم الغمام و انزلنا علیکم المن والسلویٰ در [illegible]

وہ دن اور یاد منانے کا حکم عطا فرمایا یہ تو تھے انبیا کرام و اولیاء عظام بھی حضرت مریم علیہا السلام کا تذکرہ فرمایا کہ

Marfat.com

کہ میری کتاب میں حضرت مریم کو یاد کرو وہ اچھی نیک سیرت پاک خاتون تھی - معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ نے پاک اور
معصوم خاتون کا تذکرہ فرما کر حکم دیا کہ نیک اور پاک سیرت خاتون کو یاد کرو - تو اس پر ہمارے پیارے
نبی مکرم شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میرا نور حضرت حوا علیہا السلام کی طرف حضرت آدم علیہ السلام سے
منتقل ہو کر [illegible] آیا تو تمام ملائکہ حضرت حوا علیہا السلام کی تعظیم و توقیر کرنے لگے - حضرت آدم علیہ السلام
نے عرض کی اے میرے رب وحدہٗ لاشریک یہ کیا فرشتوں نے مجھے چھوڑ کر حوا کی تعظیم کرنا شروع کر دی ہے
ارشاد ربانی ہوا - اے آدم وہ میرے فرشتے تو اس نور مکرم و معظم کی توقیر کرتے تھے جو تیرے پاس تھا -
اب چونکہ وہ نور احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حوا کی طرف منتقل ہو چکا ہے لہٰذا اب فرشتے حوا علیہا السلام کی
[illegible] متوجہ ہو گئے ہیں - مطلع المسرات ص ۲۶۲ و معارج النبوت رکن اول فارسی ص ۵۸ یہ نور مبارک جس جس
[illegible] رہا - اللہ رب العالمین نے اسے عظمتوں اور رفعتوں سے مستفیض فرما کر دنیا و آخرت میں مقام بلند پر
[illegible] یہ نور مقدس ایک شخصیت سے منتقل ہو کر دوسری شخصیت کے پاس پہنچا تو اس شخصیت کو بھی
[illegible] سے ہمکنار کر دیا اور اسے دنیا و آخرت کی مصیبتوں اور بلاؤں سے مامون و محفوظ فرما دیا ہے -
[illegible] شخصیت کو تمام کائنات سے ممتاز کرتا رہا اسی کی وجہ [illegible] حضرت آدم علیہ السلام کی تلافی ہوئی اور حضرت
[illegible] کی جودی پہاڑی پر لگی اسی نور کی برکت نار نمرود سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے نار کو گلزار بنایا گیا
[illegible] کی برکت سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح ہونے سے بچایا گیا نشر الطیب فی ذکر الحبیب مولانا اشرف علی تھانوی
[illegible] سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابن عباس روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
[illegible] فی صلب ابی ابراہیم لم یلتق لی ابوان قط علی سفاح لم یزل ینتقلنی من الاصلاب
الطاہرات الی الارحام الزکیۃ مُصَفًّی مُہَذَّبًا لا تَتَشَعَّبُ شُعْبَتَانِ الا کنت فی خیرہما - الوفا
باحوال المصطفیٰ ص ۳۵ تفسیر کبیر ج ۶ ص ۱۷۴ ترجمہ میں اس وقت اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں تھا
تو اس وقت مجھے آگ میں [illegible] پھینکا گیا - میرے آبا میں میرے والدین کبھی بھی سفاح جاہلیت
(زنا و کفر و غلط مختلف کیفیات) کے مرتکب نہیں ہوئے اور میں ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں کی
طرف نہایت پاکیزہ طیبہ و طاہرہ ماؤں کے ہاں منتقل ہوتا رہا - اور جب بھی لوگوں میں گروہ بندی ہوئی تو
میں ان سے بہتر گروہ میں رہا ہوں - اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

والدین ہمیشہ سے نیک اور صالح مخلوق میں تھے اور رہے ہیں یہ کہ وہ لوگ دین خدا وندی کریم پر قائم و دائم رہنے
دین دار لوگ تھے فلہذا ثابت ہوا کہ آپ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بھی کافر و
مشرک اور فاسق و فاجر و بدکردار نہیں گزرے وہ تمام لوگ نہایت پارسا صالحین متقین میں تھے
وہ بفضلہ جنتی لوگ تھے ارشاد باری تعالی الذی یرٰلک حین تقوم و تقلبک فی الساجدین شعراء آیت 219
وہ ذات گرامی تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو۔ اس آیت سے معلوم ہوا
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک جہاں اور جس جگہ دورہ فرماتا رہا وہ سب اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں سجدہ
فرمانے والے تھے مردوں اور عورتوں میں سے۔ امام فخر الدین رازی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں
ان اللہ تعالی نقل روحہ من ساجد الی ساجد۔ تحقیق اللہ تعالی نے اپنے نبی کے نور کو سجدہ کرنے والی
روحوں کی طرف منتقل فرمایا۔ ثابت ہوا کہ نور احمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ساجدین میں رہا اور
اور صالحین کی طرف منتقل ہوتا رہا۔ مدارج النبوت ج ۲ ص فارسی۔ اور اللہ کے رسول نے
ارشاد فرمایا میں بلحاظ نسب و صہر اور حسب میں تم سب سے افضل ہوں
اجداد میں آدم علیہ السلام تک کوئی مردوں اور عورتوں میں سے کوئی سفاح نہیں ہوا
الشفا شریف ص ۴۸ مدارج النبوت ج ۲ ص فارسی۔ الدرر المنظم فی بیان حکم مولد النبی
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا محمد ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب
بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضیر بن کنانۃ بن خزیمۃ بن مدرکۃ
بن نزار وما افترق الناس فرقتین الا جعلنی اللہ فی خیرہما فاخرجت
لم یصبنی شیء من عہد الی جاہلیۃ و خرجت من نکاح ولم اخرج
من لدن آدم حتی انتہیت الی ابی و امی فانا خیرکم نفسا وخیرکم
واللہ سبحانہ و تعالی اعلم وعلمہ اتم = الدر المنظم ص ۱۷-۱۸ مولد الاول للامام
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف بن قصی بن کلاب
بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضیر بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار
لوگ گروہوں میں بٹے تو اللہ تعالی نے مجھے بہتر گروہ میں رکھا۔ میں اپنے ماں باپ زمانہ جاہلیت کی کوئی بات

جاہلیت کی کسی چیز نے بھی نہیں چھوا اور حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر میرے ماں باپ تک میری ولادت نکاح سے ہے لہذا میں اپنی ذات میں بھی اور اپنے نسب میں اور حسب میں تم سے بہترین ہوں۔ اس حدیث پاک سے بھی روز روشن کیطرح واضح ہوگیا کہ حضور سرور دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباؤ اجداد اور تمام اُمہات حضرت آدم علیہ السلام و حوا علیہا السلام تک نیک صالح تھے اور ان سب کا شمار مومنین میں ہوتا ہے (مطالع المسرات ص ۳۰۲)
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وتقلبک فی الساجدین سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آباؤ اجداد ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی بت پرست یا بت گر یا کافر یا مشرک نہیں تھا بلکہ سب کے سب طریقہ اسلام پر تھے
اس بات پر اجماع اُمت ہے کہ حضور پرنور شافع یوم النشور سرکار دوجہاں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہی اس دار فنا سے عالم بقا کیطرف رحلت فرما گئے تھے ... یہی ہے کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں کہ وہ دوسرے مومنین کیطرح اعلیٰ مقام پر فائز یاب ہونگے
... رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف الحاوی الفتاوی جلد دوم میں عربی متن مطالعہ فرمائیں ترجمہ حاضر ہے۔
... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے والدین کریمین طیبین طاہرین کے حق میں دعا فرمائی تو اللہ رب العالمین ... علیہ وسلم کے والد گرامی اور حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہما یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ... کو زندہ فرما دیا اور وہ دونوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے [illegible] اسلام میں ... حالانکہ اس سے قبل دین ملت ابراہیمی پر وہ دونوں تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان وتقلبک فی الساجدین ... سرکار کے والدین داخل ہیں) امام رازی علیہ الرحمۃ کا مسلک یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ کے والدین کریمین طیبین ملت ابراہیمی کے پیروکار تھے۔ حافظ و محقق جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کریمین سے حضرت آدم علیہ السلام تک تمام آباؤ اجداد ایمان ثابت کرنے کیلئے چھ رسالے تالیف فرمائے ہیں
بعد میں آنے والے محققین نے بھی اس مسئلے میں امام سیوطی رحمۃ اللہ کی پیروی کی ہے۔ شیخ علی بن سلطان قاری نے اپنے رسالہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کو کافر ثابت کرنے کی کوشش کی تو اُن کے اُستاد علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ ملا علی قاری چھت سے گر پڑے ہیں اور اُن کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے اس خواب کی تعبیر میں کہا گیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کی توہین کرنے کی سزا ملی ہے پھر حقیقت میں دنیا پر ظاہر ہوگیا جو سرکار دوجہاں کے والدین کریمین کی توہین

Marfat.com

پرہیزگار رب تعالیٰ اسکو دنیا و آخرت میں فوری گرفت فرما لیگا = آپ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لم
یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الکریمۃ والارحام الطاھرۃ حتی اخرجنی من ابوی فلم
یلتقیا علی سفاح قط (الشفا قاضی عیاض ص ۴۸ ترجمہ اللہ رب العالمین جل مجدہٗ نے مجھے ہمیشہ کرم والی پشتوں
اور طہارت والی شکموں میں منتقل فرمایا۔ یہاں تک کہ میں اپنے والدین کریمین سے ظاہر ہوا اور وہ
بھی سفاح جاہلیت پر اکٹھے نہ ہوئے = (رواہ ابو نعیم فی الدلائل النبوۃ عن ابن عباس و مطالع المسرات ص ۳۰۲
الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۱۱ - الوفا ص ۷۹ = ترجمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمیشہ پاک اصلاب سے پاکیزہ ارحام میں نقل
فرماتا رہا - بڑے صاف اور مہذبانہ طریقے سے اور جب بھی اُن کے دو گروہ بنے تو میں اُن دونوں میں سے جو گروہ
بہتر ہوتا اُس میں اللہ تعالیٰ ودیعت فرما دیتا = والد اور والدہ کے) خلاصہ یہ کہ سرکار دو جہاں کے والدین بھی
نیک طیب و طاہر تھے پاک پشتوں اور پاک رحموں میں سفر طے کرتا رہا کبھی بھی ضمیر مبارک بدسیرت اور
والد یا والدہ کے ہاں نہیں رہا = گزشتہ تمام احادیث مبارکہ سے حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد
آدم علیہ السلام تک طیب و طاہر تھے - ان میں سے کوئی کافر مشرک بت پرست ستارہ پرست شمس پرست
غیر خدا کی پرستش کرنے والا مشرک ہوتا ہے اور رب تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انما المشرکون نجس
فلا یقربوا المسجد الحرام = مشرکین نجس پلید خسیس ہیں مسجد حرام
تو اللہ رب العلمین نے حکم فرما دیا کہ مشرک نجس ہیں = اور مومنین پاک
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد کو کعبۃ اللہ کی مجاوری عطا فرمائی مشرک تو
کو کیسے عطا ہوتی حضرت عبد المطلب یا عبد المناف یا حضرت عبد اللہ اگر اسلام دین ملت ابراہیمی پر قائم
یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ حرم کعبۃ اللہ کے مجاور بن سکتے وہ تو نجس ہوتے اگر
مومن نہیں تھے تو مومن نہیں ہو سکتے جو مومن نہیں وہ کعبۃ اللہ کی خدمت نہیں کر
کہ کعبۃ اللہ کی خدمت فقط مومنین کا حق ہے مشرک کا حق نہیں - اور کافر و مشرک کے
تک نہیں جاتا = تو رب تعالیٰ فرماتا ہے قد افلح من تزکّی بے شک مراد کو پہنچا جو صاف ستھرا ہوا
یعنی فلاح و بہبودی کا مستحق وہ ہوا جو کامیابی کا مستحق ہے

Marfat.com

لا یستوی اصحاب النار و اصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ ھم الفائزون ترجمہ: دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں جنت والے ہی اپنی مراد کو پہنچے۔ یعنی جہنمی اور جنتی آپس میں کیسے برابر ہو سکتے ہیں۔ جبکہ جہنمی لوگ دنیا کے امتحان میں کامیاب نہیں ہوئے اور جنتی لوگ دنیا کے امتحان میں کامیاب ہو گئے۔ ناکام ہونے والے کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور کامیاب ہونے والوں کی جگہ جنت نعیم ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ و حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا سے حضرت آدم علیہ السلام تک جب کہ فرمان الٰہی کے مطابق و تقلبک فی الساجدین اور پھر سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ترجمان رب العالمین نے فرمایا کہ میں از آدم علیہ السلام سے پاک پشتوں اور پاک رحموں میں منتقل ہوتا ہوا سفر طے کرتا ہوا آیا جس وقت دو گروہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہترین گروہ میں رکھا حتیٰ کہ بنو ہاشم پھر عبدالمطلب پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور میری والدہ حضرت آمنہ خاتون کے شکم مبارک میں مجھے ودیعت رکھا گیا وہ پاک طیبہ طاہرہ تھیں۔

میں تمام اُن لوگوں اور تمام اُن ماؤں کے ہاں سے منتقل ہوتا ہوا آیا جو سجدہ کرنے والے اور والیاں تھیں۔ تو معلوم ہوا کہ اللہ رب العالمین نے میرے والدین سے چونکہ حضرت محترم مکرم یعنی نبی پاک مکرم لوگوں میں منتقل فرمایا رہا وہی کامیاب کامران لوگ ہو گئے۔ حدیث

ان اللہ خلق الخلق فجعلنی من خیر فرقھم و خیر الفریقین ثم خیر القبائل فجعلنی من خیر القبیلۃ ثم خیر البیوت فجعلنی من خیر بیوتھم فانا خیرھم نفسا و خیرھم بیتاً ھذا حدیث حسنٌ (جامع الترمذی ج[2] المناقب) = اللہ رب العالمین جل مجدہ نے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے سب سے بہترین فرقے میں رکھا اور دو گروہوں کا امتحان کیا تو مجھے بہترین قبیلے میں رکھا پھر گھروں کا چناؤ کیا تو مجھے سب سے بہتر گھر میں رکھا چنانچہ میں از روئے ذات اور گھرانے کے ان سب میں بہتر ہوں۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمام آباؤ اجداد میں بہترین ہوں اللہ رب العالمین نے اولاد آدم میں سے حضرت شیث علیہ السلام کو چنا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو چنا پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو پھر قریش کو پھر قریش سے بنی ہاشم کو پھر بنی ہاشم سے میرا انتخاب فرمایا۔ اور میں اپنے اس خاندان اور اپنے ان والدین کریمین تک پہنچا ہوں اور میرے خاندان والے باقی تمام انسانوں سے بہتر ہیں۔ جبکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رب العالمین نے جس خاندان میں ظاہر فرمایا وہ باقی تمام خاندانوں سے بہتر ہے تو پھر اس خاندان کے وہ میاں بیوی جن کی گود میں رب تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدائش عطا فرمائی اور ظہور کا سبب بنے وہ اپنے خاندان کے باقی تمام لوگوں سے

Marfat.com

بہترین ہیں۔ اور جو بہترین ہوتا ہے وہ رب العلمین کے ہاں مقبول و منظور ہوتا ہے اور مقبول و منظور مومن ہی

ہوتا ہے۔ مشرک و کافر کبھی مقبول نہیں ہو سکتا رب تعالیٰ فرماتے ہیں وللّٰہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین و

لکن المنافقین لا یعلمون۔ عزت تو ساری اللہ اور رسول اور مومنین ہی کیلئے ہے۔ مگر منافقین کو خبر نہیں ہے

اور میرے والدین مومن تھے ساجدین تھے۔ جسکی وجہ سے رب تعالیٰ نے قسم بیان فرمائی وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔ قسم ہے

والد کی اور قسم ہے مولد کی میرے والدین کے مومن ہونے کی بہین بات ہوگئی کہ رب تعالیٰ نے قسم ادا فرمائی

جیسے مولود کی قسم ادا فرمائی محبوب کی قسم ادا کیجاتی ہے جس سے محبت ہو اللہ رب العلمین کو جیسے محبت

ہے تو میرے والدین سے بھی الفت ہے محبوب کی ہر چیز محبوب لگتی اور اسکا ذکر اسکے واسطے سے کیا جاتا

ہے مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ محبوب کی محبت سے اسکی ہر شئی کا ذکر اچھا لگتا ہے۔ تو رب تعالیٰ نے میرے

والدین کی قسم بیان فرمائی۔ یہی ظاہر ہے کہ محبوب کی ہر چیز گراں قیمت دیکھائی دیتی ہے۔ جب میرے جد امجد کے

منت مانی تھی تو میرے والد کا نام آیا تو میرے والد کو آزاد کرانے کیلئے فدیہ مقررہ ہونا قرار پایا تو ایک ... ...

ہو کر نا نہیں بدلہ دو۔ یا تین یا دس اونٹوں ہو نہیں بدلہ بلکہ ایک سو اونٹ کا جب نام آیا تو عبد ... ...

عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نام سے بدل کر اونٹوں کا نام آیا یہ انداز محبوبیت ہے ۔ اور اللہ رب العلمین کی ...

ان پر رب تعالیٰ کی طرف سے رحمتیں ہی رحمتیں ہوتی ہے جن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے وہ جنتی ... ...

جنتی ہونے کیلئے مومن ہونا ضروری ہے اور جو مومن ہوتا ہے جسکو والد و والدہ صلی اللہ علیہ وسلم ...

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرکار کے والدین بڑی اذیت یہی ہے آقا کے عالم نور ... سرور ...

ذات قدس ان دونوں مقدس مبارک اجسام سے جلوہ فرما ہوئی ۔ کافر مشرک ... کبھی جنتی ہو ... ...

مومن نہیں جو مومن نہیں اسکو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نسبت نہیں لہذا سرکار دوجہاں کے والدین ...

پیوقلہ ووالد وما ولد سے یہی معلوم ہوا اور تمام گزشتہ احادیث سے بھی ثابت ہوا کہ وہ دونوں مومن ...

ج ۲ صفحہ ۲۵۶ بلب سید المرسلین۔ الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ... ان تمام عبارات سے معلوم ہوا کہ سید دو ... ...

رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین طاہرین مومن متقی صالح اور دین ابراھیمی پر تھے ...

فی الساجدین سے ظاہر ہوا ہے۔ جیسے یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ طیبہ طاہرہ ...

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار شریف نجدی منحوں نے اکھیڑ کر دور پھینک دیا اور پہاڑ کی چوٹی پر اس مزار شریف ... ...

دجال راست تو قابل دریافت یہ امر ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اجنبی انسان غیر معروف انسان کی والدہ کی قبر کو اکھیڑ

کر اپنی جگہ سے ہٹا دے اور وہاں کی مٹی دور پھینک دے تو اس غیر معروف انسان کو اذیت نہیں ہو گی اور ...

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا مزار شریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کائنات آسمانوں اور تمام زمینوں میں ایک ایسی شخصیت ہیں معروف ہیں کہ وہ اللہ رب العالمین کے محبوب ہیں۔ تو کیا اللہ رب العالمین کے محبوب حضرت سرکار اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت نہیں ہوئی ہوگی۔ جس خاتون جنت حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وہ دلبند نور چشم دل و جان کا سہارا وہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہیں ہوئی ہوگی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان من اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ یدخل فی النار المستدرک وحاکم۔ تو لخت جگر محبوب دو عالم کی ذات گرامی کو تکلیف پہنچی تو وہ لوگ یقیناً ناری کہے جائیں گے۔ اگر بالفرض کوئی شخص کسی کی قبر پر فاتحہ خوانی کرتا ہے یا دور دراز سے اگر فاتحہ پڑھتا ہے اگر وہ صاحب قبر مومن صالح انسان ہے جو صاحب قبر ہے تو رب العالمین دونوں پر رحمت نازل فرماتا ہے جس نے فاتحہ پڑھی اور جس کے لیے حق میں پڑھی۔ اگر وہ صاحب قبر بخشش کے قابل نہیں یعنی کافر یا مشرک ہے تو فاتحہ پڑھنے والے پر رب العالمین کی طرف سے رحمت نازل نہیں ہوتی بلکہ ناراضگی ہوتی ہے اور ناراضگی کا سب سے بڑا سبب یہ کہ دنیا میں اس نے رب العالمین کی نافرمانی کی ہوتی ہے اور نافرمانی کرنے والوں پر مالک کائنات ناراض ہوتا ہے اور یہی سب سے بڑا سبب ہے۔ مرحوم ہے اس دنیا سے جانے والے کیلئے فاتحہ پڑھنا منع ہے۔ کیونکہ وہ کافر یا مشرک ہے۔ تو رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین نے اپنی مکمل زندگی میں کوئی ایسا فعل غیر شرعی اور بت پرستی اور کفر و شرک نہیں کیا ... ثابت ہو کہ ان پر رب العالمین کی ناراضگی ہے بلکہ اللہ جل جلالہ کا فرمان کہ وہ سجدہ کرنے والوں کی پشت اور شکموں ... جب آپ نماز میں کھڑے ہوتے تھے ہم دیکھتے تھے بلکہ وہ دین ابراہیمی پر تھے کیا جواز ان ملحدوں ... ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ طیبہ طاہرہ حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار شریف ... نیست و نابود کر دیں اور وہ پتھر جو مزار شریف پر لگے تھے ان کو دور گندگی کی طرف پھینک دیں ... ہے ہو یہ کہاں کی مسلمانیت ہے ایسے کرنے والے مسلمان کہلاتا تو کیا کافروں سے بدترین سمجھے ... جو کہ ایسا فعل قبیح تو کافر بھی کرنے پر تیار نہیں جو کہ یہودیوں سے بڑھ کر بدترین ہو چکے ہیں۔ ... نام نہاد لوگوں میں سے کسی کے باپ یا ماں کی قبر کو کھود کر گندگی کی طرف پھینک دیا جائے تو کیا یہ لوگ صبر و تحمل کریں گے جب کہ ان لوگوں کو اپنی ماں باپ کے ایمان کی رتی یقینی پتہ نہیں بتلا سکتا اور تصدیق نہیں کر سکتا ہے۔

ایک عام انسان جب کہ یہ بات برداشت نہیں کر سکتا کہ میری والدہ جو مر چکی اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے۔ تو کیا آپ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ محترمہ سیدہ طیبہ طاہرہ خاتون جنت حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر شریف کو جن نجدیوں نے کھود کر پیسپا ملکہ گڑھا کھود کر گہرا کر دیا اور خاک شریف دور گندگی کی طرف پھینک دی تو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت تکلیف محسوس نہیں ہوئی ہوگی یقیناً سرکار دو جہاں کو تکلیف ہوئی ہوگی اور عنقریب اس فعل قبیح کا انجام اپنے سر کی آنکھوں سے ملاحظہ کریں گے آگاہ کیا جاتا ہے کہ اس وقت سعودی حکومت سے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ کی مزار شریف کو ختم کرنے والوں افسران اور متولوں کو کڑی سزا کا حکم

Marfat.com

شناسائیں اور آئندہ کیلئے اس عمل سے دست بردار کر دیں کر دیں ورنہ قیامت سے پہلے ان پر قہر و غضب کی تدابیر کافی بن چکی ہیں جو آج حکومت نے امریکہ کو اپنے اندر جگہ دے رکھی ہے یہی لوگ ان حکمرانوں کو جلدی نکال دیں گے ابھی وقت ہے سنبھل جائیں ورنہ اللہ رب العالمین کی گرفت آنے والی ہے ان بطش ربک لشدید ہ

سرکار دو جہاں کے والدین کریمین کے بارے میں کچھ اقوال ہیں جس وقت وہ دنیا سے گئے تو دین ابراہیمی پر تھے[1]

~~حضرت~~[2] وہ دین فطرت پر تھے = ۳ جب وقت وہ دنیا سے گئے تو دین فطرت پر ہی تھے۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اطور معجزہ زندہ فرماکر اسلام کی دولت سے بھی نواز دیا تاکہ مقام صحابیت پر فائز ہو جائیں اگرچہ وہ پہلے [illegible]

قرآن مجید سورۃ الشعراء ۲۶۔ آیت ۲۱۷ سے ۲۱۹ تک ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ توکل اسی ذات پر کریں جو غالب و رحیم ہے وہ اللہ آپ کو دیکھتا ہے جب آپ قیام کرتے ہیں اور آپ کا ساجدین میں گردش کرنا بھی ملاحظہ فرماتا [illegible]

جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اراد۔ تقلبک فی اصلاب الانبیاء من نبی الی نبی حتی [illegible] هذه الامة الخازن جلد ۵ ص ۱۰۷ ای تقلبک من الاصلاب الطاهرة من اب الی اب [illegible] ومادی علی الجلالین - المراد بالساجدین المؤمنون والمعنی یراک متقلبا فی اصلاب [illegible] الی عبداللہ فاصولہ جمیعاً مؤمنون (ومادی ج ۳ ص ۲۸۷) ساجدین سے مراد [illegible] حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک آپ کے [illegible] اللہ رب العالمین نے آپ سے ملاحظہ فرمایا ثابت ہوا کہ آپ کے تمام آباء مومن [illegible] ربی ناحیا لی امی فامنت بی ثم ردھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ [illegible] کہ میں نے اپنے رب کریم کے حضور اپنی والدہ ماجدہ کے بارے میں عرض کیا تو [illegible] اور مجھ پر ایمان لائیں اور صحابیت کے شرف سے بہرہ ور ہوئیں اس کے بعد اُن کو برزخ کی طرف [illegible]

چند حروف بطور نذرانہ عقیدت خاتون جنت طیبہ طاہرہ حضرت [illegible] خاتون کی بارگاہ میں پیش [illegible] واسطہ جلیلہ سے میری سرگزشت اور غلطیاں معاف فرمائیں اور [illegible] سعادت عطا فرمائیں احقر العبد محمد عبدالجبار [illegible] [illegible] ۱۳ [illegible]

Marfat.com

اظہار رائے:

مولانا محمد منشا تابش قصوری، مریدکے، ضلع شیخوپورہ، پاکستان

[illegible] السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ معروض کہ

یہود و ہنود اور نصاریٰ کا عالم اسلام پر غلبہ ہے بظاہر عالم اسلام پر مسلمان حکمران ہیں مگر ایک بھی ایسا ملک نہیں جس کا سربراہ اسلام و مسلمانوں کا درد رکھتا ہو [illegible] اسلام تو اپنے اقتدار کے تحفظ کے لئے نام کی حد تک استعمال کر رہے ہیں

[illegible] تمام منصوبے غیر مسلموں کے پورے کر رہے ہیں۔ قیامت کے آثار روز بروز ظہور پذیر ہیں قرن الشیطان بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ جنت البقیع، جنت المعلیٰ [illegible] مسجد [illegible] حجاز مقدس میں سعودی حکومت کا [illegible] یہودیوں کی سازشوں کی تکمیل ہے۔ جنہیں جزیرۃ العرب سے نکال دیا گیا تھا۔ اور وہ اس دور کے [illegible] جو چاہیں کے [illegible] مرضی ہو [illegible] اور دنیا کی کوئی اسلامی حکومت ان کو چیلنج نہیں کر سکتی۔ عراق کے ساتھ کیا کچھ نہیں ہوا اور ہو رہا ہے [illegible] نظر نہیں آتی

[illegible] خون کے آنسو رو رہا ہے۔ مخدومہ کائنات حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار شریف کو..... اناللہ وانا الیہ [illegible] عشق و محبت سے مزار محفوظ ہیں وہ کسی کے مٹانے سے مٹ سکتے۔ جنت المعلیٰ اور جنت البقیع کی زیارت [illegible] ان کھنڈرات پر آنسوؤں کے ساتھ عرض و معروضات پیش کرنے حاضر ہو جاتے ہیں

[illegible] کی کیفیت ہے وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں [illegible] کے سامنے صرف آپ کا مولد مقدس نجدیوں کی [illegible] مسجد حرام کا حصہ بنا دیا جائے۔ اور ان شاء اللہ عزوجل ایک وقت آئے گا کہ یہ مولد پاک مسجد [illegible]

[illegible] حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار اقدس کے ساتھ جو کچھ کیا گیا اس پر اللہ تعالیٰ کی گرفت کا نزول یقینی ہے ان بطش ربک لشدید ظالم [illegible] اللہ تعالیٰ ظلم کو پسند نہیں کرتا [illegible] آواز ہے ان اللہ لا یحب الظالمین [illegible] اللہ تعالیٰ کے حضور فریادیں کرتے رہنا [illegible] استغاثہ پیش کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ یہود و نصاریٰ کی سازشوں اور ان کے ایجنٹوں کی مکروہ اور [illegible] مسلمانوں کو محفوظ رکھے اور جس مشن پر وہ چل رہے ہیں اسے ناکام بنائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو آمین

[illegible]

[illegible] تابش قصوری

مریدکے ضلع شیخوپورہ پاکستان

Marfat.com

۹۲

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [illegible]

یہود و ہنود اور نصاریٰ کا عالم اسلام پر حملہ ہے لیکن عالم اسلام پر مسلمان حکمران نہیں بلکہ ایجنٹ مسلط ہیں
جس کا سربراہ اسلام و مسلمانوں کا درد رکھتا ہو بلکہ اسلام کو اپنے اقتدار کے تحفظ کے لئے [illegible]
استعمال کر رہے ہیں

اور تمام منصب پر [illegible] قیامت کے آثار [illegible] قرن الشیطان
[illegible] چلا جا رہا ہے۔ جنت البقیع [illegible]
[illegible] یہودیوں کی سازش [illegible] کا اول [illegible]
[illegible] حکمران [illegible]
حکومت [illegible]
احتجاج [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۳۹۹

Marfat.com

اظہار رائے :

پیر طریقت حضرت قبلہ سید منور حسین جماعتی

بیادِ اعلیحضرت امیر ملت مجددِ دین و ملت قبلۂ عالم پیر سید جماعت علی شاہ محدث یگانہ علی پوری

ماہنامہ امیر ملت انٹرنیشنل لاہور پاکستان

Monthly
AMEER-E-MILLAT
INTERNATIONAL
Lahore, Pakistan

Patron Inchief
Syed Munawar Hussain Jamati

باسمه تعالیٰ والصلوٰۃ والسلام علی رسوله الاعلیٰ

محترم سید اخلاق احمد صاحب زید مجدہٗ

سلام و رحمت و برکت

آپ کے تفصیلی مکتوب کی وساطت سے ابواء شریف کے حالیہ سانحہ کی خبر ملی تو دل خون کے آنسو رویا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر شریف کی بے حرمتی پر ہر مسلمان کو سراپا احتجاج ہونا چاہیے۔

اتفاق کی بات ہے کہ غالباً ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ کو راقم الحروف ابواء شریف حاضر ہوا تھا، اور سلام و فاتحہ سے بھی مشرف ہوا، آپ کے مکتوب کے مطابق یہ واقعہ ۱۱ رمضان المبارک سے ۱۸ رمضان المبارک کے درمیان پیش آیا ہے۔

محترم! اس سلسلہ میں فقیر اور جملہ متعلقین و یاران طریقت ہر قسم کے مالی و جانی تعاون کے لئے حاضر ہیں۔

محتاج دعا و دعاگو
سید منور حسین جماعتی
۲۴ ذیقعدہ ۱۴۱۹ھ
۱۱ مارچ ۱۹۹۹ء

ENGLAND
21-SHAKESPEARE ST. SPARKHILL BIRMINGHAM
B, 11-4RU (UK) TEL 0121-773-5966+312-5570
FAX : 0121-312-5571

مرکزی دفتر: ... 0432-534288
رابطہ دفتر: ... 7118706 7115989

Marfat.com

اظہار رائے:

محترم المقام قاضی علیم اللہ عارفی صاحب۔ (ریٹائرڈ ۱۹۹۸) ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن۔ حکومت پاکستان۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے اپنے مراسلہ میں سید الاولین والآخرین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مبارک کی حرمت کی پامالی کی جو صورت بیان کی وہ انتہائی روح فرسا اور بیشک ساری امت مسلمہ کے لئے باعث کرب عظیم ہے۔ جن لوگوں کی گستاخی و بے ادبی کا آپ نے ذکر فرمایا ہے ان سے کوئی بہتر توقع نہیں کی جاسکتی۔ دراصل یہ صلیبی جنگ کا ہی ایک تسلسل ہے۔ اعدائے دین نے اس جنگ سے یہ نتیجہ اخذ کر لیا کہ جب تک مسلمانوں کے دلوں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت موجزن رہے گی یہ ان کے ناموس کے لئے اور دین کی حفاظت کے لئے اپنا سر کٹاتے رہیں گے۔ اغیار نے مستشرقین کے نام سے ہرزہ سرائی شروع کی اور ہماری صفوں میں بھی ایسے نقب زن پیدا کر لئے جنہوں نے ان کے ایجنڈے کو اپنا کر سرکار دو عالم ﷺ اور سرکار دو عالم ﷺ کے والدین کے متعلق ایسی باتیں کرنی شروع کر دیں جن کا مقصد مسلمانوں کے دلوں سے عظمت نبی کریم ﷺ کو کم کرنا تھا۔ خام خیال ہیں جس پاک ہستی کی عظمت کی شہادت خود اللہ تعالیٰ نے دی ہو اسے یہ کیا کم کر سکتے ہیں ہاں یہ خود ایسی روح فرسا وارادات میں ملوث رہتے ہیں جن کا آپ نے اپنے مراسلہ میں ذکر کیا ہے۔

۲۔ عظمت نبی کریم ﷺ کے متعلق جن فتنہ وابہام کی یہ تشہیر کرتے ہیں ان میں والدین نبی کریم ﷺ کے ایمان کی جو ہمارے عقیدہ کی بنیادی اساس ہے تکذیب ہے۔ ان کی اس ہرزہ سرائی کے جواب میں علماء سابقین کا ملین نے احادیث اور برہان ودلائل سے ان کے ایمان کو ثابت کر دیا ہے۔ علماء سابقین سے ... دور میں چند کتابوں کا حوالہ دوں گا

(۱) تفسیر نعیمی، پارہ اول، صفحہ 643-648 مصنفہ شیخ التفسیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

(۲) ایمان والدین مقالات از شیخ محمد بن علوی المالکی مفتی محمد خان قادری اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔

(۳) رسالہ 'والدین مصطفیٰ ﷺ۔ حالات وایمان' تالیف جناب محمد یٰسین قصوری نقشبندی

۳۔ مندرجہ بالا حوالہ جات کے مطالعے کے بعد کسی صاحب ایمان کو اس بارے میں کوئی شک وشبہ نہیں رہتا۔
اس ضمن پر تفسیر حسن الفضل سرکار رحمۃ اللہ علیہ، غلام معروف رحمۃ اللہ علیہ کا علم بہت محدود ہے جس کی بنیاد پر یہ ... والدین کریمین کے بارے میں اپنے عقیدہ کو واضح کرنے کے لئے یہ آیات مبارکہ ہی کافی ہیں اور کسی مزید دلیل کی گنجائش نہیں ہے

(۱) دعائے خلیل۔ ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم ایتک ویعلمھم الکتب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم۔ آیت ۱۲۸ و ۱۲۹ سورہ بقرہ (۲)

اگر سورہ بقرہ کی ان دو آیات مبارکہ کو سرکار دو عالم ﷺ کی اس حدیث کے ساتھ پڑھیں کہ میں دعائے خلیل اور بشارت عیسیٰ ہوں تو ... ایمان کی تصدیق انہیں دو آیات مبارکہ سے ہو جاتی ہے۔ دعائے خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ترتیب یہ ہے

- اے ہمارے رب ہمیں (یعنی ابراہیم علیہ السلام و آل ابراہیم علیہ السلام) کو مسلمان بنائے رکھنا اور ہماری اولاد میں سے ایک جماعت مسلمان بنائے رکھنا
- ہمیں مناسک دین سکھانا
- جماعت الٰہی میں ہم سے جو خطائیں ہوں انہیں معاف کرنا۔ آپ توبہ قبول کرنے والے ہیں اور رحیم بھی ہیں
- میری ذریت میں اسی امت مسلمہ میں سے ایک رسول کی بعثت فرمانا۔ جو اس امت مسلمہ پر یہ کرم فرمائے
- انہیں تیری قرآنی آیات تلاوت کر کے سکھائے یعنی توحید ورسالت کے دلائل سکھائے
- نہ صرف معنی وعلم ظاہر بلکہ علم باطن اور اسرار احکام پاک سکھائے

Marfat.com

- صحبت وتربیت سے قلب وروح کو پاکیزہ کر دے
- ہم آپ سے یہ دعا اس لئے مانگتے ہیں کہ آپ ہی تو عزت وحکمت والے ہیں (ہم جو آپ سے مانگیں گے ملے گا)۔

جب ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ دعائے خلیل اور بشارت عیسیٰ ہیں تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ ان کے آباء واجداد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک سارے اس ذریت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے روشن ستارے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بزبان ابراہیم علیہ السلام 'امۃ مسلمۃ لک' کے خطاب سے نوازا ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیوب ہے اسے پتہ تھا کہ امت مسلمہ کے عقائد پر نقب زنی کی ناپاک کوشش ہوگی۔ لہذا اس ذات پاک نے سورۃ الشعراء کی ان آیات مبارکہ سے اسے ناکام بنا دیا۔

وتوکل علی العزیز الرحیم۔ الذی یراک حین تقوم۔ وتقلبک فی السجدین۔ آیات ۲۱۹۔۲۱۷ سورۃ الشعراء (۲۶)

- آپ توکل اسی ذات پر کریں جو غالب ورحیم ہے
- وہ (اللہ تعالیٰ) آپ کو دیکھتا ہے جب آپ قیام فرماتے ہیں
- آپ کا (آباء) ساجدین (کے صلب) میں گردش کرنا بھی دیکھتا ہے
- آیۃ ۲۱۹ کی تفسیر کرتے ہوئے سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہاں تقلبک یعنی گردش سے مراد انبیاء علیہم السلام کی مسلمہ نسل سے بعد دیگرے منتقل ہونا ہے۔ (حوالہ الخازن ذ ۱۰۷)

۵۔ شیخ التفسیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر نعیمی میں جس کا میں حوالہ اوپر دے چکا ہوں والدین نبی کریم ﷺ کے ایمان کے اثبات میں ... قطعی دلائل پیش کئے ہیں جن میں سے آٹھ آپ کے نام محمود مقبول کے مکتوب میں شامل ہیں۔ میں مختصراً یہ عرض کروں گا کہ ایمان وعقائد کی ... یہ ہے کہ وہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے ایمان وعقائد کے مماثلت رکھتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ بقرہ کی آیت ۱۳۷ میں فرماتا ہے کہ

- فان امنوا بمثل ما امنتم بہ فقد اھتدوا وان تولوا فانما ھم فی شقاق

... اگر وہ ایمان لائیں جیسا تم (یعنی صحابہ کرام جنہوں نے سرکار دو عالم ﷺ کے فیض نظر سے علم وحکمت حاصل کیا) ایمان (وعقائد) رکھتے ہیں اگر وہ ان سے ... تو پھر وہ مخالفین کے گروہ میں سے ہیں

... اللہ تعالیٰ اجمعین کا عقیدہ تو یہ تھا کہ والدین نبی کریم ﷺ واجب صد احترام ہیں کہ وہ اس نور الٰہی کے امین تھے جو آدم علیہ السلام سے ان تک نبی در نبی ... (علیہم السلام) منتقل ہوتا آیا تھا جنہیں اللہ تعالیٰ نے 'امۃ مسلمۃ لک' کے لقب سے نوازا۔ کافر تو نجس اور ناپاک ہوتے ہیں وہ نور جو نور من نور اللہ ہے اس ... نہیں رکھ سکتے تھے۔ اگر حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صاحب ایمان اور صاحب بصیرت باطنی نہ ہوتیں 'خاتم النبیین' تو ایک چھ سال کے ... یہ نہ کہتیں ... تھیں

... بیٹے مجھے یقین ہے کہ تم رب کی طرف سے ساری مخلوق کے نبی ہو گے۔ اور حلال وحرام عرب وعجم میں اسلام پھیلاؤ گے (تمہارے ... اللہ تعالیٰ تمہیں بت پرستی سے بچائے گا اور دین ابراہیمی تم سے پھیلائے گا'

... آپ نے فرمایا 'میں تو مر جاؤں گی مگر میرا ذکر قیامت تک رہے گا کیونکہ میں نے بہترین چیز یعنی فرزند چھوڑا ہے'

... صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی طرح ہمارا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین تا حیات دین فطرت وتوحید پر قائم تھے اور ان کی وفات بھی دین ... پر ہوئی۔ چونکہ دونوں کی وفات بعثت نبوی سے بہت قبل ہوئی اس لئے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے بطور معجزہ ان کو زندہ فرما کر اسلام کی عظمت سے ... اور ... صحابیت سے انعام کر مقام صحابیت پر انہیں فائز کر دیا۔ اس امر کی تصدیق حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء علیہا السلام نے خود فرمائی ہے۔

۶۔ مجھے ... مکرم محترم المقام عارف کرام عارفی صاحب نے ... کے عملی اقدامات کے خطوط واضح فرما دئے ہیں اور میں ان کی تائید کرتا ہوں
... والسلام

نیاز مند
... غلام عارف،
قاضی علیم اللہ عارفی

۹ - ۳ - ۱۹۹۹

Marfat.com

Qazi M. Alimullah

359 - B, Street 27, Sector I-8
Islamabad
Ph No Off - 273270 - 278928
Res 443575 - 442566
fax (051) 273258
E Mail Address
farooqi@pak.net1.ptc.pk

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام
علیٰ سید المرسلین ۰

محترم المقام جناب سید محمد اخلاق صاحب چشتی مارفی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے اپنے مراسلہ میں سید الاولین والآخرین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مبارک کی حرمت کی پامالی کی صورت حال کی جو انتہائی روح فرسا ... امت مسلمہ کا باعث کرب عظیم ہے ... لوگوں کی گستاخی ... کا آپ نے ذکر فرمایا ہے اُن سے کوئی ... [illegible]

[illegible]

جب تک مسلمانوں ... [illegible]

لیکن یہ اُن کو ... [illegible]

آخر حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صاحب ایمان اور صاحب بصیرت باطنی نہ ہوتیں خاکم بدہن تو ایک چھ سال کے بچے کو یہ بشارت کیسے دے سکتی تھیں۔

" اے بیٹے اللہ تجھے برکت دے ۔ مجھے یقین ہے کہ تم رب کی طرف سے ساری مخلوق کے نبی ہوگے ۔ اور حل وحرام عرب و عجم میں اسلام پھیلاؤ گے ~~اللہ تمہیں بت پرستی~~ ~~سے بچائے گا اور~~ (تمہارے والدین کی طرح) اللہ تعالیٰ تمہیں بت پرستی سے بچائے گا اور دین ابراہیمی تم سے پھیلے گا ۔"

پھر آپ نے فرمایا " میں تو مر جاؤں گی مگر میرا ذکر قیامت تک رہیگا کیونکہ میں نے بہترین چیز یعنی فرزند چھوڑا ہے"

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی طرح ہمارا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین تاحیات دین فطرت و توحید پر قائم تھے اور انکی وفات بھی دین ابراہیمی پر ہوئی ۔ چونکہ دونوں کی وفات بعثت نبوی سے قبل ہوئی اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بطور معجزہ انکو زندہ فرما کر اسلام کی عظمت سے بھی نوازا اور صالحین سے اٹھا کر مقام صحابیت پر انہیں فائز کر دیا۔ اس امر کی تصدیق حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء علیہا السلام نے خود فرمائی ہے۔

۲ ۔ محترم المقام طارق اکرام عارفی صاحب نے آپ کے عملی اقدامات کے خطوط ارسال فرمائے ہیں اور میں آپکی تائید کرتا ہوں۔

فقط والسلام
نیاز مند
گدائے در سرکار ملازم صوفی
قاضی علیم اللہ فاروقی

اظہار رائے :

جناب اقبال احمد فاروقی صاحب، نگران مرکزی مجلس رضا۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ)
نعمانیہ بلڈنگ اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور پوسٹ بکس نمبر ۲۰۶

ماہنامہ
جہان رضا
لاہور
بیاد اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

محترمی سید محمد اخلاق صاحب زید مجدہٗ

السلام علیکم!

مجھے آپ کا مراسلہ ملا جس میں آپ نے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے روضہ منورہ بمقام الابواء شریف کے بارے میں روح فرسا خبر پڑھی۔ سیدہ طاہرہ کی قبر مبارک کو نجدیوں نے بربریت کا نشانہ بنا کر بڑی ہی جسارت اور ظلم کا مظاہرہ کیا ہے۔

اگرچہ نجدی حکومت ایک عرصہ سے اپنی بدبختی کے مظاہرے کر رہی ہے اور جہاں جہاں بھی سید الانبیاء کی نسبت سے آثار و تبرکات موجود ہیں انہیں مٹا رہے ہیں جنت البقیع کے انہدام اور سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مزار کی بے حرمتی کے بعد حالیہ فعل سب سے زیادہ سفاکانہ اور ظالمانہ ہے پچھلے کئی برسوں سے یہ سن رہے تھے کہ نجدی مطوے اہل عقیدت کو زیارت سے روک رہے ہیں، رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں اور زائرین کی راہوں میں پتھر اور شیشے بچھا رہے ہیں۔ مگر جن حالات کا تذکرہ آپ کے اطلاع نامے میں آیا ہے۔ وہ نہایت ہی دل خراش ہیں۔ مرکزی مجلس رضا

Marfat.com

ماہنامہ
جہان رضا لاہور
بیاد اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ)
نعمانیہ بلڈنگ اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور پوسٹ بکس نمبر ۲۰۶

کے تمام اراکین نجدی حکومت کے اس مکروہ فعل کی پر زور مذمت
کرتے ہیں اور اس بربریت کو عالم اسلام کے مسلمانوں کے جذبات
کو مجروح کرنے کا ذریعہ جانتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ جو
بھی قانونی کاروائی یا احتجاج کریں مرکزی مجلس رضا اسکی
تائید کرے گی اور آپ سے تعاون کرنے اور آپکی آواز پر لبیک
کہے گی۔ آپ اس سلسلہ میں جو بھی کاروائی کریں مرکزی مجلس رضا
کو آگاہ کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو!

والسلام

اقبال احمد فاروقی
نگران مرکزی مجلس رضا

Marfat.com

اظہار رائے:

مولانا حضرت محمد عبدالطیف غفرلہ، مدرس علوم دینیہ بدار العلوم جامعہ نعیمہ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلام مسنون

مخدوم و مکرم

بواسطہ مکتوب شما روح فرسا دل گداز خبر پڑھی۔ ہر وہ شخص جس کے سینے میں ذرہ بھر بھی ایمان ہے وہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ یہ گھٹیا حرکت کسی مسلمان نے کی ہے بالیقین ازلی بدبخت "ذیابٌ فی ثیابٌ" کا مصداق انتہائی سفاک ملعون ہی ہو سکتے ہیں۔ اس واقعہ فاجعہ کی مذمت ہر وہ شخص کرے گا جس کو ادنیٰ تعلق محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے چہ جائیکہ کامل مومن۔ ہر مسلمان اور ہر مسلم حکومت پر فرض ہے کہ اس حادثہ کریہہ کی مذمت کرے اور سعودی حکومت کو مجبور کرے کہ جن درندہ صفت لوگوں نے قبر سیدہ طاہرہ طیبہ والدہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسمار کیا ہے ان کے گھروں کو مسمار کیا جائے اور مجنون کتوں کو جو سزا دی جاتی ہے وہ سزا دی جائے اگر یہ بدترین حرکت حکومت سعودیہ کی یا کسی بدترین تنظیم رمانہ کی سربراہی میں کی گئی ہے تو یہ مٹ کر رہے گی الا ترے۔

خسرو پرویز نے صرف حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک چاک کیا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ بددعائیہ فرمایا:

وَمَا عَلَيهِم رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَن يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ بخاری شریف ص ۱۵

تو جنھوں نے قبر مبارکہ سیدہ آمنہ والدہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسمار کیا ان سیاہ بختوں کے انجام بد کا عالم کیا ہوگا۔

تو مشو مغرور بر حلم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

یہ حکومت سعودیہ سے بعید بھی نہیں کیونکہ اکابرین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ انہوں نے کیا کیا ہے۔ جس پر ہر مسلمان صحیح العقیدہ اشکبار ہے۔ والی اللہ المشتکے [1]

---

[1] کاش کوئی شب جائے کہ من بودم از شورش کاشمیری

Marfat.com

دین اسلام اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت و احترام کا درس دیتا ہے اور اس کے بعد عزت و احترام کے لائق ذات اقدس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے مگر حرمین شریفین میں جا کر دیکھا ہے نہ آداب قرآن مجید نہ ادب بیت اللہ شریف اور نہ گنبد خضریٰ کا ادب و احترام ۔ حرمین شریفین میں احکام اسلامیہ کی کھلی بغاوت ہو رہی ہے باقی ملک کا عالم کیا ہوگا ۔ جدہ ائیرپورٹ پر اترتے ہی بدعات شنیعہ (مردہ حکمرانوں کی قد آدم تصاویر آویزاں ہیں جو دن کے اجالے میں بھی برقی رو سے روشن رکھی جاتی ہیں) ہو رہی ہیں ۔

نجدی سعودی علماء دین کی زبانیں کیوں گنگ ہیں یا بصارۃ اور بصیرت ختم ہوگئی ہے ۔ حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ کیوں نہیں کہتے کہ ازواج مطہرات ، والدہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ، صحابہ کرام ، اجلہ علماء عظام جو رشد و ہدایۃ کے عظیم نشان ہیں جن کے اقوال زریں سے دنیا جگمگا رہی ہے ان کے نشان مٹانے والو! اور اپنی مورتیوں (جو شریعۃ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہیں) کی نمائش کرنے والو! خیر کا منہ نہ دیکھوگے الحذر الحذر

مسئلہ ابوین کریمین رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قدر دلائل ہیں کہ ان کو کوئی صاحب بصیرت رد نہیں کر سکتا ۔ جس نے اس مسئلہ کی تحقیق دیکھنی ہو تو وہ محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی کتاب "اشعۃ اللمعات" شرح مشکوٰۃ شریف کتاب الجنائز یا خاتم المحدثین امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رسائل مبارکہ دیکھے ۔ اللہ قدوس شعائر اسلامیہ کے ادب کی توفیق عطا فرمائے

اسلام کا بول بالا فرما کفر و اہل کفر کو ملیا میٹ کر دے

اللھم مزق جمعھم و دمر دیارھم و خذ اعداء الدین

انک عزیز مقتدر آمین بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تحریر محمود احمد محمد عبداللہ عفی عنہ خادم علوم دینیہ

بدار العلوم جامعہ نعیمیہ لاہور ۲۲ ذوالقعدہ ۱۴۱۹ھ

۱۱ مارچ ۱۹۹۹ء

Marfat.com

اظہار رائے:

جناب محمد بیگ بلوچ، کراچی

کسے اگاں منی مکھیں مات ءُ آریپیں پتءِ قبراں بے ادبی بہ کنت، آیاں کم شرف بہ کنت یا آیانی نشانان گار بہ کنت، تہ من آئیءَ شریں ڈیکے دیاں۔ من آئیءَ چو کنگءَ ہچبر نئیلاں، چیا کہ منی وتی پت ماتانی ہڈانی نشان دوست انت، ءُ دانکہ من است ءُ موجوداں، من ہچّے پاکیں نشانان گار بوگءَ نئیلاں۔ اے یک قدرتی ہبرے ءُ بنی آدمی ھورءِ تقاضہ ءُ لوٹ انت۔

دنیاءِ تہا دو رشتہ سک اہم ءُ بنیادی رشتہ انت۔ یکے ھونءِ رشتہ ءُ دومی عقیدہ ءُ ایمانءِ رشتہ۔ نوں انچو کہ بنی آدمی رشتہءِ ہوالہا انسان وتی پت پیروکی نام ءُ نشان دوست انت ءُ آیانی پاسداری ءُ حفاظتءَ کنت، ہمے پیم عقیدہ ءُ ایمانءِ ہوالہا ہم آ وتی دینی سروک ءُ بزرگانی نام ءُ نشان دوست داریت۔

بلے اے چینکد دلپرد دردی ءُ ارمانی گپے کہ سعودی عربستانءِ سرڈگارءَ وش وابیں مئے اسلامءِ مزن نام ءُ شرفداریں بزرگ ءُ پاکیں ھستیانی قبر ءُ ادیرھانی نام ءُ نشانانی گار کنگءِ ناپاکیں کوشش بوگا ئنت ءُ مسلمان ءُ اسلامی دنیاءِ مسلمان حکومتان گوشان موررے ہم نہ وارت۔ سعودی عربستانءِ سرکار یک سازش ءُ پندلےءِ روءَ ءُ ردبند داتگیں (منظمیں) رنگءَ پاک ءُ مقدسیں ھستیانی قبر ءُ ادیرھان پروشتگ ءُ گار کنگءِ گلائیش انت۔ من وھدے روتاکانی تہا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کہ آئیءَ رسولءِ پاکیں نبیءَ ذوالنورینءِ شرف بخشاتگ، آئیءِ قبرءِ عکسءَ گندان تہ منی دل پدرد ءُ چم نمبیگ بنت۔ چینکد دردے ھبرے کہ اے وڑیں بلندیں ھستیءِ قبرءِ سرءَ کاپرےءِ ساھگءَ وَ بل نامءِ شِکّے ہم نیست۔

Marfat.com

رھے سازشءِ ردا سعودی عربستانءِ سرکارا رھے زوتان، دو جہانءِ والی، مئے دُرّیں نبیءِ ملکّیں ماتءِ قبر چہ آئیءِ اصلیں ھندا جِست کنگ ءُ نزانان کجا ببرگ گار کنگ۔ نون اودا زیارتیانا روگءِ ھم اجازت نیست۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلّمءِ ملکّیں مات ھما پاکیں مات انت کہ آئیءِ بزرگی، پاکی، عزت ءُ شرف چہ بی بی حوا ءُ بی بی مریم رض ءِ کم تر نہ انت۔ حضورءِ ماتءِ اے شرف ءُ بزرگی ولھ خدا چہ وتی گنجیں درءِ بخشاتگ کہ آئیءِ وتی حبیب پاکءِ ماتءِ برز ءُ بزرگیں منصب عطا کتگ۔

عام صورتءَ قبرانی بے ادبی کنگءِ اے دلیل دئے انت کہ قبرءُ ادیرھال اڈ کنگ ءُ آھان برجاہ دارگءَ چہ مسلمانانی تہا قبرپرستی رواج گیپت ءُ آ شرکءِ شکار بنت۔ حالانکہ قبرءِ عزت کنگ ءُ قبرءِ پوجا کنگ دو جتائیں کار ءُ عمل انت۔ بلاشک قبرانی یا کجام ھم دگہ غیراللہءِ پوجا، پرستش یا عبادت شرک ءُ گناہ ءِ، بلے قبرانی یا دینءِ دگہ نشانیانی (شعائر دینءِ) عزت کنگ یا آھان شرف دیگ کجام حسابءَ شرک ءُ گناہ ءِ؟

منی سوال اش انت کہ

* — مسجد نبویءَ را چہ کجام نسبتءَ عزت ءُ شرف دیگ بیت؟
پہ ھمیشا کہ آئیءِ اڈ کنگ ما ئیے پاکیں نبیءَ گون وتی مبارکیں دستان ھِست جست کتگ ءُ آئیءِ تہا امامت کتگ۔

* — مدینہ شہرا کئی نسبتءَ گون چہ درستان افضل تریں شہر لیکگ بیت؟
پہ ھمیشا کہ اودا دُرّیں نبیءَ وتی مقدسیں زندگوار بیتگ ءُ آئیءِ ابدی واجاہ ھمودا انت۔

* — صحابہءِ کرامءَ کئی نیاد ءُ صحبتانی برکتءَ شرفءِ برزیں منصب رستگ؟
دو جہانءِ مالکءِ صدقہ کہ آیان چہ آوانی نیکیءَ فیض حاصل کتگ۔

Marfat.com

* — حجرِ اسود نا برجی ٹی ہمک سال لکھاتا حساب ئی مسلمان بوسہ دے انت؟
بے ھاترئی کہ آ ئی ٹی مُسے دُرّیْن نبی ناوتا پاکیں دستاں ٹوں خانہ کعبہ ٹی
نصب کرنگ او بوسہ داتنگ۔

اسٹ داچہ ثابت بوث کہ دنیانا شئ ہر چیزے کہ آ ئی ٹوں مسے پاکیں نبی ناکی ہم رنگ نا لست او سیادی بے است آ شرف او عزت نا لائق اے۔ گڑا اے چے قدر ظلم نا ھبرے کہ ہما پاک او بزرگیں ہستی کہ آ ئی نا پاکیں شکم ٹی چہ مسے دُرّیْن نبی پیدا بوتنگ، آ ئی نا قبر نا نشان ہم گمار کننگ ئس بیثے۔ اے چونیں مسلمان انت کہ اسے ظلم او زور آ ئی ٹی اکننگ ٹی انت۔ اے چتوریں مسلمان انت کہ یک نیمگ ٹی دو جہان نا مالک نا امتی بوئنگ نا ہم دعویدار انت او دومی نیمگ ٹی آ ئی نا مکہیں مات نا قبر نا نشان ٹی ہم گمار کننگ نا پشت ٹی انت۔

پیشکاس دین سروکاں، عالماں، طالباں او عام مسلماناں ٹی توار [illegible] جہان کہ آ سعودی عرب سرکار نا ھمے ناھودگ او ناپاکیں کاروائی نا خلاف پُرزوریں احتجاج [illegible] کن انت، آئی ٹی ایر [illegible] جن انت او بزرگ او پاکیں ھستیانی قبر او ادیرھاں [illegible] نیاں گمار کننگ نا سازش نا خلاف ٹوں یک مُشتی ٹی تحریکے بنگیج بہ کن انت۔
یاد کن انت سعودی عرب ٹی اچہ جست بوئکیں اسے سیلاب نا دیم آگاں اگن دارگ نہ بوث تہ چریشی ٹی اسلام ٹی مزن تاوانے رسیت۔

وما علینا الا البلاغ

خاکپائے بزرگاں

محمد بیگ

۱۳/۳/۹۹ء

Marfat.com

اظہار رائے :

شفقت حسین خادم ، ایڈوکیٹ، ہائی کورٹ۔ سندھ

SHAFQAT HUSSAIN KHADIM

M.A (ARABIC) M.A. (ISLAMIC STUDIES) LL.M

Advocate High Court

Ph : 4993529
Mobile : 0321-237719
Pager : 111222333-7765

A-19 SULEMAN PLAZA,
BLOCK 10, GULSHAN-E-IQBAL
KARACHI

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۸۲ میں ارشاد ہوا

" استشھدوا شھیدین من رجالکم " اپنے مردوں میں سے دو گواہ کرلو

اس سانحہ فاجعہ کے تین عینی شاہدین اسماء و آمالی کے سید تو موجود ہیں جو کافی شہادت ہے غم و اندوہ کا اظہار گرچہ لفظوں میں ممکن نہیں ہے فقدوت علاج نہیں ہے بہرکیف جو اندر ابل رہا تھا لکھ دیا ہے اگر آپ قبول کر لیں۔

شفقت

Marfat.com

سورۃ النور آیت نمبر ۳۵ میں اللہ رب العالمین نے اپنے نور کی مثال پیش کی ہے
تحدید عقل کو اشارہ ہے ارشاد ہوا " اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی
مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس میں ہے وہ فانوس
گویا ایک ستارہ ہے موتی سا چمکتا روشن ہوتا ہے برکت والے پیڑ زیتون سے جو نہ
پورب کا نہ پچھم کا قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے
نور پر نور ہے اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے
لوگوں کے لئے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے " (کنز الایمان از امام احمد رضا خان بریلوی ؒ)
(آگے تمام تراجم قرانی حوالہ بالا سے ہی منقولہ ہیں)

ظاہر ہے کہ یہ مثال عقول بشری کی محدود تعلیم کے لئے ایک پیمانہ ہے کیونکہ ادراک بصری
نہیں ہے لیکن مثال سے بات اور اسکے مفاہیم کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے
اب بات کو سمجھنے کے لئے ذرا سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۴۳ ملاحظہ فرمایئے ارشاد ہوا
" اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس سے اسکے رب نے کلام فرمایا عرض کی
اے رب مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا ہاں اس پہاڑ
کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اسکے رب نے پہاڑ
پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ گرا بے ہوش پھر جب ہوش ہوا بولا
پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں "

حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت رسول اور کلیم اللہ ہیں مگر " **لَن تَرانی** "
کا جواب حائل ہے سن سکتے ہیں دیکھ نہیں سکتے شہادت سمعی ہے عینی نہیں اور پھر
" **لا نفرق بین احدٍ من رسلہ** " کے حد ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے سورۃ النجم کی ابتدائی
۱۸ آیات ملاحظہ فرمایئے
" اس پیارے چمکتے تارے محمد ﷺ کی قسم جب یہ معراج سے اترے تمھارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے
اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے انہیں سکھایا سخت
قوتوں والے طاقتور نے پھر اس جلوے نے قصد فرمایا اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارے پر تھا پھر
وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے
بھی کم اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا تو کیا تم ان سے ان

Marfat.com

کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو اور انہوں نے تو وہ جلوہ دو بار دیکھا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اس کے پاس جنت الماویٰ ہے جب سدرۃ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں "

ہر چند کہ یہ موازنہ نہیں ہے محض معاملہ ہے کیونکہ اس گفتگو میں ہم اُمِّ موسیٰؑ پر اُمِّ مصطفیٰؐ کے ارفع مقام کو قیاس کریں گے اسلئے محض بات کو سمجھنے کے مذکورہ بالا قرآنی مثال پیش کی ایک دوسری مثال ملاحظہ فرمایئے حضرت موسیٰؑ دعا فرماتے ہیں سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۲۵ میں ارشاد ہوا

" ربِّ اشرح لی صدری " عرض کی اے میرے رب میرے لئے میرا سینہ کھول دے "

جبکہ سورۃ الم نشرح آیت نمبر ۱ میں ارشاد ہوا

" الم نشرح لک صدرک " کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا ؟

موسیٰؑ شرح صدر مانگ رہے ہیں اور مصطفیٰؐ کی شرح صدر کو تعریفیاں ہو رہی ہے کہ دونوں ہی صاحبِ شریعت رسول ہیں کسی کی طلب ہے کسی کی عطا ہے کسی کی رسد ہے کسی

یہ آمنہ کا بیٹا عجب رسول ہے کہ جبرئیلؑ بھی جانتے ہیں کہ جہاں اُن کے پر جلے کی دھول ہے جو بشارت و انذار کے شاہد ہیں اسریٰ کے مشاہد ہیں دلیل ہیں آگہی جنکا احاطہ نہیں کر سکتی عقل شناسائی کا دعویٰ نہیں کر سکتی جو ہیں جو انہیں محبت سے دیکھ لے امر ہو جائے جسے وہ محبت سے دیکھ لیں جادواں ہو ڈال دے تو قمر کا بٹوارہ ہو جائے سورج کو دیکھ لے تو گھبرا کے پلٹ آئے جائے تو قصویٰ ماورہ ہو جائے اور غلطی نہ کرنے پائے جسکو چھو لیں اُسکی کایا ہوں تو کسریٰ کے کنگن بانٹیں شہ سوار ہوں تو لا تثریب کا نغمہ دمکتا نور ہیں جو واللیل کی وسیع پناہ گاہ ہیں جو شرف ردائے مزمل ہیں جو

یہ رسولوں کے معاملے اقتضائے بشری سے سوا ہوتے ہیں اُمِّ تو رسول کی ننھی ایڑیاں ذم ذم کا کہانہ مائیں مصر سے یوسفؑ کی قمیص میں بیٹھے بوڑھے یعقوبؑ خوشبو سونگھ کر لیا اٹھیں کہ مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے لشکرِ سلیمان کے خوف سے چیونٹی کو سوں دور لوسے اور رسول سُن کر مسکرا یدِ داؤدی میں لوہا موم ہو جائے لمسِ ابراہیمی سے ار گلزار ہو جائے

Marfat.com

یہ سب ہادی اور وہ اکیلا سب کی اصل ایک مگر سب جیسا ” تو کہ تنہا داری ،

مکہ میں عبدالمطلب کا گھر عبداللہ کا یتیم بچہ جسکے لئے ماں کی شفقت ہی
باپ کا سایہ بھی ہے وہ ماں جو بھوک سے بلکتے محمدؐ پر اپنے مسکینے نچھاور کردے
یہ سوئیں وہ جاگے جو انگلی پکڑے چلنا سکھائے جو صدف بنے موتی چھپائے
جسکا یہ ایقان ہو کہ جو اس نے جنم دیا ہے وہ اس بشری کائنات میں نہ کوئی دے سکا
ہے نہ دے سکے گا جسکے آنگن میں ملائک رقصاں ہوں جسکا گھر مطاف رُسل ہو جسکے
رُو برو ملائک قطار اندر قطار ، حوریں بشارتوں کے گہنے لئے اسکا منہ چومنے
کو بے قرار **اور وہ ابواء میں بے یار و مددگار**

سورۃ القصص آیت نمبر میں ارشاد ہوا ” اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو الہام فرمایا
کہ اسے دودھ پلا ، اور سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۳۸ میں حضرت موسیٰؑ سے خطاب ہوا
” جب ہم نے تیری ماں کو الہام کیا جو الہام کرنا تھا ، اسی طرح سورۃ آل عمران آیت ۴۲
میں ام عیسیٰؑ سیدہ مریم سلام اللہ علیہا کے لئے ارشاد ہوا ” اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم
بیشک اللہ نے تجھے چن لیا اور خوب ستھرا کیا اور آج سارے جہاں کی عورتوں سے تجھے پسند
کیا اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اسکے لئے سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ
رکوع کر ۔

سورۃ مریم آیات ۱۶ تا ۳۴ تفصیلی ذکر ام عیسیٰؑ ہے ” اور کتاب میں مریم کو یاد کرو ،
آیت نمبر ۲۴ میں ارشاد ہوا ” تو اسے اس کے تلے سے پکارا کہ غم نہ کھا بے شک تیرے رب نے نیچے ایک
نہر بہادی ہے ” آیت نمبر ۳۱ میں ارشاد ہوا ” اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں اور مجھے
نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے والا اور مجھے زبردست
بدبخت نہ کیا ،

میں نے عرض کیا تھا کہ موسیٰؑ مانگے ہوں تو مصطفیٰ عطا ، یسوعؑ راستہ ہوں تو مصطفیٰ منزل
فضیلت مصطفیٰؐ میری عقیدت کی محتاج نہیں ہے کیونکہ حقیقت کبھی محتاج نہیں ہوتی جو معاملہ مصطفیٰ
کا بین الرسل ہے وہی معاملہ امہات رسل کا ام مصطفیٰ سے ہے ام موسیٰؑ پر وحی دودھ پینا
سکھائے گویا جب ننھے موسیٰ شیر مادر چوس رہے تھے ماں کو وحی یہ بتا چکی تھی کہ وہ ام رسول ہیں

Marfat.com

بیسویں کی خبر سے پہلے ام عیسیٰ کو ملائک اصطفیٰ اور تطہیر کی بشارت دے رہے تھے اور وہ
جان گئی تھیں کہ وہ کس ہستی کو جنم دینے والی ہیں سو وہ جو باعثِ تخلیقِ کائنات کو جنم دے
جو ایمان کو جنم دے وہ ایمان سے محروم کیسے ہو سکتا ہے
جسکی کوکھ میں رسالت پروان چڑھے وہ استشہادِ رسالت سے محروم کیسے ہو سکتا ہے
جسکی گود میں بولتا ہوا قرآن ہو وہ ایقان کو کیونکر ترسے
جسکے ہاتھ میں نبوّت کی انگلی ہو وہ صراطِ مستقیم سے کیسے بھٹکے
جسکا آنچل والنجم کا استعارہ ہو جسکا دامن تطہیر کا استعارہ ہو
جسکے بیٹے نے ماؤں کے لئے کہا

"الجَنَّۃ تحتَ اقدامِ الاُمّھات" جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے

سو یہی تو وہ عورت ہے جس کے مقدس قدم جنت گاہِ مصطفیٰ ہیں کہ جب مصطفیٰ
الواء میں آئیں تو قبر شریف میں قدموں کے پاس بیٹھ جائیں اور ہاتھ سے قبر صاف کریں کہ میں
چھ برس کے تھے تو اسی جگہ روتے بلکتے اپنی جنت کو امانت رکھ گئے تھے کہ خود امینؑ ہیں والدہ
آمنہ ہیں زمین امانت کی پاسدار اور نگہبان رہے اس خاکی کو خاک داشاک نہ کرے کہ یہ
رسول کی سُنت ہے اور اس حرمت کو کوئی پامال نہ کرے کہ یہ پناہ گاہِ رسول ہے
الواء کی اس چوٹی کو جو مسکنِ ام رسول تھی شہید کر دیا گیا حرمت پامال ہوتی رہی
کرتی رہی ام مصطفیٰ امتِ مصطفیٰ کی امانت میں امت نے امانت کھو دی [illegible]
سوال سے ڈرو کہ میری ماں کہاں ہے کہ میں نے تو چھ برس کی عمر میں [illegible]
خیال سے رکھ دی تھی کہ بلندی میں بھی کوئی میری ماں کا ہمسر نہ ہو

آقا ہم نادم ہیں معافی کے ہرگز قابل نہیں میں لیکن یہ چھوٹے سے آنسو
یہ کیسی ہے ذلت کا احساس ہے ہم آپ کا دکھ بھی محسوس کرنے کے قابل نہیں
ہمارا گریہ قبول ہو ہمارا پرسہ قبول ہو

آنسوؤں سے تر ریش مصطفیٰ کو ہمارا سلام ہو

بجمعے کہ تا قیامت گل او بہار بادہ
صنمے کہ بر جمالش دو جہاں نثار بادہ

Marfat.com

اظہار رائے :

مولانا حضرت عبدالتواب صدیقی صاحب، سجادہ نشین حضرت مولانا محمد عمر صدیقی اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد!

نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ للعالمین کی والدہ ماجدہ کی عظمت وشان میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں، احادیث سے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کبار صحابہ کرام کی معیت میں آپکی قبر انور پر تشریف لے جانا ثابت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا فرمانا "ربنا اغفرلی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ اور والد ماجد کی عظمت کیا ہے۔

پھر مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور اور جسم مقدس کا والدہ ماجدہ مقدسہ کے بطن اقدس میں رہنا آپ کے والدین کریمین کی عظمت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔

نجدیوں کی شرارت سخت مذمت کے قابل ہے پورے عالم اسلام کو ان سے سخت احتجاج کرنا چاہیئے سرکاری سطح پر حکومت پاکستان کو بذریعہ سفارت زبردست احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کرنا چاہیئے کہ ایسی حرکات کے ذمہ دار کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

قبل ازیں جنت البقیع میں صحابہ کرام کے مزارات کو گرا کر مذموم حرکت کی گئی حضور، صحابہ و ارکان کی قبور پرانوار کو شہید کیا گیا آہستہ آہستہ حضور اور آپکے صحابہ کرام کی نشانیاں مسمار کی جا رہی ہیں تاریخی مقامات کو ختم کیا جا رہا ہے یہ اسلام دشمنی ہے۔

غلامان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات کو مجروح کیا جا رہا ہے پیمانہ صبر لبریز ہوتا جا رہا ہے جس کے نتائج کافی خطرناک نکل سکتے ہیں۔

امت مسلمہ کے جذبات کو چیلنج کا سامنا ہے۔ ایمان کا امتحان ہے تمام مسلمانوں کو متحدہ طور پر حکومت نجدیہ سے اسکا جواب طلب کرنا چاہیئے اور اگر نجدی ایسی مذموم حرکات سے باز نہ آئیں مسلم ممالک کو ان کا بائیکاٹ کرنا چاہیئے نیز یہ عملی اقدام کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

عبدالتواب صدیقی
سجادہ نشین مناظر اعظم حضرت مولانا محمد عمر صدیقی اچھروی رحمۃ اللہ علیہ
363۔ عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

Marfat.com

اظہارِ رائے :

محمد نواز تشنہ صاحب، اسلام آباد۔

محترم جناب سید محمد اصدق صاحب

السلام علیکم ۔ نہایت کرب، دکھ اور رنج سے گزرا جب آپ کا خط پڑھا۔ آپ نے جن واقعات کا تذکرہ کیا انہیں پڑھ کر دل لرز اٹھا۔ جو مسلمان بھی ان واقعات کو سنے گا تو وہ بھی ایسی اندوہ ناک کیفیت سے گزرے گا جس سے راقم الحروف گزرا۔ اس سے پہلے بھی کئی ایک مرتبہ زائرین نے ایسے واقعات کی نشاندہی کی۔ اور ردِ عمل کے طور پر افسوس کا اظہار کیا اور ساتھ میں اس بے بسی کا رونا بھی رویا کہ اس مسلک کے لوگوں کا مسلک ہی ایسا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ سب کچھ رونما ہو رہا ہے۔ مگر آپ نے جس واقعہ کا خط میں تذکرہ کیا ہے وہ تو اگر مسلک کے زمرے میں بھی نہیں آتا

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ لوگ دیدہ دانستہ طور پر ایسا کرتے ہیں۔ سب کچھ جانتے سمجھتے ہوئے۔ میرے خیال میں ان لوگوں کو حضور کی ذات اور مقام کا قطعاً کوئی ادراک نہیں ہے۔ اگر یہ لوگ حضور کی ذات اور مقام سے آگاہ ہوتے تو مجھے یقین ہے کہ وہ ایسا عمل نہ کرتے۔ یہ عمل تو براہِ راست ان کے مسلک سے تعلق رکھتا ہے۔ جس میں وہ قبروں کو مسمار کرتے ہیں۔ اخلاق صاحب ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک ایسی تحریک شروع ہو جو صرف ذاتِ مصطفیٰ اور مقامِ مصطفیٰ کی تشہیر کا بیڑا اٹھائے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ جو لوگ یہ کام کریں وہ عاشقِ رسول ہوں اور یقینِ کامل کے ساتھ خود بھی ذاتِ مصطفیٰ اور

Marfat.com

مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے آگاہ ہوں۔ ایک مرتبہ یہ کام بطورِ احسن انجام پا جائے تو مجھے یقین ہے کہ جو کچھ آپ نے عمرہ کے قیام کے دوران دیکھا ایسے واقعات کا کوئی بھی مرتکب نہیں ہوگا۔ اب سوال یہ ہے کہ ظاہر میں ذاتِ مصطفیٰ ﷺ اور مقامِ مصطفیٰ ﷺ کی رٹ لگانے سے کیا وہ بات جس کا میں اشارہ کر رہا ہوں ہو سکے گی۔ شاید بہت قلیل اور سطحی۔ ہاں تو باطن کے شاہسوار اپنی توجہ سے ہی ایسا ممکن بنا سکتے ہیں۔ جو کہ مسلمانوں کی روح میں سرایت کر جائیگی اور ہر مومن کی ایک ہی دھن ہوگی۔ ایک ہی لگن ہوگی۔ ایک ہی ذکر ہوگا

محمدؐ محمدؐ محمدؐ

آپ نے یقیناً یہ بات سنی ہوگی کہ فنا جب ہوتی ہے تو پہلے طالب اپنے مرشد میں فنا ہوتا ہے۔ پھر اپنے رسولؐ میں اور پھر اللہ میں۔ حقیقت کے میدان کے صوفی کہتے ہیں کہ پہلے فنا فی الشیخ ہے پھر فنا فی اللہ ہے اور پھر فنا فی الرسول ہے۔ آپ کلمہ توحید ہی کی ترتیب کو دیکھ لیجیے۔ لا الٰہ الا اللہ ہوگی تو پھر محمد الرسول اللہ اور وہ بھی نصیبوں سے اور ویسے بھی کلمہ پڑھنے کیلئے بھی ہے اور کلمہ ہونے کیلئے بھی۔ میں اس سے آگے کی بات شریعت کے بھرم کے بموجب نہیں لکھنا چاہتا۔ ورنہ دل تو کرتا ہے کہ سرِعام ببانگِ دہل وہ راز جو سینے میں ہے ذاتِ مصطفیٰ ﷺ اور مقامِ مصطفیٰ ﷺ کا اسے افشا کروں۔ اب آپ غور کریں کہ اگر ان لوگوں کو جن کا آپ نے خط میں تذکرہ کیا ہے۔

Marfat.com

حضور نبی کریمؐ کی ذات اور مقام کا ادراک ہو جائے تو وہ کس طرح
یہ جسارت کر سکتے ہیں کہ اس ہستی کے والدین ماجدین کریمین کی
قبروں کی بے حرمتی کریں۔ مجھے افسوس سے لکھنا پڑ رہا ہے کہ اس واقعہ
سے **حضور** نبی کریمؐ کو کس قدر تکلیف ہوئی ہو گی۔ کہ جس ہستی نے ظاہری پیدائش
سے لے کر پردہ فرمانے تک اور پس پردہ۔ نہ جانے کب سے **اور** آگے کب تک
اللہ کے ذکر میں سرگرداں ہیں۔ جنہوں نے پیدائش کے وقت بھی یہی
فرمایا۔ اے اللہ میری اُمت کو بخش دے اور آخر میں بھی یہی کہ اے اللہ
میری **اُمت کو** بخش دے۔

ایک دفعہ فقراً میں اس مسئلہ پر توجہ مرکوز قائم ہو جائے تو ...
بغیر ظاہری کوشش کے یہ کام جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے ...
انجام پا سکتا ہے۔ ایک ہی راستہ ہے۔ معاملات کو رخ ملتا ہے اور لوگ ...
پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ جس سے نہ صرف ان واقعات کا سد باب ...
جائے گا۔ بلکہ اس اُمت کی تقدیر یکسر بدل جائے گی اور آپس میں ...
اور اتحاد قائم ہو جائے گا۔ جس کی اس سے پہلے کبھی اتنی ضرورت ...
یہ طریقہ نہایت سستا ہے۔ اس سے جو نتیجہ برآمد ہو گا ...
پائیدار **اور** سب کیلئے قابلِ قبول۔

مخلص۔ محمد نواز آشنا
اسلام آباد

Marfat.com

اظہار رائے :

مولانا عبدالرزاق صاحب۔ جامعہ رضویہ۔ ضیاء العلوم۔ راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین جنتی ہیں۔ جہنمی نہیں علماء نے اس کی صراحت کی ہے۔ ان کے ناجی ہونے میں علماء کرام کے مختلف اقوال ہیں۔

الحکم فی ابوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھما ناجیان ولیسا فی النار صرح بذلک جمع من العلماء ولھم فی تقریر ذلک مسالک۔

المسلک الاول : انھما ماتا قبل البعثة ولا تعذیب قبلھا لقولہ تعالیٰ "وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا"۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین آپ کی بعثت سے پہلے فوت ہو گئے۔ زمانہ فترۃ میں فوت ہونے والوں کو عذاب نہیں ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ترجمہ) اور ہم عذاب دینے والے نہیں جب تک ہم رسول نہ بھیج لیں۔

علاوہ ازیں علم کلام و اصول میں اشاعرہ اور فقہاء کرام شوافع کا اس مسئلہ میں اجماع ہے کہ ~~جو شخص اس زمانہ میں فوت ہوا~~ جسے دعوت اسلام [illegible] فوت ہو وہ نجات پائے گا اور دعوت اسلام سے پہلے کسی کو قتل کرنا باعث لزوم دیت وکفارہ ہے۔

[illegible] شرف الدین مناوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ~~[illegible]~~ کے والد مکرم کے متعلق سوال کیا [illegible] فی النار [illegible] تو آپ نے سائل پر شدید غصہ کا اظہار کیا۔ سائل نے کہا کیا ان کا اسلام ثابت ہے۔ [illegible] "انہ مات فی الفترة ولا تعذیب قبل البعثة" بے شک وہ زمانہ فترۃ میں فوت ہوئے۔ بعثت سے پہلے فوت [illegible]

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہی مضمون دوسری آیات کریمہ سے بھی ثابت ہے۔

ذلک ان لم یکن ربک مھلک القری بظلم واھلھا غافلون۔

ولولا ان تصیبھم مصیبة بما قدمت ایدیھم فیقولوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع آیاتک ونکون من المؤمنین۔

ولو انا اھلکناھم بعذاب من قبلہ لقالوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع آیاتک من قبل ان نذل ونخزی۔

وما کان ربک مھلک القری حتی یبعث فی امھا رسولا یتلو علیھم آیاتنا

وھذا کتاب انزلناہ مبارک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون۔ ان تقولوا انما انزل الکتاب علی طائفتین من قبلنا وان کنا عن دراستھم لغافلین۔

وما اھلکنا من قریة الا لھا منذرون ذکری وما کنا ظالمین۔

وھم یصطرخون فیھا ربنا اخرجنا نعمل صالحا غیر الذی کنا نعمل اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر

انبیاء کرام کی بعثت اور دعوت اسلام کے بغیر کسی کو عذاب نہیں دیا جائے گا۔ اسی مضمون پر علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے آیات و احادیث پیش کی ہیں۔ ان میں ایک یہ ہے۔

Marfat.com

اخرج عبد الرزاق وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم عن ابی هریرة قال اذا کان یوم القیامة جمع الله اهل الفترة والمعتوه والاصم والابکم والشیوخ الذین لم یدرکوا الاسلام ثم ارسل الیهم رسولا ان ادخلوا النار فیقولون کیف ولم تأتنا رسل قال وایم الله لو دخلوها لکانت علیهم بردا وسلاما ثم یرسل الیهم فیطیعه من کان یرید ان یطیعه قال ابو هریرة اقرؤا ان شئتم وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا [illegible] اسناده صحیح علی شرط الشیخین ومثله لا یقال من قبل الرأی فله حکم الرفع ...

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اصحاب فترہ، نیم پاگل، گونگے، بہرے اور بوڑھے جنہوں نے اسلام کو نہیں پایا ان لوگوں کے پاس فرشتوں کو بھیجے گا کہ ان کو آگ میں داخل کر دیا جائے تو وہ کہیں گے اے اللہ تعالیٰ کیسے ہمیں آگ میں بھیجا جا رہا ہے ہمارے پاس تو کوئی رسول نہیں آیا تھا۔ [illegible] قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر ان کو آگ میں بھیج دیا جائے تو ان پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے گی۔ پھر اس وقت ان کے پاس رسولوں کو بھیجا جائے گا [illegible] حضرت ابو ہریرہ [illegible] "وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا" پڑھو۔ اس حدیث کی سند بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے [illegible] یہ مرفوع حدیث کے حکم میں ہے۔

وقال الامام فخر الدین الرازی فی المحصول شکر المنعم لا یجب عقلا خلافا للمعتزلة [illegible]

[illegible] منعم ذات یعنی اللہ تعالیٰ جس نے ان گنت انعام کیے ان کا شکر ادا کرنا عقلاً لازم نہیں ہے [illegible] قاضی تاج الدین سبکی رحمہ اللہ نے شرح مختصر ابن الحاجب میں مسئلہ شکر منعم کے ضمن میں کہا [illegible] من لم تبلغه الدعوة [illegible] یموت ناجیا ولا یقاتل حتی یدعی الی الاسلام وهو مضمون بالکفارة والدیة [illegible] دعوت اسلام نہ پہنچی [illegible] حالت نجات پر ہوگا [illegible] اس وقت تک قتل نہیں کیا جائے گا [illegible] دعوت اسلام نہ پہنچی [illegible] اگر کسی نے قتل کر دیا تو اس پر دیت و کفارہ [illegible] لازم ہوگی [illegible]

تنبیہ: هذا الحکم [illegible] من لم تبلغه الدعوة [illegible] لا من بلغته [illegible] الانبیاء [illegible] قطعا وهذا لا نزاع فیه.

یہ حکم ان لوگوں کے لئے خاص ہے جن کے پاس کسی نبی کی طرف سے کوئی دعوت اسلام نہ پہنچی ہو۔ لیکن وہ لوگ جن کے پاس دعوت اسلام پہنچی اور انہوں نے اسے نہ قبول کیا بلکہ وہ کفر پر ہی قائم رہے وہ جہنمی ہوں گے اس پر اہل علم کا اتفاق ہے۔

Marfat.com

اہل علم کا دوسرا مسلک :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین سے شرک ثابت نہیں۔ بلکہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے دین حنیف پر قائم تھے۔ جیسا کہ عرب میں کئی اور لوگ بھی دین ابراہیمی پر قائم تھے جیسے زید بن عمرو بن نفیل - ورقہ بن نوفل - وغیرہ - اس مسلک پر بہت سے اہل علم ہیں۔ جن میں علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ بھی ہیں۔ آپ نے اپنی کتاب اسرار التنزیل میں بیان کیا ہے۔

ان آزر لم یکن والد ابراھیم بل کان عمہ ۔ بے شک آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ نہیں تھا بلکہ چچا تھا۔

اس پر اہل علم کے بہت دلائل ہیں۔

ان آباء الانبیاء ما کانوا کفارا ۔ بے شک انبیاء کرام میں سے کسی نبی کے آباء کافر نہیں تھے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی۔ " الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین " جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور دورے کرتے ہوئے سجدہ کرنے والوں میں۔

قیل معناہ انہ کان ینقل نورہ من ساجد الی ساجد وبھذا التقدیر فالآیۃ دالۃ علی ان جمیع آباء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانوا مسلمین وحینئذ یجب القطع بان والد ابراھیم ما کان من الکافرین انما ذاک عمہ

آیہ کریمہ کا معنی یہ ہوگا کہ آپ کا نور سجدہ کرنے والوں سے سجدہ کرنے والوں کی طرف منتقل ہوتا رہا۔ لھذا آیۃ کریمہ پر دلالت کرتی ہے کہ نبی کریم کے آباء و اجداد میں کوئی بھی کافر نہ تھا۔ یہاں سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ کافر نہ تھے، آزر آپ کا چچا تھا، باپ نہ تھا۔ (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۰۲ تا ص ۲۱۰) -

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء اور اجداد کے مشرک نہ ہونے پر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی۔

لم ازل انقل من اصلاب الطاھرین الی ارحام الطاھرات ،، وقال تعالیٰ انما المشرکون نجس ،، فوجب ان لایکون احد من اجدادہ مشرکا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا۔ مشرک کبھی پاک نہیں ہو سکتے کیونکہ ان کو خود رب تعالیٰ نے نجس (ناپاک) کہا ہے۔ لھذا ضروری ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و اجداد میں کوئی مشرک نہ ہو۔ ورنہ حضور کا یہ ارشاد گرامی بھی غلط ثابت ہوگا۔ (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۱۰)۔

اعتراض : حدیث شریف میں طاہر نسلوں سے منتقل ہونے کا مطلب تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کے آباء بدکاری سے پاک تھے۔ اس سے شرک سے پاک ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔

جواب : وتخصیص الطھارۃ بالطھارۃ من السفاح لا دلیل لہ یعول علیہ ، والعبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب (روح المعانی زیر آیت واذ قال ابراھیم لابیہ آزر انی اراک)

حدیث شریف میں مذکور طہارت کو صرف بدکاری سے طاہر ہونے کے ساتھ خاص کرنے پر کوئی دلیل نہیں پائی گئی جس پر اعتبار کیا جا سکے۔ اعتبار عموم الفاظ کا ہوتا ہے خصوص اسباب کا نہیں۔

آزر ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا

ان آزر اسم لعم ابراھیم علیہ السلام وجاء اطلاق الاب علی العم فی قولہ تعالیٰ ام کنتم شھداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون

Marfat.com

[illegible] قالوا [illegible] و [illegible] واسمعیل واسحق " [illegible] الملاق [illegible] (ملفوظات زیر آیت مذکورہ)

[illegible] لفظ اب کا اطلاق چچا اور دادا دونوں پر اس آیۃ کریمہ میں آیا ہے

[illegible] اسی طرح حضور نے اپنے چچا حضرت عباس کے متعلق لفظ اب استعمال کیا "ردوا علی ابی عباس" فرمایا۔

واخرج [illegible] کعب وقتادہ ومجاہد والحسن وغیرہم ان ابراہیم علیہ السلام [illegible] لابیہ حتی مات [illegible] تبین له انه عدو لله [illegible] ثم دخل مصر [illegible] ثم رجع الی الشام [illegible]

[illegible] "ربنا اغفرلی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب" (روح المعانی زیر آیت مذکورہ)

[illegible] ابراہیم علیہ السلام [illegible] استغفار [illegible]

[illegible] استغفار [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ربنا اغفرلی ولوالدی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کعب القرظی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

من قرن الى قرن حتى بعثت من القرن الذي كنت فيه ... (بیہقی دلائل النبوۃ ، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۱۰)

[illegible] جب ہم دو فرقے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہتر فرقے میں رکھا یہاں تک کہ میں اپنے والدین سے دنیا میں آیا مجھے زمانہ جاہلیت کی کسی برائی نے نہیں مس کیا۔

حدیث پاک سے واضح ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ بہتر فرقہ میں تشریف لاتے رہے۔ بہتر فرقہ وہی ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار ہو ... کافر کبھی بہتر نہیں ہو سکتے۔ اور جب نبی کریم کو زمانہ جاہلیت کی کسی برائی نے مس نہیں کیا۔ تو کفر و شرک آپ کے والدین میں ثابت کیا جا سکتا ہے۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبۃ الی الارحام الطاھرۃ مصفی مھذبا لا تنشعب شعبتان الا کنت فی خیرھما (ابو نعیم دلائل النبوۃ ، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ مجھے پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل فرماتا رہا۔ صاف ستھرا ... خاندانوں میں منتقل ہوتا رہا۔ جب بھی دو فرقے بنے مجھے بہتر فرقہ میں رکھا گیا۔

حدیث پاک میں طہارت ، صفائی ، تہذیب ، خیر کے الفاظ استعمال ہوئے۔ کافر کبھی ان اوصاف کے مالک نہیں ہو سکتے۔

[illegible] واثلہ بن اسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی من ولد ابراھیم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانۃ واصطفی من بنی کنانۃ قریشا واصطفی من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم (مسلم ، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۱۱)

[illegible] واثلہ بن اسقع سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے اسماعیل علیہ السلام کو [illegible] اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کنانہ کو برگزیدہ بنایا اور کنانہ کی اولاد سے قریش کو برگزیدہ بنایا اور قریش سے بنی ہاشم [illegible] مجھے۔

[illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و اجداد وہی تھے جو رب تعالیٰ کے پسندیدہ تھے۔

[illegible] قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ما افترق فرقتان منذ خلق اللہ آدم الا کنت فی خیرھما (طبقات ابن سعد ، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۱۱)

[illegible] رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جب بھی آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لیکر دو فرقے بنے تو میں ان میں سے بہتر فرقہ میں رہا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قسم اٹھا کر ارشاد فرمانا ہے آدم علیہ السلام سے لیکر میرے والد تک میرے آباء و اجداد [illegible] بہتر تھے۔ اب [illegible] لیکن کوئی کافر مانے تو وہ اپنی قسمت پر روئے۔

اعتراض نمبر ۳ = مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے " ان رجلا قال یا رسول اللہ این ابی قال فی النار فلما قفی دعاہ فقال ان ابی واباک فی النار (مسلم ج ۱ اول باب بیان ان من مات علی الکفر فھو فی النار ص ۱۳۲)

ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کہاں ہے ؟ (جنت میں یا دوزخ میں) آپ نے فرمایا آگ میں۔ جب وہ واپس جانے لگا تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا " بے شک میرا باپ اور تمہارا باپ آگ میں ہیں "

Marfat.com

اور ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استاذن فی الاستغفار لامہ فلم یوذن لہ"
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں کے لیے استغفار کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ کو اجازت نہیں دی گئی۔

ان روایتوں سے پتہ چلا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین (معاذ اللہ) کافر و مشرک تھے۔ تم کیسے ان کو مسلمان مانتے ہو
اور ثابت کرتے ہو وہ مشرک نہیں تھے۔

جواب: مسلم کی یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف حدیث سے احکام ثابت نہیں ہوتے۔ چہ جائیکہ کفر ثابت ہو اور
وہ بھی [illegible] کے والدین کا [illegible]۔ یہ کبھی ممکن نہیں ہو سکتا۔

"ان هذه اللفظة وهي قوله "ان ابي واباك في النار" لم يتفق على ذكرها الرواة" الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶

مسلم میں جو یہ لفظ "ان ابی واباک فی النار" آیا ہے اس میں راویوں کا اتفاق نہیں۔ کیونکہ مسلم نے یہ روایت
حماد بن سلمہ سے تخریج کی ہے حماد بن سلمہ ثابت سے اور ثابت انس سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس کے مخالف
روایت معمر سے ہے۔ معمر روایت کرتا ہے ثابت سے اور ثابت انس سے۔ اس روایت میں ان ابی واباک فی النار کے
الفاظ نہیں۔ بلکہ اس میں یہ الفاظ ہیں "اذا مررت بقبر کافر فبشره بالنار"۔ جب تم کسی کافر کی قبر سے گزرو تو اس کو نار کی
بشارت دے دو۔ ان الفاظ میں حضور کے والد کا کوئی ذکر نہیں۔ یہ روایت زیادہ صحیح ہے بنسبت حماد کی روایت کے

"فان معمرا اثبت من حماد فان حماد تکلم فی حفظه ووقع فی احادیثه مناکیر" (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶)

یعنی معمر کی حدیث حماد کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے کیونکہ حماد کے حافظہ میں کلام ہے۔ اور حماد کی روایت کردہ
احادیث منکر ہیں۔ جو معروف کے مقابل ہوتی ہیں وہ مردود و معلول ہیں۔ [illegible]

"واما معمر فلم یتکلم فی حفظه ولا استنکر شیء من حدیثه" (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶) معمر کی روایت [illegible]
لیکن معمر کا حافظہ قوی تھا ان کے حافظہ کے متعلق کوئی کلام نہیں۔ اور نہ ہی ان کی مرویات میں سے کوئی منکر ہے

معمر کی روایت کی مؤید روایات:

عن ابراهیم بن سعد عن الزهری عن عامر بن سعد عن ابیه ان اعرابیا قال لرسول الله صلی الله علیه وسلم این ابی قال فی النار
قال فاین ابوک قال حیثما مررت بقبر کافر فبشره بالنار۔

عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا میرا باپ کہاں ہے
آپ نے فرمایا آگ میں۔ پھر اس نے کہا آپ کے باپ کہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تمہارا گزر کسی کافر کی قبر سے ہو
آگ کی بشارت دے دیا کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جواب نہایت ہی حکیمانہ تھا جس میں آپ نے اس کے سوال کا ایسا جواب دیا جس سے اس کا
دل شکستہ نہ ہو۔ اگر آپ یہ فرماتے کہ میرے والد جنت میں ہیں تو یقیناً وہ شخص پریشان ہوتا۔
"وهذا اسناد على شرط الشيخين فتعين الاعتماد على هذا اللفظ وتقديمه على غيره" (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶)

Marfat.com

من عهد الجاهلية ۔۔۔ (بیہقی دلائل النبوۃ ، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۱۱)

... ہم لوگوں تک دو فرقے ... تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہتر فرقہ میں رکھا یہاں تک کہ میں اپنے والدین سے دنیا میں آیا مجھے زمانہ جاہلیت کی کسی برائی نے نہیں مس کیا۔

حدیث پاک سے واضح ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ بہتر فرقہ میں تشریف لاتے رہے ۔ بہتر فرقہ وہی ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو واحد مانتا ہو ۔ کافر کبھی بہتر نہیں ہو سکتا۔ اور جب نبی کریم کو زمانہ جاہلیت کی کسی برائی نے نہیں مس کیا۔ تو کفر و شرک کیسے آپ کے والدین میں ثابت کیا جا سکتا ہے ۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبۃ الی الارحام الطاهرۃ مصفی مهذبا لا تنشعب شعبتان الا کنت فی خیرهما (ابو نعیم دلائل النبوۃ ، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ مجھے پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل فرمایا۔ صاف ستھرا مہذب ۔ خاندانوں میں منتقل ہوتا رہا ۔ جب بھی دو فرقے بنے مجھے بہتر فرقہ میں رکھا گیا۔

• حدیث پاک میں طہارت ، صفائی ، تہذیب ، خیر کے الفاظ استعمال ہوئے ۔ کافر کبھی ان اوصاف کا مالک نہیں ہو سکتا۔

• ... واثلہ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی من ولد ابراهیم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانۃ ... واصطفی من قریش بنی هاشم واصطفانی من بنی هاشم (مسلم ، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۱۱)

• حضرت واثلہ بن الاسقع سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے اسماعیل علیہ السلام ... اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کنانہ کو برگزیدہ بنایا اور کنانہ کی اولاد سے قریش کو برگزیدہ بنایا اور قریش سے بنی ہاشم ... بنی ہاشم سے مجھے ۔

• ... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و اجداد وہی تھے جو رب تعالیٰ کو پسند تھے ۔

• ... قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ما افترق فرقتان منذ خلق اللہ آدم الا کنت فی خیرهما (طبقات ابن سعد ، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۱۱)

حضرت ... رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جب بھی آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لیکر دو فرقے بنے تو میں ان میں سے بہتر فرقہ میں رہا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم اٹھا کر ارشاد فرما رہے ہیں کہ آدم علیہ السلام سے لیکر میرے والد تک میرے آباؤ اجداد ... بہتر تھے ۔ اب ... بعد کوئی کافر مانے تو وہ اپنی قسمت پر روئے ۔

اعتراض = مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے " ان رجلا قال یا رسول اللہ این ابی قال فی النار فلما قفی دعاہ فقال ان ابی واباک فی النار (مسلم ج اول باب بیان ان من مات علی الکفر فهو فی النار ص ۱۱۴)

ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کہاں ہے ؟ (جنت میں یا دوزخ میں) آپ نے فرمایا آگ میں ۔ جب وہ واپس جانے لگا تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا " بے شک میرا باپ اور تمہارا باپ آگ میں ہیں "

Marfat.com

اور داؤد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے " ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استاذن فی الاستغفار لامہ فلم یؤذن لہ "

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں کے لیے استغفار کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ کو اجازت نہیں دی گئی۔

ان دونوں حدیثوں سے پتہ چلا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین (معاذ اللہ) کافر و مشرک تھے۔ تم کیسے ان کو مسلمان مانتے ہو اور کہتے ہو وہ مشرک نہیں تھے۔

جواب: مسلم کی یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف حدیث سے احکام ثابت نہیں ہوتے۔ چہ جائیکہ کفر ثابت ہو اور وہ بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا ثابت ہو۔ یہ کبھی ممکن نہیں ہو سکتا۔

ان ھذہ اللفظۃ وھی قولہ " ان ابی و اباک فی النار " لم یتفق علی ذکرھا الرواۃ " الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶

مسلم میں جو یہ لفظ " ان ابی و اباک فی النار " مروی ہوتے ہیں اس میں راویوں کا اتفاق نہیں۔ کیونکہ مسلم نے یہ روایت حماد بن سلمہ سے تخریج کی ہے حماد بن سلمہ ثابت سے اور ثابت انس سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس کے مخالف روایت معمر کی ہے۔ معمر روایت کرتے ہیں ثابت سے اور ثابت انس سے اس روایت میں ان ابی و اباک فی النار کے الفاظ نہیں۔ بلکہ اس میں یہ الفاظ ہیں " اذا مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار " جب تم کسی کافر کی قبر سے گزرو تو اس کو نار کی بشارت دے دو۔ ان الفاظ میں حضور کے والد کا کوئی ذکر نہیں۔ یہ روایت زیادہ صحیح ہے بنسبت حماد کی روایت کے

فان معمرا اثبت من حماد فان حمادا تکلم فی حفظہ ووقع فی احادیثہ مناکیر (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶)

کیونکہ معمر کی حدیث حماد کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے کیونکہ حماد کے حافظہ میں کلام ہے۔ اور حماد کی روایت کردہ احادیث منکر ہیں۔ جو معروف کے مقابل ہوتی ہیں وہ مردود العمل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بخاری نے حماد سے روایت نہیں کی۔

" واما معمر فلم یتکلم فی حفظہ ولا استنکر شئی من حدیثہ " (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶) معمر کی روایت بزار اور طبرانی نے کی ہے۔ لیکن معمر کا حافظہ قوی تھا ان کے حافظہ کے متعلق کوئی کلام نہیں۔ اور نہ ہی ان کی مرویات میں سے کوئی منکر ہے۔

معمر کی روایت کی مؤید روایات :

عن ابراھیم بن سعد عن الزہری عن عامر بن سعد عن ابیہ ان اعرابیا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این ابی قال فی النار قال فاین ابوک قال حیثما مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار۔

عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا آگ میں۔ اس نے کہا آپ کے باپ کہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تمہارا گزر کسی کافر کی قبر سے ہو تو آگ کی بشارت دے دیا کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جواب نہایت ہی حکیمانہ تھا جس میں آپ نے اس کے سوال کا ایسا جواب دیا جس سے اس کا دل شکستہ نہ ہو۔ اگر آپ یہ فرماتے کہ میرے والد جنت میں ہیں تو یقیناً وہ شخص پریشان ہوتا۔

وھذا اسناد علی شرط الشیخین فتعین الاعتماد علی ھذا اللفظ وتقدیمہ علی غیرہ " (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶)

Marfat.com

اس روایت کی اسناد بشرط الشیخین ہونے کی وجہ سے صحیح ہے اور اسی پر ہی اعتماد ہوگا۔ یہ روایت دوسری روایات سے مقدم ہوگی

طبرانی اور بیہقی نے اسی حدیث کو آخر میں ذکر کیا ہے کہ اعرابی نے اسلام قبول کر لیا تھا اور اس نے کہا "لقد کلفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعبا ما مررت بقبر کافر الا بشرته بالنار" "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشقت میں ڈال دیا ہے کیونکہ میں جس کافر کی قبر سے بھی گزرتا ہوں اسے آگ کی بشارت دیتا ہوں۔"

معلوم ہوا کہ وہ اعرابی اپنی عربی زبان سے با خبر تھا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز تکلم سے بھی وہ با خبر تھا۔ جس سے کلام کیا گیا جب اس نے آپ کے ارشاد کو عام سمجھا تو دوسرے کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کو نار جہنمی کر کے اپنی عاقبت کو برباد کرے۔

ابن ماجہ نے بھی یہی حدیث ابراہیم بن سعد کی روایت سے ذکر کی ہے ابراہیم بن سعد نے زہری سے اور زہری نے سالم سے اور سالم نے اپنے باپ (عبد اللہ بن عمر) سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا "جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال … ان ابی کان یصل الرحم … فاین هو قال فی النار قال فکانه وجد من ذلک فقال یا رسول اللہ فاین ابوک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیثما مررت بقبر مشرک فبشره بالنار۔ قال فاسلم الاعرابی بعد۔ قال لقد کلفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعبا ما مررت بقبر کافر … (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶)

"… وبهذا یتبین بلا شک ان هذا اللفظ العام هو الذی صدر منه صلی اللہ علیہ وسلم ورآه الاعرابی بعد اسلامه امرا مقتضیا … للامتثال" (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶، ۲۲۷)

"… بلا شک یہ واضح ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب عمومی طور پر دیا اور اعرابی نے بھی اسلام قبول کرنے کے بعد اس امر کو نہایت ضروری کے لازم قرار دیا۔ اسے بغیر تسلیم کرنے کے اپنے کیلئے کوئی چارہ کار نہ سمجھا۔"

مسلم کی روایت میں غلطی کی وجہ۔

… وہی ہے جس کا ذکر کیا جا چکا ہے کہ حماد کے حافظہ میں کمی تھی اور اس کی روایات منکر بھی ہیں لہذا حماد کی روایت سے کوئی ثابت کرنا ممکن نہیں۔ ایسی حدیث سے عام حکم ثابت نہیں ہو سکتا تو کفر کیسے ثابت کیا جا سکتا ہے

… "فعلم ان هذا اللفظ الاول من تصرف الراوی رواه بالمعنی علی حسب فهمه وقد وقع فی الصحیحین روایات کثیرة من هذا النمط فیها لفظ تصرف فیه الراوی وغیره اثبت منه" (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶)

معلوم ہوا کہ حماد کی روایت میں الفاظ "ان ابی واباک فی النار" راوی کا تصرف ہے۔ یعنی روایت بالمعنی ہے روایت بالمعنی کا مطلب یہ ہے کہ راوی اپنے الفاظ میں حدیث کا مفہوم پیش کرے۔ اس طرح کی روایات میں راویوں سے غلطی ہو جاتی ہے۔ ایسی روایات بخاری اور مسلم میں کئی ہیں۔ ان روایات کے مقابل جب وہ روایات آ جائیں جن کو بالفاظہ

Marfat.com

روایت کی جا سکتی تو وہ زیادہ معتبر ہوتا کہ روایت بالفاظ کا مطلب یہ ہے کہ حدیث کا راوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

[illegible] الفاظ کو ہی ادا کرے [illegible] اور بالمعنی کا مطلب [illegible] اپنے الفاظ میں روایت سے [illegible]

[illegible] ما خرج مسلم لحماد فی الاصول الا من حدیثہ عن ثابت ۔ (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲۶)

مسلم نے حماد کی روایات کو اصول میں نہیں ذکر کیا سوائے ان کی ثابت سے حدیث کے جو اصول میں ذکر کی ہے ۔

اور اس میں بھی رقم کے نزدیک [illegible] ہے کہ [illegible] اصول میں نہیں ذکر کرنا چاہئے تھا ۔ یعنی مسلم کا طریقہ ہے کہ بعض روایات وہ اپنے اصولوں کے مطابق بالاصالت ذکر کرتا ہے اور بعض کو بالتبع وہ روایات جو بالتبع ذکر کرتا ہے ان میں ضعیف حدیثوں کو بھی نقل کر لیتا ہے ۔ جیسا کہ کتاب الایمان میں ایک حدیث کی سند یہ ہے " حدثنا الصعق یعنی ابن حزن قال حدثنا مطر الوراق عن زہدم " [illegible] حدیث کی [illegible] ان الفاظ سے اعتراض کیا " الصعق ومطر لیسا قویین ولم یسمعہ مطر من زہدم وانما رواہ عن القاسم عنہ " صعق اور مطر قوی راوی نہیں اور مطر نے زہدم سے سنا بھی نہیں بلکہ اس کی روایت قاسم سے مروی ہے ۔

دار قطنی کے اس استدراک پر علامہ نووی نے تحریر کیا " وھذا الاستدراک فاسد لان مسلما لم یذکرہ متصلا وانما ذکرہ متابعۃ للطرق الصحیحۃ السابقۃ وقد سبق ان المتابعات یحتمل فیہا الضعف ۔

سابقہ صحیح طرق سے

دار قطنی کا یہ استدراک فاسد ہے کیونکہ مسلم نے یہ روایت بالاصالۃ ذکر نہیں کی بلکہ بالتبع ذکر کی ہے اور [illegible] بالتبع ضعیف حدیثیں بھی نقل کر لیتا ہے ۔

لہٰذا اس سے واضح ہوا کہ حماد کی روایت [illegible] مسلم نے سوائے ثابت کی روایت کے بالاصالۃ ذکر نہیں کی [illegible] ہو سکتی ہے کہ مسلم کے نزدیک بھی حماد ضعیف راوی ہے [illegible] یہ روایت بالاصالۃ [illegible] مسلم [illegible] معلوم ہوا ہے ۔ یہ بھی بالتبع ذکر ہونا چاہئے تھی تاکہ اس کا ضعف بھی واضح ہوتا

چونکہ [illegible] مسلم [illegible] بھی کہیں کہیں [illegible] معلوم ہوتا ہے ۔ مثال کے طور پر ایک حدیث [illegible] اس کی طرف توجہ کریں ۔

عن عطاء قال حضرنا مع ابن عباس جنازۃ میمونۃ بسرف فقال ھذہ زوجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رفعتم نعشہا فلا تزعزعوہا ولا تزلزلوہا وارفقوا فانہ کان عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسع نسوۃ کان یقسم لثمان ولا یقسم لواحدۃ قال عطاء [illegible] لا یقسم لہا بلغنا انہا صفیۃ وکانت آخرہن موتا [illegible] بالمدینۃ (متفق علیہ) وقال رزین قال غیر عطاء ھی سودۃ وھو اصح وھبت یومہا لعائشۃ حین اراد [illegible]

عطاء سے مروی ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی معیت میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں مقام سرف میں حاضر تھے تو آپ نے فرمایا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں جب تم ان کے جنازہ کو اٹھاؤ تو اسے نہ حرکت دینا اور نہ جھٹکے دینا بلکہ آرام اور نرمی سے اٹھانا کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنے والی نو ازواج مطہرات میں سے تھیں

Marfat.com

جن میں آپ نے بیبیوں کو برابر طور پر تقسیم فرما رکھا تھا وہ آٹھ تھیں، ایک کی باری مقرر نہیں تھی۔

عطاء راوی نے کہا کہ وہ زوجہ جس کی باری آپ مقرر نہیں فرماتے تھے وہ حضرت صفیہ تھیں اور وہی مدینہ طیبہ میں سب سے آخر فوت ہوئی تھیں۔

یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں نے ذکر کی ہے۔ لیکن اس کے آخری حصہ میں عطاء راوی سے دو طرح کا سہو واقع ہوا ہے۔ ایک تو یہی جو صاحب مشکوٰۃ نے رزین کے حوالہ سے نقل کر دیا کہ وہ زوجہ جن کی باری مقرر نہیں تھی وہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا تھیں حضرت صفیہ نہیں تھیں۔ کیونکہ حضرت سودہ نے خود اپنی باری سے دستبردار ہونے کی درخواست کر دی تھی حضور کی خدمت میں [illegible] عام عورتوں کی سی خواہش نہیں۔ آپ میری باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیں [illegible] دوسرا سہو یہ ہوا ہے کہ راوی نے کہا سب سے آخر میں مدینہ طیبہ میں فوت ہونے والی یہی ہیں۔ حالانکہ یہ درست نہیں [illegible] فی رمضان سنۃ خمسین فی زمن معاویۃ وماتت میمونۃ بعد سنۃ احدی وخمسین وماتت عائشۃ سنۃ سبع وخمسین [illegible] سودۃ سنۃ [illegible] وخمسین وام سلمۃ سنۃ تسع وخمسین (از مرقاۃ)

[illegible] حضرت صفیہ کی وفات پچاس ہجری میں ہوئی۔ اور ان کے بعد چار ازواج مطہرات کی وفات ہوئی۔ کیونکہ حضرت میمونہ کی [illegible] ہجری میں اور حضرت عائشہ کی ستاون ہجری میں اور حضرت سودہ کی چون ہجری میں اور حضرت ام سلمہ کی انسٹھ ہجری میں ہوئی۔ [illegible] یہ واضح ہو گیا کہ مسلم اور بخاری کے راویوں سے بھی سہو ہو سکتا ہے۔

[illegible] واضح ہو گیا کہ حماد کی روایت میں بھی سہو ہے۔ اس کے مد مقابل دوسری روایات صحیح ہیں۔

[illegible] مسلم کے راویوں سے ایسی احادیث بھی مروی ہیں جو راوی نے اپنے علم کے مطابق بات بیان کی ہے [illegible] دوسری روایات کے خلاف ہونے سے معتبر نہ رہیں۔ جیسا کہ ~~[illegible]~~ [illegible] ذکر عند ابن عمر عمرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجعرانۃ فقال لم یعتمر منہا (مسلم ج ۲ باب [illegible]) [illegible] عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ کا ذکر کیا گیا کہ آپ نے جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھا تو آپ نے کہا کہ حضور نے [illegible] سے عمرہ نہیں کیا۔

[illegible] علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لم یعتمر منہا ہذا محمول علی نفی علمہ ای انہ لم یعلم ذلک وقد ثبت ان النبی صلی اللہ [illegible] من الجعرانۃ [illegible] مقدم علی النفی لما فیہ من زیادۃ العلم وقد ذکر مسلم فی کتاب الحج اعتمار النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الجعرانۃ عام حنین من روایۃ انس رضی اللہ عنہ واللہ اعلم۔

حضرت ابن عمر کا یہ کہنا کہ حضور نے جعرانہ سے عمرہ نہیں کیا اسے ان کے علم نہ ہونے پر محمول کیا جاتا ہے کہ آپ کو اس کا علم نہ ہو سکا [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جعرانہ سے عمرہ کرنا ثابت ہے۔ اثبات والا قول نفی والے قول سے مقدم ہے کیونکہ اثبات میں علم زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور خود مسلم نے کتاب الحج میں حضرت انس رضی اللہ کی روایت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جعرانہ سے عمرہ کرنے کا ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

ان مندرجہ بالا وجوہات سے یہ بات نظر یہ کہنا دشوار نہ رہا کہ مسلم کی حدیث روایت حماد ضعیف ہے اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا کفر ثابت نہیں ہو سکتا ۔

یہی وجہ ہے کہ مسلم کی اس حدیث کے متعلق رئیس المتقین، استاذ الاساتذہ حضرت علامہ پیر سید حسین الدین شاہ دامت برکاتہم العالیہ ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث متناً مضطرب ہے قابل وثوق نہیں۔

ابو داؤد کی حدیث استغفار کی اجازت نہ ملنا، وہ بھی تعارض کی وجہ سے کفر ثابت کرنے میں ناکام ہے۔ کیونکہ دوسری صحیح احادیث سے پاک رحموں اور پاک صلبوں سے منتقل ہونا ثابت ہے ۔

نبی کریم کے والدین کو کافر کہنا درحقیقت آپ کو ایذا دینا ہے ۔

قال السہیلی فی الروض الانف بعد ایرادہ حدیث مسلم، ولیس لنا نحن ان نقول ذلک فی ابویہ صلی اللہ علیہ وسلم لقولہ "لا تؤذوا الاحیاء بسب الاموات" وقال تعالیٰ "ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ" الآیۃ۔ وسئل القاضی ابوبکر بن العربی احد ائمۃ المالکیۃ عن رجل قال ان ابا النبی [illegible] فی النار، فاجاب بانہ ملعون لقولہ تعالیٰ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔ قال ولا اذی اعظم من ان یقال عن ابیہ انہ فی النار (الحاوی للفتاوی ج 2 ص ۲۲۳)

حضرت سہیلی نے الروض الانف میں مسلم کی حدیث ذکر کرنے کے بعد کہا ہے ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے متعلق کفر کا قول کریں۔ کیونکہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "زندہ کو مردہ کی وجہ سے ایذا نہ پہنچاؤ" اور ارشاد یوں فرمایا، ترجمہ۔ بیشک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے قاضی ابوبکر بن عربی سے مالکیہ میں سے کسی ایک شخص کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ حضور کے والد کو کافر کہتا ہے اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا وہ ملعون ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جو شخص اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتا ہے اس پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں، اس سے بڑھ کر اور ایذا کیا ہو سکتی ہے کہ وہ آپ کے باپ کو کافر کہے

معاملہ قسمت کا ۔

کسی کی قسمت میں یہ ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو بیان کرتا ہے اور کسی کی قسمت میں ہے وہ نعوذ باللہ [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرنے کی توفیق لازوال عطا فرمائے اور تنقیص کرنے سے بچائے ۔

میت کو تکلیف دینا ایسا ہی ہے جیسے زندہ کو تکلیف دینا ۔ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کسر عظم المیت ککسرہ حیا (رواہ مالک وابو داؤد وابن ماجہ، مشکوٰۃ باب دفن المیت) حضرت عائشہ سے مروی ہے بیشک رسول اللہ [illegible] نے فرمایا میت کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسا زندہ کی ہڈی کو توڑنا ہے۔ قال ابن الملک "ان المیت یتألم" [illegible] ابن ملک نے کہا اس حدیث سے [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] ابن ابی شیبہ عن ابن مسعود قال اذی المؤمن فی موتہ کاذاہ فی حیاتہ۔ ابن ابی شیبہ نے [illegible] بیان کی ہے کہ میت کو ایذا دینا ایسا ہی ہے جیسے اس کی زندگی میں ایذا دی گئی ہو (مرقاۃ [illegible])

قبروں کو مسمار کرنا ظلم عظیم ہے۔ [illegible] نبی کریم کی زوجہ مطہرہ کی [illegible]

[illegible]

Marfat.com

فتویٰ :

مولوی مفتی غلام حسن قادری، مدرس، دار العلوم حزب الاحناف، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الجواب ھوالموفق الصدق والصواب

محترم المقام واجب الاحترام سید محمد اخلاق شاہ صاحب زید مجد کا اللہ تعالیٰ آپ کے سچے عقیدے اور پاکیزہ جذبات کی حفاظت فرمائے اور ہر مسلمان کو اسی طرح کا عقیدہ نصیب فرمائے آمین ثم آمین وہابیہ خائبہ خاسرہ سے یہی امید ہے اور ان سے خیر کی توقع رکھنا بہت بڑی حماقت ہے وہ لوگ زنا جیسے گناہ سے تو در گزر کر سکتے ہیں بلکہ اس کے گناہ ہونے کی ان کی نظروں میں کوئی وقعت نہیں لیکن میلاد شریف منانا ، ختم شریف ،بزرگوں کی دست بوسی ،زیارات قبور وغیرہ ان کے نزدیک یہی اصل گناہ ہیں اور باقی ہر شے گوارا ہے مگر یہ کام گوارا نہیں- والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک کی توہین کر کے خود ہی جہنم کا ایندھن بنیں گے وہ تو جنت کے اعلیٰ مقام میں تشریف فرما ہیں انبیائے کرام کے والدین کو بالخصوص مشرک کہنا ان لوگوں کا محبوب مشغلہ ہے ان کی بد اعتقادیاں ملاحظ کرنی ہوں تو مندرجہ ذیل کتب کا ضرور مطالعہ فرمائیں تاکہ اپنے مسلک کا دفاع بھی ہو اور ان کی خباثتوں کا پتہ بھی چلے۔

'جآالحق مفتی احمد یار خان نعیمی' ھمفرے کے اعترافات' اس کتاب میں فرقہ وہابیہ کے بانی محمد بن عبدالوھاب نجدی کی پوری تاریخ ہے اور کس طریقے سے وہ انگریز کے ہاتھوں استعمال ہوا۔ 'وہابی مذہب' مولانا ضیاء اللہ قادری کی تصنیف 'دیوبندی مذہب' مولانا غلام مہر علی۔ ہو سکتا ہے یہ کتابیں یا ان میں سے کچھ آپ ... بازار سے نہ مل سکیں کسی سنی عالم دین سے رابطہ کریں ان کی لائبریری میں ضرور ہوں گی میرے پاس یہ تمام کتب ہیں آپ چونکہ دور ہیں اگر یہاں ہوتے تو آپ ...

یہ ... ضرور کریں کہ یہی مضمون جو آپ نے مجھے بھیجا ہے دیوبندیوں وہابیوں کے مدارس میں بھی بھیجیں اور دیکھیں کیا جواب ملتا ہے اور اس مضمون کو ... ... تاکہ ان کا کردار پوری طرح لوگوں کے سامنے آئے اور پاکستان میں جو وہابی انقلاب لانے کی باتیں ہو رہی ہیں ان کا خاتمہ ہو سکے- اس بات سے ... ایک منظم تحریک چلنی چاہئے جو ان ظالموں کو روکے اور مسلمانوں کے جذبات سے نہ کھیلیں آپ کراچی کے علماء سے رابطہ فرمائیں خصوصا ... جو آج کل ٹی وی پہ بھی نظر آتے ہیں تاکہ ٹی وی پر یہ آواز اٹھائی جائے- مولانا غلام محمد سیالوی جو چیئرمین ہیں بیت المال کے پھر ان کی وساطت ... جناب حاجی فضل کریم تک آواز جائے اس طرح حاجی حنیف طیب اور علامہ شاہ تراب الحق قادری وغیرہ کم از کم ان سب کو اس مضمون کی ایک ایک ... تاکہ ... اس سازش کا سدباب کیا جا سکے مولانا الیاس قادری امیر دعوت اسلامی اور تحریک منہاج القرآن- جمعیت علماء پاکستان اور سنی تحریک سے ... سب سے رابطہ کریں- دعا گو غلام حسن قادری، مدرس، دار العلوم حزب الاحناف، لاہور

۵ ۳ ۹۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الجواب ھو الموفق للصدق والصواب

محترم المقام واجب الاحترام سید محمد افضل شاہ صاحب زید مجدکم اللہ تعالیٰ آپ کے سچے عقیدے اور پاکیزہ جذبات کی حفاظت فرمائے اور ہر مسلمان کو اسی طرح کا عقیدہ نصیب فرمائے آمین ثم آمین

دعا ہے صاحبِ خانہ سے یہی امید ہے اور ان سے خیر کی توقع رکھنا بہت بڑی حماقت ہے وہ لوگ زنا جیسے گناہ سے تو درگذر کر لیتے ہیں بلکہ اس کے گناہ ہونے میں بھی انکی نظروں میں کوئی وقعت نہیں لیکن میلاد شریف فاتحہ ختم شریف . بزرگوں کی دست بوسی . زیارات قبور وغیرہ انکی شریعت میں اصل گناہ ہیں اور یہ انکی ہرگز گوارا نہیں . مگر یہ بات گوارا نہیں . والدہ ماجدہ مرحومہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی زیارت کا ذکر تو معمولی بات ہے خود حضور جن کا اسم گرامی محمد ہے وہ تو درود شریف ہو یا حدیث ان کی شان ہے ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible] ہوا اور ان کی تقویٰ کا ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... [illegible] ہو گیا ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵ / ۱۲ / ۹۹

دار الافتاء
مرکزی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

Marfat.com

فتویٰ :

شیخ الجامعہ مفتی محمد خان قادری، جامعہ اسلامیہ لاہور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ محققین علماء کی تحقیق کے مطابق

حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام سے لے کر حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما تک جن مردوں اور خواتین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد یا والدہ ہونے کا شرف نصیب ہوا وہ تمام کے تمام اہل شان سے ہیں ایمان رکھنے والے تھے اس موضوع پر اہل علم متعدد کتب کی تصنیف کیں ہیں حضرت مجدد امام جلال الدین سیوطیؒ نے اس مسئلہ پر سات رسائل لکھے ان کے نام یہ ہیں

۱۔ مسالک الحنفاء فی والدی المصطفیٰ

۲۔ الدرج المنیفہ فی الآباء الشریفہ

۳۔ المقامۃ السندسیہ فی النسبۃ المصطفویہ

۴۔ التعظیم والمنۃ فی ان ابوی رسول اللہ فی الجنۃ

۵۔ نشر العلمین المنیفین فی احیاء الابوین الشریفین

۶۔ السبل الجلیہ فی الآباء العلیہ

۷۔ الدرج الکامنہ فی ایمان السیدۃ آمنہ

بعد کے علماء نے اسی بات کو ترجیح دی۔ مشہور اہل حدیث عالم مولانا محمد ابراہیم میر نے بھی ایمان والدین مصطفیٰ پر مبسوط مقالہ لکھا ہے لہٰذا اس کے خلاف بات کرنا امت مسلمہ سے دشمنی اور عالم اسلام کو نقصان پہنچانا ہے

۲۔ اسلام نے ہر میت اور اس کی قبر کا احترام کا حکم دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احترام قبر کے بارے میں ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ کسی مسلمان کی قبر پر مت بیٹھو اور نہ ہی اسے روندو۔ حضرت ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیہا (نہ تو قبروں پر بیٹھو اور نہ ہی ان کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرو) (المسلم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لان یجلس احدکم علی جمرۃ فتحرق ثیابہ فتخلص الی جلدہ خیر لہ من ان یجلس علی قبرہ (کسی شخص کا آگ کے انگارے پر بیٹھنا جس سے اس کے کپڑے جلیں اور اس کے جسم تک گرمی جائے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے) (المسلم) جب کسی بھی مسلمان کی قبر پر بیٹھنے کی اجازت نہیں تو اس کی قبر پر بلڈوزر چلانے کی اسلام کب اجازت دے گا اور اس ہستی کے مزار پر جس کی گود میں رسول اکرم کا بچپن گزرا ہو۔

۳۔ یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے حکومت سعودیہ نے قانون بنا رکھا ہے کہ آثار کی حفاظت کی جائے وہاں کچھ لوگ عالم اسلام کو سعودی حکومت کے خلاف کرنے کے لئے ایسے کام کر رہے ہیں حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس کا ازالہ کرے الغرض اس واقعہ کی بھرپور مذمت کی جاتی ہے دعا ہے کہ ہم سب کو اسلام کی بقاء پر استقامت کی توفیق عطا فرمائے

اسلام کا ادنیٰ خادم

★ شیخ الجامعہ ★

جامعہ اسلامیہ لاہور

محمد خان قادری

اصبح روڈ اسلامیہ پارک لاہور

11/3/99

Marfat.com

فتویٰ:

مولانا مفتی خالد محمود، شیخ الجامعہ معارف القرآن کراچی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین

آپ نے جس دل خراش، انتہائی اندوہناک اور صاحبِ ایمان کو خون کے آنسو رُلا دینے والے واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ یہ محبت وادب ومقام نبوی سے آگاہ اہلِ ایمان کو شاید مصلحتوں، کم کوشیوں، تن آسانیوں اور خود فریبیوں کے حصار سے نکل آنے کی دعوت کے طور پر ظہور پذیر ہوا ہے — ان لوگوں نے تو باعث تخلیقِ کون ومکاں سرورِ دوجہاں رحمتِ عالمیاں صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے جسدِ اطہر اور مزارِ انور کے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ ان کے فاسد خلاف شرع نظریات باطلہ کے عین مطابق ہے۔ جنت المعلیٰ، جنت البقیع، میدان احد کے مقدس ومتبرک مزارات، غارِ ثور میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے ... کے نشانات، احد میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے آثار بابرکات کو جس ... امت مسلمہ کے شدید احتجاج کے باوجود جس طرح ختم کیا ... اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اور العیاذ باللہ تعالیٰ، یہ شاید ان کے اسی ... کی ابتداء ہے، جو ان کو ان کے اولین گرو نے، روضہ مقدسہ کو ... کے ساتھ تشبیہ دے کر دیا ہے، جس کا اعادہ مسجد نبوی میں ... نام نہاد مدرسین بھی کرتے رہتے ہیں۔ اور جیسے یہ لوگ مدینہ طیبہ ... مبارکہ کی تعمیر جدید و تزئین کے نام سے روبہ رفتہ امت مسلمہ ... ہیں۔ اہلِ اسلام خواہ ان کا تعلق کسی بھی شعبہ حیات اور طبقۂ زندگی سے ہو ... اب بھی راست اقدامات کرنے سے ہچکچاتے رہے تو اللہ تعالیٰ وہ دن نہ لائے ... نہیں لائے گا کہ بہرکیف

یہ لوگ اپنے نامۂ اعمال کو روضۂ مقدسہ مطہرہ کی اس بے حرمتی سے جلد سیاہ کرنے کی کوشش

Marfat.com

کا آغاز کر دیں گے ۔ آپ علماء کرام سے صرف تحریرات، تصدیقات نہ لیں بلکہ ان سے
وہ کام لیں جو ان کی شرعی ذمہ داری ہے ۔ جس کام کا آپ نے اکابر علماء سے ملاقات کرکے
آغاز کر دیا ہے اور ان حضرات کو ایک جگہ جمع کرکے باہمی مشاورت سے ایسے اقدامات وضع
کرائیں جو صرف وقتی اور کارروائی کے طور پر نہ ہوں بلکہ دور رس اثرات و نتائج کے حامل
ہوں ۔ میں اس طبقہ کا ادنیٰ ترین آدمی ہوں اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اپنی بساط بھر
کوشش کو اس معاملہ میں صرف کرنے، آپ کا ساتھ دینے کو اپنی نجات اخروی کا باعث
یقین کرتا ہوں ۔

نہ کٹ مروں جب تک میں خواجۂ یثرب کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

آپ ایک اور کام فوری طور پر کریں ۔ اس واقعہ کی تمام کیفیت، دیگر عالمی زبانوں یا کم از کم اردو
عربی اور انگریزی میں تیار کروا کے اس کی عالمی سطح پر تمام ذرائع ابلاغ کے ذریعے تشہیر کرائیں
یہ کام آپ کے علاوہ تمام اسلامی تحریکوں اور تنظیموں کو کرنا چاہیئے بلکہ وہ لوگ
تحریر میں یہ مطالبہ کریں کہ سعودی کاربردازان یہ یقین دہانی کرائیں کہ انہوں نے
سیدہ آمنہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جسد اطہر جو کہ بوقت کھدائی یقیناً بالکل صحیح
و سالم حالت میں ان لوگوں کو ملا ہوگا، کو کہاں دفن کیا ہے ۔ ابواء شریف کی بے حرمتی
کرنے والوں اور اس میں کسی بھی لحاظ سے ملوث لوگوں کو قرار واقعی سزا دی جائے ۔
+ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کا مومن ہونا ہمارے عقیدہ ایمانی میں شامل ہے

اس مسئلہ کے ثبوت میں میں فی الوقت اپنے مرشد کریم حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کی شہرۂ آفاق تفسیر ضیاء القرآن میں سے سورۃ الشعراء کی آیت نمبر ۲۱۹ کی تفسیر کا
ایک حصہ نقل کرنا کافی سمجھتا ہوں ۔

" ابو نعیم نے حضرت ابن عباس رض سے اس کا یہ مفہوم بھی نقل کیا ہے کہ تقلب سے مراد
تنقل فی الاصلاب ہے ۔ یعنی جب آپ کا نور یکے بعد دیگرے آپ کے اجداد کی پشتوں سے منتقل
ہوتے چلا آ رہا تھا تو اس وقت بھی آپ کو آپ کا رب دیکھ رہا تھا ۔ کیونکہ آپ کے آباؤ اجداد کو قرآن
کریم نے الساجدین (سجدہ کرنے والے) کہا ہے ۔ اس لیئے اکثر علماء نے اس آیت سے حضور

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے مومن ہونے پر استدلال کیا ہے اور اہل السنت والجماعت کے کثیر التعداد جلیل القدر علماء کا یہی مسلک ہے۔ چنانچہ علامہ آلوسی لکھتے ہیں۔ وجوز حمل التقلب علی التنقل فی الاصلاب بان یراد بالساجدین المؤمنون واستدل بالآیۃ علی ایمان ابویہ صلی اللہ علیہ وسلم کما ذھب الیہ کثیر من اجلۃ اھل السنۃ ۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے حق میں بے ادبی کے کلمات کہتا ہے تو مجھے اس کے کفر کا اندیشہ ہے وانا اخشی الکفر علی من یقول فیھما رضی اللہ عنھما علی رغم انف علی القاری واضرابہ (روح المعانی)

اس قول کی تائید میں علامہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد احادیث صحیحہ نقل کی ہیں جن میں سے ایک حدیث ملاحظہ فرمائیے۔ عن النبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما افترق الناس فرقتین الا جعلنی اللہ من خیرھما فاخرجت من بین ابوی ولم یصبنی شئ من عھد الجاھلیۃ خرجت من نکاح لم اخرج من سفاح من لدن آدم حتی انتھیت الی ابی وامی فانا خیرکم نفسا وخیرکم ابا (مظہری)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نسل انسانی دو حصوں میں بٹی تو مجھے اللہ تعالی نے اس میں کیا جو ان دونوں سے بہتر تھا۔ اپنے والدین کے ہاں میری ولادت ہوئی اس حال میں کہ مجھے زمانہ جاھلیت کی کسی چیز نے ملوث نہیں کیا۔ آدم سے لے کر اپنے والدین تک میرے اجداد اور جدات میں کوئی بھی بدکاری سے پیدا نہیں ہوا۔ میں تم سب سے نفس کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں اور باپ کے لحاظ سے بھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ امہات میں کوئی مشرک یا فاسق نہیں ہوا کیونکہ مشرکین کے بارے میں صراحۃً مذکور ہے انما المشرکون نجس اور حضور کے آباء نجس نہیں ہو سکتے۔ (تفسیر ضیاء القرآن ج ۳ ص ۴۲۱)

اللہ تعالے ہمیں اتباع حق کی توفیق عنایت فرمائے اور ضلالت و غوایت سے محفوظ رکھے

آمین

خالد محمود

خالد محمود

معارف القرآن کشمیر کالونی کراچی

Marfat.com

فتویٰ :

مولانا مفتی محمد اشرف آصف جلالی، شیخ الجامعہ، جامعہ جلالیہ، رضویہ مظہر السلام۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم

دار العلوم جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام (رجسٹرڈ) صوبہ پنجاب۔ لاہور

محترم المقام سید محمد اخلاق صاحب۔ محترم طارق اکرام صاحب، محترم حافظ محمد فیاض صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی وساطت سے ایک ضمیر جھنجھوڑ دینے والی اور روح تڑپا دینے والی خبر پہنچی۔ ان دشمنان اسلام نجدیوں نے اپنی بدبختی کا ایک اور ثبوت فراہم کیا ہے۔ اور اپنے غیر مسلم آقاؤں کے ایجنڈے کے ایک حصے پر مزید عمل کر کے دکھایا۔

سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین طیبین طاہرین کے بارے میں ہرگز عدم ایمان کا عقیدہ نہیں رکھنا چاہیے۔ ان کی تعظیم وتکریم مسلمانان عالم پر لازم ہے۔ مسلمانوں کی قبور کی بڑی حرمت ہے خصوصا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار تو یقینا شعائر اللہ سے تھا۔ اور شعائر اللہ کی تعظیم تو ایمان کا حصہ ہے اور توہین نار جہنم کا سبب ہے۔ ایک عام مسلمان کی قبر کا اتنا احترام ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لأن یجلس أحدکم علی جمرۃ فتحرق ثیابه فتخلص الی جلده خیر له من أن یجلس علی قبر۔ رواہ مسلم مشکوۃ ص ۱۴۸۔

"کہ تم میں سے کوئی آدمی آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے جو اس کے کپڑے جلاتا ہوا اس کی جلد تک پہنچ جائے کسی قبر کے اوپر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

کیا قبر پر بیٹھنے میں قبر کی زیادہ بے حرمتی ہے یا قبر پر بلڈوزر چلانے میں اس کی زیادہ بے حرمتی ہے؟ یقینا حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مقدس کی بے حرمتی کرنے والوں نے جہنم کے انگارے گلے میں ڈالے ہیں۔

پھر دیکھیے نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر نشانی کیلیے خود پتھر اٹھا کر رکھا تھا اور پتھر بھی بہت بڑا تھا۔ ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

عن المطلب بن أبي وداعة قال لما مات عثمان بن مظعون أُخرج بجنازته فدفن أمر النبي صلى الله عليه وسلم رجلا أن يأتيه بحجر فلم يستطع حملها فقام إليها رسول الله صلى الله عليه وسلم وحسر عن ذراعيه ... ثم حملها فوضعها عند رأسه وقال أُعلِم بها قبر أخي و أدفن إليه من مات من أهلي رواه ابوداؤد. مشكوة ۱۴۹

"حضرت مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا آپ کا جسد اطہر لایا گیا پس دفن کیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا وہ ایک پتھر اٹھا کے لائے۔ پس وہ اس پتھر کو نہ اٹھا سکا پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پتھر کے پاس گئے اور آپ نے اپنی کلائیوں سے کپڑا پیچھے ہٹایا پھر آپ نے وہ پتھر اٹھایا اور اسے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر کے پاس رکھ دیا اور فرمایا میں اس پتھر سے اپنے بھائی کی قبر پر نشانی لگاتا ہوں میرے اہل سے جو فوت ہوگا میں اسی کو ان کے پاس دفن کروں گا۔

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مقدس کے پتھر دور گرانے والے کس منہ سے دین اسلام کا نام لیتے ہیں۔ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایک پتھر قبر پر پہچان کیلیے رکھا تھا۔ اور پتھر بھی اتنا وزنی تھا کہ عام آدمی اسے نہ اٹھا سکا۔

ان نجدیوں نے اس قبیح حرکت سے نہ صرف مسلمانان عالم کی دل آزاری کی ہے بلکہ گنبد خضری کے مکین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی دل دکھایا۔ ایک عام آدمی کیلیے اس کی والدہ کیسی بھی ہو اسکی قبر کی توہین باعث اذیت ہوتی ہے۔ تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ سے کتنی اذیت ہوئی ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنيا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُم عَذَابًا مُّهِينًا۔ الاحزاب/۵۷

بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کیلیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (کنز الایمان)

نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جعرانہ کے مقام پر
اپنی رضاعی والدہ کا بھی اتنا احترام کیا تھا کہ۔ امام المرسلین ہونے کے باوجود

Marfat.com

ان کیلئے اپنی چادر بچھائی۔ ملاحظہ ہو۔

عن ابی الطفیل قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لحما بالجعرانۃ إذ أقبلت امرأۃ حتی دنت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبسط لھا رداءہ فجلست علیہ فقلت من ھی فقالوا ھی امہ التی ارضعتہ رواہ ابوداؤد۔ مشکوٰۃ ۴۲۰

حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم کرتے دیکھا اتنے میں ایک خاتون آئیں یہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جا پہنچیں پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کیلئے اپنی چادر بچھادی وہ اس چادر پر بیٹھ گئیں (براجمان ہوگئیں) میں نے کہا یہ کون خاتون ہیں صحابہ نے کہا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت بھی اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے سامنے اتنی اجاگر کی کہ ان کیلئے بھی چادر بچھائی تو آپ کی حقیقی والدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کتنی عظمت ہوگی۔

ان قبریں اکھاڑنے والے نجدیوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی والدہ کے پیچھے۔ وہ بھلا خاک بچھونا بھی رہنے دیا۔ "وسیعلم الذین ظلموا أی منقلب ینقلبون"۔ النمل ۲۲۷

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے ایمان کے بارے میں متقدمین و متاخرین نے بہت سی کتب و رسائل تصنیف کیے ہیں جن میں ثبوت ایمان پر آیات احادیث اور آثار جمع کیے ہیں۔

میرے استاذ محترم، عرب دنیا کی عظیم علمی شخصیت مفتی عراق شیخ عبدالکریم محمد المدرس البغدادی فرمایا کرتے تھے۔ ایمان والدین کے دوسرے سارے دلائل سے قطع نظر اگر صرف آیت کریمہ

"لتنذر قوما ما أنذر آباؤھم فھم غافلون"۔ یٰس / ۶۔

"تاکہ تم اس قوم کو ڈر سناؤ جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے تو وہ بے خبر ہیں۔"

کو لیا جائے تو بھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی طرف انگلی اٹھانے کی کوئی گنجائش نہیں ملتی کیونکہ وہ زمانہ فترۃ میں تھے چنانچہ انذار ہی نہیں پایا گیا جب انذار ہی نہیں تو وہ مرفوع القلم ہیں۔ اور اگر دوسری بار احیا والی روایت لی جائے تو پھر ابلاغ بھی ہے اور ویسے ہی ایمان بھی ہے یہ لوگ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے والدین کریمین کیساتھ کس قدر دشمنی پہ اتر آئے ہیں قرآن مجید کی ایسی واضح حقیقت کے باوجود اپنی بدباطنی کی وجہ سے خواہ مخواہ مسئلہ کو

Marfat.com

دوسری جانب بھبھر نے کے درپے ہیں ۔ کذلک یطبع اللّٰہ علی قلوب الذین لا یعلمون ۔ ۔ ۔ ، الروم / ۵۹

" یونہی مہر کردیتا ہے اللہ جاہلوں کے دلوں پر ۔ "

اگر انسان عقل سلیم سے ہی سوچ لے تو مسئلہ ویسے ہی بے غبار ہے ۔

جس گود میں امام المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوئے اگر وہ شرافتوں کا نکتہ عروج نہیں تو اور کون ہے ۔ جس آغوش میں افتخار انبیاء ورسل علی نبینا وعلیہم السلام تجلی افروز ہوئے اگر وہ باب فضیلت کا عنوان نہیں تو اور کون ہے ؟ جس سلسلہ و واسطہ سے کائنات کی سب سے بڑی نعمت منصۂ ظہور تک پہنچی اگر وہ طیب طاہر نہیں تو اور کون ہے ؛

جن والدین کریمین کی جز عین ایمان محمدی اگر وہ آشیانۂ ایمان نہیں تو اور کون ہے ؛ عہ

ان مجدیوں کی زبان کو اگر توضیح تعریف میں تو کم از کم توہین سے تو خاموش رہیں ۔ اگر انکے مناقب بیان کرنا ضروری یا صحیح نہیں سمجھتے تو انہیں گالیاں دینا ان کو کس نے زمہ کیا ہے ۔

افسوس صد افسوس ۔

مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے ہرگز اپنے تعلقات استوار نہیں کرنے چاہییں ۔ یہ ایسی مذموم حرکات سے مسلمانوں کو خانہ جنگی کے حالات کی طرف لے جا رہے ہیں ۔

لیکن یہ لوگ یاد رکھیں عنقریب ان شاء اللّٰہ تعالیٰ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے حضرات ایک دن انہیں حجاز شریف سے نکال باہر کریں گے ۔ پھر انہیں امریکی اور برطانوی آقاؤں کے سہارے بھی کام نہیں آئیں ۔

حکومت پاکستان اور دوسری مسلم حکومتوں کو چاہیے کہ وہ اس واقع کی سنگینی کے پیش نظر سعودی حکومت پر سفارتی دباؤ بڑھائیں ۔ اور اس جرم کے مرتکب افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے ۔

وصلی اللہ علی حبیبہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

حررہ :- محمد اشرف آصف جلالی ۔ ۲۰ ذیقعد ۱۴۱۹ھ / ۹۹ - ۳ - ۹ ۔

جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام

مومن پورہ روڈ داروغہ والا

لاہور ۔

دارالعلوم جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام (رجسٹرڈ) صوبہ پنجاب ۔ لاہور

عہ عظیم مفسر علامہ صاوی مالکی نے لکھا ہے ۔ قال المحققون : ان نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ من الشرک فلم یسجد احد من آبائہ من عبد اللہ الی آدم لصنم قط ۔ تفسیر صاوی ۲ / ۲۵ ۔ " محققین نے لکھا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب شرک سے محفوظ رہا آپ کے آباء میں سے حضرت عبد اللہ سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک کسی نے قطعاً بت کو سجدہ نہیں کیا ۔

Marfat.com

فتویٰ:

مولانا مفتی شاہ حسن گردیزی، دارلعلوم مہریہ، گلشن اقبال کراچی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کے بارے میں محققین علماء کرام کی یہ تحقیق ہے کہ وہ دین فطرت پر فوت ہوئے ہیں یعنی ان کا انتقال زمانہ اسلام سے پہلے ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کے ماننے والے تھے اور شرک کی آلودگی اور گندگی سے مبرا اور پاک تھے اور وہ اپنے دور کے مومنین میں شمار ہوتے تھے۔

اور اسلام مومنین و مسلمین کے قبور و مقابر کی عزت و حرمت کا حکم دیتا ہے اور ان کے باقی رکھنے کی تعلیم دیتا ہے اسی لئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم ہے "زوروھا" اور زیارت اسی چیز کی ہو سکتی ہے جو دیکھا جا سکے لہٰذا قبور کے نشانات باقی رکھنا تاکہ لوگ ان کی زیارت کر سکیں ایک مستحسن امر ہے [illegible] صورت مسئولہ میں جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ کی قبر انور جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے مابین قدیم راستہ پر "ابواء" میں واقع ہے کا انہدام اور نعش مبارک کو دوسری جگہ منتقل کرنا ایک نہایت ہی ناپسندیدہ امر ہے جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے اور سائل کا [illegible] سے تو یہ لکھیں اور ہے جا چکی ہیں" اس سے معلوم ہوتا کہ آپ کی نعش مبارک سلامت کسی نامعلوم مقام میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ ہم سعودی حکومت کے اس فعل شنیع اور قبیح کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور ان کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ ملت اسلامیہ کو اس معاملہ [illegible] حقیقت سے آگاہ کیا جائے اور جہاں دوبارہ تدفین کی گئی ہے اس مقام سے آگاہ کیا جائے اور آپ کی عزت و حرمت کی وجہ سے اس مقام کو ممتاز و ممیز کیا جائے۔

کتبہ

شاہ حسن گردیزی

دارالعلوم مہریہ گلشن اقبال کراچی

۲۵ ذیقعد ۱۴۱۹ھ

دار الافتاء
دار العلوم مہریہ کراچی

Marfat.com

فتویٰ:

مفتی محمد رفیق الحسنی، جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم، گلستان جوہر کراچی۔

(۱) حضور نبی کریم ﷺ کے ابوین کریمین حضرت سیدہ طیبہ آمنہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سید عبد اللہ رضی اللہ عنہ مومن تھے اور حضور کریم ﷺ کی رسالت پر اسلام لانے اور زیارت کرنے کی وجہ سے حضور ﷺ کے امتی اور صحابی تھے اہل حق کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کے جمیع آباء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضرت سید عبد اللہ اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہما سے حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام تک سب مومن موحد طیب وطاہر اور جنتی تھے۔

جن جن آباء کرام رضوان اللہ عنہم کے اصلاب طاہرہ اور جن جن امہات طیبہ کے بطون طیبہ میں حضور اکرم ﷺ کا نور منتقل ہوتا رہا وہ سب مومن موحد اور ناجی تھے۔

آپ ﷺ کے جملہ آباء کرام اور امہات عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے متعلق ان کے مشرک اور کافر ہونے یا جہنمی ہونے کا عقیدہ رکھنا یا قول کرنا صریح ضلال اور گمراہی ہے ایسے عقیدے اور قول سے نبی کریم ﷺ کو ایذا پہنچانا ہے (العیاذ باللہ) حضور ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان کے مسئلے پر بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب 'مسالک الحنفاء فی والدی المصطفیٰ ﷺ' اور امام زرقانی کی کتاب شرح المواہب اللدنیہ اور اعلیٰ حضرت سیدی امام احمد رضا خان بریلویؒ کا تحقیقی مقالہ نہایت جامع اور مدلل ہیں ہر اہل محبت پر ان کا مطالعہ ضروری ہے۔

امام سہیلی رضی اللہ عنہ نے (الاروض الانف ۱۱۳) پر یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے خبر دی گئی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ آپ کے والدین کو زندہ کردے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کیا وہ آپ پر ایمان لائے پھر انہیں دوبارہ موت دی گئی۔

دوسری حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں۔ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کی قبر سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا حمیرا یہیں رکو۔ میں اونٹ سے تکیہ لگا کے بیٹھ گئی آپ بہت دیر بعد تشریف لائے چہرہ انور پر مسرت کے آثار ظاہر تھے اور مسکرا رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ جب تشریف لے گئے تو حزین و غمگین تھے جس وجہ سے میں بھی روتی رہی آپ تشریف لائے تو خوش ہیں اور مسکرا رہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے یا رسول اللہ ﷺ ؟ آپ نے فرمایا میں اپنی امی جان آمنہ کی قبر پر گیا تھا اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ انہیں زندہ کر دے اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کر دیا وہ مجھ پر ایمان لائیں اور پھر وفات پا گئیں (الاروض الانف)

ہمارے علماء فرماتے ہیں حضور ﷺ کا ان کو زندہ کرنا اور ان کا زندہ ہو کر ایمان لانا اس وجہ سے تھا کہ وہ صحابیت کے شرف سے مشرف ہو جائیں ورنہ وہ پہلے ہی سے مومن تھے اور یہی حال حضرت عبد اللہ کا تھا۔ علامہ فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں حدیث شریف میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا میں ہمیشہ پاکیزہ اصلاب سے پاکیزہ ارحام میں منتقل ہوتا رہا۔ اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کے قائم ہونے کے وقت ہم آپ کا ساجدین میں پھرنا دیکھ رہے ہیں (شعراء ۲۱۹) ... فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوا حضور ﷺ کے جملہ آباؤ اجداد مسلمان تھے ثابت ہوا کہ نبی ﷺ کے جملہ آباؤ امہات کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جنتی تھے لہذا ہر مسلمان کو حضور ﷺ کے والدین کریمین کے صاحب ایمان ہونے کے بارے میں پختہ یقین ہونا چاہئے۔

(۲) کسی مسلمان کی قبر کی پامالی اور بے حرمتی حرام ہے کسی مسلمان کی قبر کو بلڈوز کرنا قبر کھود کر میت کی بے حرمتی کرنا سخت حرام ہے۔

فقہ کی جملہ کتابوں میں موجود ہے نبش یعنی کسی مسلمان کی قبر کو کھودنا اور وطی یعنی پامالی حرام ہے لہذا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار انور کو کھودنا اور بلڈوز کرنا بھی حرام ہے اور میرے وجدان کے مطابق اس بے حرمتی اور توہین سے توہین کرنے والوں کا ایمان بھی خطرے میں پڑ گیا ہے یقیناً سرکار دوعالم ﷺ کو ایذاء پہنچائی گئی ہے اور جن لوگوں نے حضور کریم ﷺ کو ایذاء پہنچائی ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۵۷ میں ہے وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ایذاء پہنچاتے ہیں دنیا اور آخرت میں ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اہانت والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اپنے اقوال سے یا افعال اور اعمال سے حضور کریم ﷺ کو ایذاء پہنچاتے ہیں وہ کافر ہیں وہ اللہ تعالیٰ ...

Marfat.com

رحمت سے دور اور عذاب مہین کے مستحق ہیں ہمارے علماء نے لکھا ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ساحر کہنا، شاعر کہنا کاہن یا مجنون کہنا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو اذیت پہنچانا ہے اسی طرح آپ کو پتھر مارنا آپ پر نجس او جھڑی ڈالنا اور آپ کے دانت مبارک توڑنا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ایذاء پہنچانا ہے اسی طرح صرف دل میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ازواج سے نکاح کرنے کا خیال کرنا بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ایذاء پہنچانا ہے سورۃ احزاب کی آیات نمبر ۵۳ میں ہے وماکان لکم ان تؤذوا رسول اللہ یعنی تمھارے لئے جائز نہیں ہے کے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ایذا پہنچاؤ ولاان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا اور تمھارے لئے جائز نہیں ہے کے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی بیبیوں سے نکاح کرو آپ کے بعد ہمیشہ تم پر حرام ہیں۔ بعض روایات میں ہے یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ابو سلمہ کی وفات کے بعد حضرت ام سلمہ سے نکاح فرمایا اور خنیس بن حذافہ کے بعد حضرت حفصہ سے نکاح فرمایا تو کچھ منافقوں نے کہا کیا حال ہے محمد کا کہ ہماری عورتوں سے نکاح کرتے ہیں اللہ کی قسم جب یہ فوت ہوں گے ہم ان کی ازواج مطہرات سے نکاح کریں گے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ کے وصال کے بعد آپ کی ازواج مطہرات مسلمانوں کی مائیں ہیں ان کے ساتھ قیامت تک نکاح جائز نہیں ہے ہمارے علماء فرماتے ہیں اگر کوئی شخص حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ازواج کے ساتھ نکاح کرنے کو حلال سمجھے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

معلوم ہوا جب ازواج مطہرات سے صرف دل میں بعض لوگوں کے خیال سے کہ ہم ان سے نکاح کریں گے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ایذا پہنچتی ہے جس کا قران مجید میں ذکر ہے تو آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار انور کی بے حرمتی سے آپ کو تکلیف اور ایذاء کیوں نہیں پہنچے گی۔ لہذا حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار انور کی بے حرمتی کرنے والے یقینا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ایذا کے مرتکب ہیں۔ اگر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو مومنہ سمجھ کر اور آپ کی والدہ سمجھ کر آپ کی قبر کی بے حرمتی کرتے ہیں تو وہ کافر ہو گئے۔

اور اگر نہیں ہیں نعوذ باللہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کافرہ تھیں تو وہ لوگ گمراہ اور بد عقیدہ ہیں۔

اور اگر بے حرمتی اس لئے کی کہ وہ زیارت قبور کو ناجائز سمجھتے ہیں اور زائرین کے زیارت سے روکنے کے لئے یہ عمل کیا تو وہ بہت غلط کرتے ہیں مزار انور پر اگر پہرہ بیٹھا دیتے یا وہاں پر جنگلا لگا دیتے تو بھی زائرین کو روکا جاسکتا تھا۔

اس توہین آمیز فعل کے مرتکبین اور ان کے ساتھ کسی طرح ملوث ہونے والے افراد شرعاً قابل مذمت ہیں اور قابل سزا بھی ہیں۔ ان کے ساتھ دوستی رکھنا جائز نہیں۔

موجودہ حکومت کے رویہ سے یقینا یہ خدشہ موجود ہے کہ تمام صحابہ کرام آئمہ عظام اور اولیاء کرام کے مزارات کے گرانے کے بعد اب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے مزار انور کو گرانے کی جسارت کریں اس لئے تمام مسلمانوں پر عموماً اور علماء و مشائخ اور اہل اقتدار اہل محبت حاکموں پر خصوصاً واجب ہے کہ موجودہ سعودی حکومت کو ان اقدامات سے روکنے کے لئے ہر قسم کی کوشش کریں۔

مفتی محمد رفیق حسنی
جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم

(دستخط) محمد رفیق ... عفی عنہ
17-3-99

۲۸-۱۱-۱۴۱۹ھ

Marfat.com

فتویٰ :

مولانا مفتی شاہ محمد تفضل علی، شیخ الجامعہ دار العلوم فاروق اعظم، نارتھ ناظم آباد کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الجواب بعون ملہم الصواب

(۱) گناہ ہے (۲) اس پر توبہ واستغفار لازم ہے نیز صاحب قبر کے وارثوں سے معافی بھی مانگیں (۳) بہتر یہ ہے اس شخص کو شرعی حکم سے آگاہ کرکے اس جہالت سے آئندہ باز رہنے کی تنبیہہ کی جائے پھر معاف کر دیا جائے۔ یہ ساری باتیں اس صورت میں ہے کہ کوئی شخص بربنائے عداوت کسی کی قبر کی بے حرمتی کرے لیکن اگر بوقت ضرورت قبر کو کھود کر ہموار کر دیا جائے تو شرعاً اس کی گنجائش ہے نیز اگر کسی دوسرے کی زمین پر اس کی اجازت کے بغیر مردہ دفن کیا جائے تو مالک زمین کو اختیار ہے کہ مردہ کو نکلوادے اور زمین کو برابر کرکے اپنے کام میں لے آئے اگرچہ مالک کے لئے کار ثواب یہ ہے کہ بعد میں اجازت دے دے۔ قال فی الشامیہ: وتخیر مالک بین اخراجہ ومساواتہ بالارض کما جاز زرعہ والبناء علیہ اذا بلی وصار ترابا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

احقر شاہ محمد تفضل علی

خادم دار الافتاء دار العلوم فاروق اعظمؒ۔

۹۹/۳/۸

نوٹ: صفحہ نمبر ۱۰۵ تا ۱۲۲ پر شائع شدہ فتاویٰ مندرجہ ذیل سوالات پر مبنی ہیں۔	۳۔ اگر کوئی شخص کسی شخص کو اپنی والدہ کی قبر کھودتے ہوئے دیکھے تو وہ اس شخص سے کیا سلوک کر سکتا ہے؟ کہاں تک اسے بدلہ یا سزا کا حق ہے؟ اس سے قطع تعلق کرنا یا اس کو دل میں برا جاننا اور دل میں انتقام رکھنا ان میں کیا بہتر ہے؟
۱۔ مسلمانوں کی قبروں کی بے حرمتی گناہ ہے یا نہیں	
۲۔ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کی بلاوجہ یا بربنائے دشمنی یا انتقام قبر کھود ڈالے تو ایسے شخص کی شریعت اسلامیہ میں کیا سزا ہے؟	

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجواب بعون ملہم الصواب
(۱) گناہ ہے (۲) اس پر توبہ واستغفار لازم ہے نیز صاحب قبر کے وارثوں سے معافی بھی مانگیں (۳) بہتر ہے اس شخص کو شرعی حکم سے آگاہ کرکے اس جہالت سے آئندہ باز رہنے کی تنبیہ کی جائے پھر معاف کر دیا جائے یہ ساری باتیں اس صورت میں ہے کہ کوئی شخص بربنائے عداوت کسی کی قبر کی بے حرمتی کرے لیکن اگر بوقت ضرورت قبر کو کھود کر ہموار کر دیا جائے تو شرعاً اس کی گنجائش ہے نیز اگر کسی دوسرے کی زمین پر اس کی اجازت کے بغیر مردہ دفن کیا جائے تو مالک زمین کو اختیار ہے کہ مردہ کو نکلوا دے اور زمین کو برابر کرکے اپنے کام میں لے آئے اگرچہ مالک کے لئے کار ثواب یہ ہے کہ بعد میں اجازت دیدے
قال فی الشامیہ: وتخیر مالک بین اخراجہ ومساواتہ بالارض کما جاز زرعہ والبناء علیہ اذا بلی وصار ترابا واللہ اعلم بالصواب
احقر شاہ محمد تفضل علی
خادم دار الافتاء دار العلوم فاروق اعظم
8-3-99

دار الافتاء

Marfat.com

اظہار رائے :

مولانا محمد یوسف النورستانی، الجامعہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً۔

اللہ رب العزت نے آپ کو نیک ہدایت دی ہے کہ آپ نے ایسے معاملات میں بھی علمائے شریعت کی طرف رجوع کر کے حق بات کی تلاش کرنے کی کوشش کی اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب مسلمانوں کو ہر حالت میں دین کے صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق دیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس حرکت کے سخت گناہ ہونے میں کسی قسم کا شک اور شبہ نہیں ہے کیونکہ اسلام نے مسلمان کا ہر حالت میں خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ احترام کرنے کو کہا ہے اور اس کی بے حرمتی کو عظیم جرم قرار دیا ہے اور اس پر حاکم وقت کو واقعی سزا دینے کا اختیار ہے۔ لیکن جبکہ حاکم شرعی نہیں تو اس کی سزا اللہ ذوالجلال اس کو خود دیں گے۔ اللہ تعالیٰ قادر اور قہار ہیں۔ لہذا یہ افسوسناک اور غلط حرکت کرنے والے کی سزا کو اللہ ہی کے حوالہ کیا جائے۔ اللہ کی سزا مخلوق کی سزا سے بدرجہا سخت ہے۔

فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد یوسف نورستانی

المتخصص فی الفقہ الاسلامی بالجامعۃ الفاروقیۃ کراتشی رقم ۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً :

اللہ رب العزت نے آپ کو نیک ہدایت دی ہے کہ آپ نے ایسی معاملات میں بھی علمائے شریعت کی طرف رجوع کر کے حق بات کی تلاش کرنے کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب مسلمانوں کو ہر حالت میں دین کی صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق دیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس حرکت کے سخت گناہ ہونے میں کسی قسم کا شک اور شبہ نہیں ہے؛ کیونکہ اسلام نے مسلمان کا ہر حالت میں خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ احترام کرنے کو کہا ہے اور اسکی بے حرمتی کو عظیم جرم قرار دیا ہے اور اس پر حاکم وقت کو واقعی سزا دینے کا اختیار ہے، لیکن جبکہ حاکم شرعی نہیں تو اسکی سزا اللہ ذوالجلال اس کو خود دیں گے، اللہ تعالیٰ قادر اور قہار ہیں؛ لہذا یہ افسوسناک غلط حرکت کرنے والے کی سزا کو اللہ ہی کو حوالہ کیا جائے، اللہ کی سزا مخلوق کی سزا سے بدرجہا سخت ہے۔ فقط

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ : محمد یوسف النورستانی

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

بالجامعۃ الفاروقیۃ کراتشی رقم ۲۵

Marfat.com

فتویٰ :

مولانا مفتی حبیب اللہ، جامعہ اسلامیہ کلفٹن، کراچی

الجواب بعون ملہم الصواب

مذکورہ نمبر (۱) گناہ ہے۔ نمبر (۲) وقت کے جج یا قاضی یا گورنمنٹ کی طرف سے کوئی بھی مجاز آفیسر سزا بطور تعزیر شرعی کے تجویز کر سکتا ہے۔ نمبر (۳) دل سے برا جاننا تو ضروری ہے مگر سزا دینے کا حق شریعت نے قاضی وغیرہ کو دیا ہے۔ خود انتقام لینے کی اجازت نہیں۔ آپ غیر شرعی اقدام نہ کریں۔

حبیب اللہ

جامعہ اسلامیہ کلفٹن، کراچی

۱۸ ذوالعقد ۱۴۱۹ھ

الجواب باسم ملہم الصواب

صورت مذکورہ نمبر ۱ گناہ ہے نمبر ۲ وقت کے جج یا قاضی یا گورنمنٹ کی طرف سے کوئی بھی مجاز آفیسر سزا بطور تعزیر شرعی کے تجویز کر سکتا ہے نمبر ۳ دل سے برا جاننا تو ضروری ہے مگر سزا دینے کا حق شریعت نے قاضی وغیرہ کو دیا ہے خود انتقام لینے کی اجازت نہیں اس لئے غیر شرعی اقدام نہ کریں

حبیب اللہ

۱۸ ذوالقعدہ ۱۴۱۹ھ

Marfat.com

فتویٰ :

مولانا مفتی عبد اللہ مسعود، مفتی جامعہ حمادیہ، شاہ فیصل کالونی، کراچی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب ومنہ الصدق والصواب

معلوم ہونا چاہئے کہ بلا ضرورت شرعی قبروں کی بے حرمتی جائز نہیں مذکورہ آدمی کا یہ فعل ناجائز ہے اس فعل سے وہ گنہگار ہو گیا اس لئے اس کو توبہ اور استغفار کرنی چاہئے۔ باقی مذکورہ عمل کی وجہ سے قتل قطع تعلق وغیرہ درست نہیں۔

فتویٰ نمبر ۱۱۱۲

فقط واللہ اعلم بالصواب

عبد اللہ مسعود

دار الافتاء جامعہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی نمبر ۲ کراچی نمبر ۲۵

جواب صحیح ہے :۔

العبد غلام محمد بقلم خود،

مفتی جامعہ حمادیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب ومنہ الصدق والصواب

معلوم ہونا چاہئے کہ بلا ضرورت شرعی قبروں کی
بے حرمتی جائز نہیں مذکورہ آدمی کا یہ
فعل ناجائز ہے اس فعل سے وہ گنہگار ہو گیا اسلئے
اسکو توبہ اور استغفار کرنی چاہئے
باقی مذکورہ عمل کی وجہ سے قتل قطع تعلق وغیرہ
درست نہیں ۔

فقط واللہ اعلم بالصواب
فتویٰ ۱۱۱۲
عبد اللہ مسعود

جواب صحیح ہے دار الافتاء جامعہ حمادیہ
شاہ فیصل کالونی ۲ کراچی ۲۵ -
العبد غلام محمد بقلم خود
مفتی جامعہ حمادیہ

جامعہ حمادیہ دار الافتاء

Marfat.com

فتویٰ :

محمد عبد الرشید نعمانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آنحضرت ﷺ کے والدین محترمین سے ثابت نہیں کہ انہوں نے کبھی بھی شرک کا ارتکاب کیا ہو اس لئے جو تمام ان اہل فترت کی طرح کہ جو موحد تھے یہ حضرت بھی مومن تھے ،امام جلال الدین سیوطیؒ نے کئی رسالے ان دونوں حضرات کے ایمان کے ثبوت میں لکھے ہیں جو حیدر آباد دکن مطبع دائرۃ المعارف سے چھپکر شائع ہو چکے ہیں اور آنحضرت ﷺ کی والدین ہونے کی وجہ سے ان حضرات کا ادب کرنا ضروری ہے اور اس میں یہ بھی داخل ہے کہ ان کی قبروں کی بے حرمتی نہ کی جائے آنحضرت ﷺ خود بھی اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر تشریف لے گئے اور آپ نے اور خلفاء راشدین نے ان قبروں کو اپنے حال پر رکھا ہے اور آج تک امت محمدیہ نے ان پر کوئی تصرف نہ کیا۔ لہذا ان کی بے حرمتی بھی رواہ نہیں۔

محمد عبدالرشید نعمانی غفرلہ

۲۵ ذی القعد ۱۴۱۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین محترمین سے ثابت نہیں کہ انہوں نے
کبھی بھی شرک کا ارتکاب کیا ہو اس لئے جو تمام ان اہل فترت کی طرح کہ جو موحد
تھے یہ حضرات بھی مومن تھے۔ امام جلال الدین سیوطی نے کئی رسالے ان دونوں حضرات
کے ایمان کے ثبوت میں لکھے ہیں جو حیدر آباد دکن مطبع دائرۃ المعارف سے چھپ کر
شائع ہو چکے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدین ہونے کی وجہ سے
ان حضرات کا ادب کرنا ضروری ہے اور اس میں یہ بھی داخل ہے کہ ان کی قبروں
کی بے حرمتی نہ کی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنی والدہ ماجدہ کی
قبر پر تشریف لے گئے اور آپ نے اور خلفاء راشدین نے ان قبروں کو اپنے
حال پر رکھا ہے۔ اور آج تک امت محمدیہ نے ان پر کوئی تصرف نہیں کیا۔ لہذا
ان کی بے حرمتی بھی روا نہیں

محمد عبد الرشید نعمانی غفرلہ

۲۵ ذی القعدہ ۱۴۱۹ھ

Marfat.com

فتویٰ :

مولانا محمود حسن خان ٹونکی

(نجاۃ ابوی النبی ﷺ)

والدین جناب ﷺ کی خصوصیت نہیں ہے بلکہ تمام عرب کے وہ لوگ جو ایام جاہلیت میں ملت ابراھیمی پر تھے اور موحد تھے اور یہی توحید ان کی نجات کے لئے کافی ہے۔ قال سبحانہ ان الذین امنوا والذین ھادوا والنصاری والصابئین من امن باللہ والیوم الاخر وعملوا الصلحت فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

یہ آیت محکم ہے اور فیصلہ کن ہے ہر ملت مؤحدہ کے لئے تاوقتیکہ اس ملت توحید کا شخص مشرک نہ ہو کہ اس سے شرک کا ہونا ثابت ہو یہی حکم تمام ملت سماویہ کا ہے خواہ امت محمدیہ سے پہلے گذرے ہیں یا ملت محمدیہ کے بعد' نوح علیہ السلام کے عہد سے شریعت سماویہ یعنی اسلام کی ابتداء ہوئی ہے۔

قال سبحانہ شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا

یہ آیت چوبیسویں پارے میں ہے صاف تاریخ ہے ابتدائی شریعت اسلام کی۔

نوح علیہ السلام سے پہلے دین اور مذہب فطرتی تھا یعنی خالق عالم ذات واحد ہے اور بس اسی کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

کان الناس امۃ واحدۃ فاختلفوا

یہ [illegible] بعثت انبیاء علیہ السلام کے بعد خلق اللہ نے پیدا کیا۔

[illegible] الذین [illegible] الکتب الا من بعد ما جاء تھم البینت

[illegible] اختلاف واللہ سبحانہ تعالیٰ نے آیت

[illegible] فبعث اللہ النبین مبشرین ومنذرین آیۃ میں مذکور فرمایا ہے کہ اور کسی آیہ میں

[illegible] کل حزب بما لدیھم فرحون

[illegible] نے اپنی ملت میں شروع فرمائی ہے اور جس کی اتباع کا حکم ہم کو ہے'

[illegible] وما کان من المشرکین'

[illegible] اللہ تعالیٰ نے موجب نجات قرار دیا ہے' یہی رسالت کے انکار سے ضائع ہو جاتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

[illegible] حتی نبعث رسولا

[illegible] انکار نبوت سے معذب ہوتے ہیں

ان کل الا کذب الرسل فحق وعید بعثت انبیا علیھم السلام سے پہلے اللہ سبحانہ نے تمام موحدین کی نجات کا وعدہ آیہ 'ان الذین امنوا والذین ھادوا' میں فرمایا ہے' جب تک انکار رسالت واقع نہ ہو ملت ابراھیمی کے تمام عرب موحد تھے 'ملت ابراھیمی میں عمرو ابن لحی نام کے ایک شخص نے عرب میں شرک کی ابتدا کی شدہ شدہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ خانہ کعبہ میں بتوں کی پرستش ہونے لگی۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی اس رسالت سے پہلے جو لوگ جاہلیت کے عہد میں فوت ہوئے ان میں بہت سے لوگ ایسے تھے جنہوں نے بت پرستی نہیں کی جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ دور جاہلیت میں اور بھی لوگ تھے جن سے بت پرستی ثابت نہیں منجملہ ان کے آپ کے والدین بھی جن سے بت پرستی کا واقع ہونا ثابت نہیں ہے پس والدین کا حکم اسی آیت 'وما کنا معذبین' کے تحت میں داخل ہے یہ جواب ہے تمہارے سوال کا۔ یہ اصولی بحث نجات و عدم نجات کی ہے ہر ایک کتاب میں نہیں ملیگی صاف کرا کر محفوظ رکھنا کام کی بحث ہے

(من افادات شیخنا العلام مولانا محمود حسن خان ٹونکی متعنا اللہ بفیوضھم وقد سال عنہ جدنا الحکیم مظفر حسن خان فی نجاۃ ابوی النبی ﷺ فاجاب وافاد و من خط نقلت در سمہ اثبت)

شیخ الحدیث محمد عبد الرشید نعمانی غفر لہ

Marfat.com

(نجاۃ الوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

[illegible] جناب صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت نہیں ہوئی تمام عرب کو گئے
[illegible] ایام جاہلیت میں ملت ابراہیمی پر تھے اور موحد تھے، اور یہی توحید انکی
نجات کے لئے کافی ہے قال سبحانہ ان الذین آمنوا والذین
ھادوا والنصاریٰ والصابئین من آمن باللہ والیوم الآخر
وعملوا الصالحات فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم
ولا ھم یحزنون، یہ آیت محکم ہے اور فیصلہ کن ہے ہر موحد کیلئے
[illegible] اس ملت توحید کا تعلق شرک سے نہیں کہ اوس سے شرک کا
[illegible] ثابت ہو، یہی حکم تمام ملت ابراہیم کا ہے جو [illegible] سے پہلے
گزرے ہیں [illegible] کے بعد، نوح علیہ السلام کے عہد سے شریعت
سماویہ یعنی اسلام کی ابتداء ہوئی ہے قال سبحانہ تعالیٰ شرع
لکم من الدین ما وصی بہ نوحا الآیہ، یہ آیت جو پچیسویں پارہ
میں ہے صاف تام ہے ابتدائی شریعت اسلام کی [illegible]
نوح علیہ السلام نے پہلے دین و مذہب [illegible]
یعنی خالق عالم [illegible] اور [illegible]
نے بیان فرمایا ہے کان الناس امۃ واحدۃ [illegible]

[illegible] علیہ السلام [illegible] وما اختلف
الذین اوتوا الکتب الا من بعد ما جاءتھم البینت بغیا بینھم
[illegible] کان الناس
امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین [illegible]
[illegible] فتقطعوا امرھم بینھم زبرا
[illegible] بما لدیھم فرحون [illegible]

(نظری توحید)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ملت میں شروع [illegible]
[illegible] اتبع [illegible] ملۃ ابراہیم حنیفا و
ما کان من المشرکین [illegible] توحید نظری [illegible]
[illegible]
[illegible] وما انا من المشرکین [illegible]
[illegible] محمد
[illegible] ابراہیم [illegible]
[illegible] تمام موحدین [illegible] نجات
[illegible]

فرمایا ہے، جب تک انکار رسالت واقع نہ ہو ملت ابراہیمی کے تمام عرب موحد
تھے، ملت ابراہیمی میں عمرو ابن لحی نام ایک شخص نے عرب میں شرک کی ابتدا
جاری کی ہے رفتہ رفتہ یہاں تک نوبت پہونچی کہ خانہ کعبہ میں بتوں کی پرستش
ہوئی ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اس بات
سے پہلے جو جاہلیت کے عہد میں فوت ہو گئے ہیں ان میں بہت لوگ ایسے
تھے جنہوں نے بت پرستی نہیں کی ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ
جاہلیت میں اور بھی لوگ تھے جن سے بت پرستی ثابت نہیں۔
منجملہ ان کے آپ کے والدین بھی جن سے بت پرستی کا واقع ہونا ثابت
نہیں ہے پس والدین کا حکم اسی آیت وما کنا معذبین کے تحت داخل ہے
یہ جواب ہے تمہارے سوال کا۔ یہ اصولی بحث نجات و عدم نجات
کی ہے ہر ایک کتاب میں نہیں ملیگی صاف کر کر محفوظ رکھنا کام کی
بات ہے۔

(من افادات شیخنا العلام مولانا محمود حسن خان ٹونکی متعنا اللہ
بفیوضہم وقد سال عنہ محمد الحکیم مظفر حسن خان فی نجاۃ ابوی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فاجاب وافاد ومن خط نقلت درسمہ اتبعت)

محمد عبد الرشید نعمانی عفی عنہ

Marfat.com

اظہار رائے:

علامہ سید ریاض حسین نقوی، مرکزی دفتر، جامعہ اسدیہ، اسلام آباد

حوالہ نمبر ۱۶ _ ۹۲ | تاریخ ۱۰/۳/۹۹

سلام مسنون

سیدنا حضرت محمد مصطفی ﷺ کے والدین کریمین، اہلبیت، صحابہ کرام، اور اولیاء کرام کے مزارات کا احترام ہر مسلمان کا دینی اخلاقی و تاریخی فریضہ ہے۔ شعائر اللہ کا تقدس و حفاظت جزو ایمان ہے مزارات کا انہدام نہ صرف اسلام کے احکامات کی خلاف ورزی ہے بلکہ غیر اخلاقی و غیر انسانی فعل ہے جس کی پرزور مذمت کرنا نہی عن المنکر کے حوالے سے ہم سب کا فریضہ ہے ہم آپ کے اس کار خیر میں کامیابی کے متمنی ہیں

والسلام

علامہ سید ریاض حسین نقوی

سربراہ تحریک اتحاد اسلامی پاکستان، اسلام آباد

تحریک اتحاد اسلامی پاکستان

حوالہ نمبر 786/92 | تاریخ 10.3.99

جناب محترم طارق اکرام صاحب دام عزہ

سلام مسنون۔

سیدنا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے والدین کریمین، اہلبیت، صحابہ کرام، اور اولیاء کرام کے مزارات کا احترام ہر مسلمان کا دینی اخلاقی و تاریخی فریضہ ہے۔ شعائر اللہ کا تقدس و حفاظت جزو ایمان ہے۔ مزارات کا انہدام نہ صرف اسلام کے احکامات کی ورزی ہے بلکہ غیر اخلاقی و غیر انسانی فعل ہے جس کی پرزور مذمت کرنا نہی عن المنکر کے حوالے سے ہم سب کا فریضہ ہے ہم آپ کے اس کار خیر میں کامیابی کے متمنی ہیں

والسلام

(علامہ) سید ریاض حسین نقوی

سربراہ، تحریک اتحاد اسلامی پاکستان

56/2

Marfat.com

موضوع : کیا سزا ہو ان گستاخوں کی جنہوں نے قبر والدہ رسول ﷺ کو شہید کر دیا

مصنف : مولانا سید محمد وقاص ھاشمی قادری رضوی، کراچی

مقالہ (رسالہ) 'اھلاک السعودیین علی اھانت قبرام خاتم النبیین'۔ قبر والدہ خاتم النبیین ﷺ کی توھین کی بنا پر سعودیوں (سعودی حکومت) کی سرکوبی۔ از رشحات قلم مولانا سید محمد وقاص ھاشمی قادری رضوی، کراچی :

الحمد اللہ الذی خلق الانسان من نطفۃ ثم من علقۃ ثم یخرجکم طفلا ثم لتبلغوا اشدکم ثم لتکونوا شیوخا ثم اماتہ فاقبرہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ الذی قال نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا وعلی الہ معادن السعادات واصحابہ منابع البرکات ومن احبہ واتبعہ باحسان الی یوم الدین۔ اسلام میں قبر کی بے حرمتی کی اجازت نہیں اما بعد۔ جاننا چاہئے کہ انسان کی عزت و حرمت جس طرح زندگی میں کی جاتی ہے اس طرح بعد وصال بھی احترام میت واجب ہے۔ شرع میں اس کی بڑی وضاحت موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے موت کے بعد میت کو قبر میں رکھنے کا امر فرمایا۔ چنانچہ قرآن مجید میں اولاد آدم علیہ السلام کا واقعہ مذکور ہوا کہ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تو اسکی لاش اٹھائے پھرتا رہا کہ کیا کرے

' فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض لیریہ کیف یواری سوءۃ اخیہ '۔ (پ ٦ المائدہ)

تو اللہ نے ایک کوا بھیجا زمین کرید تا کہ اسے دکھائے کیونکر اپنے بھائی کی لاش چھپائے. (ترجمہ کنزالایمان شریف)

کہتے ہیں کہ ہابیل پہلا شخص تھا جس نے موت کا جام پیا۔ اس لئے قابیل حیران ہو گیا کہ میں اب اس کی لاش کو کدھر کروں۔ آخر اللہ تعالی نے ایک کوے سے اسے اس کو دفن کا طریقہ سکھایا۔ (تفسیر ضیاء القران ج اول ص ٤٦٣)

قرآن پاک میں ایک اور مقام پر یوں ارشاد ہوتا ہے۔

(منھا خلقنکم وفیھا نعیدکم ومنھا نخرجکم تارۃ اخری) ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ (کنزالایمان شریف)

معلوم ہوا کہ انسان کی تخلیق مٹی سے ہوئی ہے پھر موت کے بعد واپس مٹی ہی میں جاتا ہے۔ خواہ کوئی ہوائی جہاز میں [illegible] یا جانور کھائیں یا جلادیا جائے اور پانی میں بہادیا جائے بہر صورت جائے قرار آخر کار زمین ہی ہے اس پر مقام غور ہے۔

ایک اور مقام ملاحظہ فرمائیں

ثم اماتہ فاقبرہ

پھر اسے موت دی پھر قبر میں رکھوایا (٣٠ عم آیت ٢١) (ترجمہ کنزالایمان)

یعنی انسان کو موت دی پھر اس کی حرمت کے پیش نظر اسے قبر میں رکھوایا۔ قبر میں دفن بھی مردوں کی عزت افزائی ہے ورنہ قبر سے میت کی [illegible]

قبر کیا ہے ؟ --- 'المکان یدفن فیہ المیت' (قاموس الفقیہ ص ٢٩٣)

قبر وہ جگہ ہے جہاں میت کو دفن کیا جاتا ہے لہذا موت کے بعد انسان کو قبر میں جگہ دی جاتی ہے

۔ چنانچہ ابتداء اسلام میں زیارت قبور سے منع کر دیا گیا تھا کہ عقیدہ مضبوط ہو جائے اور جب عقائد مضبوط ہو گئے اور شرک کا کوئی شائبہ باقی نہ رہا تو زیارت کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ حدیث شریف ہے 'عن بریدۃ قال قال رسول اللہ ﷺ نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا' ۔ ترجمہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کو منع کیا گیا تھا قبروں کی زیارت سے (پس) اب ان کی زیارت کرو!

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زیارت القبور مستحب ہے کیونکہ یہ رقت قلب کا سبب ہے اور موت کی یاد دلاتی ہے رسول اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیھم اجمعین بقیع شریف لے جاتے اور اہل بقیع پر سلام کہتے اور ان کے لئے استغفار کرتے۔ (حاشیہ مشکوۃ ص ١٥٤) روشن ہوا کہ قبر کی زیارت اس کی تعظیم کی وجہ سے کی جائے گی اور پھر صاحب القبر کے لئے دعا مغفرت کرنا تو سنت رسول اور طریقہ صحابہ ہے۔

Marfat.com

سابقہ گفتگو سے واضح ہوا کہ انسان زندہ و مردہ ہر دو حال میں لائق احترام ہے۔ جیسا کہ فتح القدیر میں محقق علی الاطلاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں الاتفاق علی ان حرمۃ المسلم میتا کحرمتہ حیا (فتح القدیر۔ فصل فی الدفن)

اس بات پر اتفاق ہے کہ مردہ مسلمان کی عزت و حرمت زندہ مسلمان کی طرح ہے (فتاوی جدید رضویہ ج۹ ص ۴۴۰)

ہذا شریعت مطہرہ میں قبر کا نہ صرف احترام ہے بلکہ اس کی زیارت اور رکھوالی کا حکم بھی واقع ہوا ہے۔ بلاضرورت شرعیہ قبر کا انہدام یا اس کے ساتھ ٹیک لگانا۔ پیر رکھنا اس ورونداناشرعا ناجائز، حرام و ممنوع ہے

چنانچہ حدیث شریف میں آیا جس کو حاکم و طبرانی عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے مجھ کو ایک قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا (یا صاحب القبر انزل من علی القبر لا توذی صاحب القبر ولا یوذیک) او قبر والے قبر سے اتر آ۔ نہ تو صاحب قبر کو ایذا دے نہ وہ تجھ کو ایذا دے (شرح الصدور بحوالہ طبرانی و منحوالہ فتاوی رضویہ)

سعید بن منصور اپنی سنن میں روایت کرتے ہیں کہ کسی نے حضرت سید عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے قبر پر پاؤں رکھنے کا مسئلہ پوچھا فرمایا کما اکرہ اذی المومن فی حیاتہ فانی اکرہ اذاہ بعد موتہ۔ مجھ کو جس طرح مسلمان زندہ کی ایذا ناپسند ہے یوں ہی مردہ کی بھی ایذا ناپسند ہے۔ (شرح الصدور بحوالہ فتاوی رضویہ باب تا ... ...)

مشکوۃ شریف باب دفن المیت میں امام احمد بن حسن حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ سید عالم نور مجسم ﷺ نے مجھے ایک قبر کے ساتھ ... ...

... ... قال ... توذہ

... ... تکلیف نہ دے

... ... صاحب قبر کی اور قبر کی تعظیم کی جائے گی اور ہرگز ایذا رسانی نہ کی جائے گی اور پھر اس ایذا کا تجربہ بھی علماء کرام کو خوب ہوا اور جو اہل بصیرت ... ... تھے

... ... مراقی الفلاح میں رقمطراز ہیں

... ... رحمہ اللہ تعالی بانھم یتاذون بخفق النعال (مراقی الفلاح مع حاشیہ الطحطاوی فصل زیارت القبور ص ۲۴۳)

... ... علامہ محمد ابن احمد حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی کہ جوتے کی پچپل سے مردے کو ایذا ہوتی ہے

... ... فقہاء حنفی مذہب اللہ شرفھم علیھم الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قبر پر رہنے کو مکان بنانا یا قبر پر بیٹھنا یا سونا یا اس پر یا اس کے نزدیک بول و براز کرنا یہ سب ... ... حرام ہیں

... ... میں زید بن ثابت رضی اللہ عنھما سے مرفوعا روایت ہے کہ

قال ... نہی النبی ﷺ عن الجلوس علی القبور لحدث او بول او غائط وقد ثبت بذلک ان الجلوس المنہی عنہ فی الآثار ہو الجلوس للغائط او بول وا جلوس لغیر ذلک ھذا اذکرہ ... ... ان وطء القبور حرام وکذا النوم علیھا (مراقی الفلاح ص ۳۴۲)

فتاوی عالمگیری میں ہے

... ... علی القبر او یقعد او ینام علیھم او یطاء علیہ او یقضی حاجۃ الانسان من بول او غائط (عالمگیری فصل سادس فی القبر والدفن بحوالہ فتاوی رضویہ

قبر پر ... ... سونا، روندنا، بول و براز کرنا مکروہ ہے

علامہ شامی اس کی دلیل میں حاشیہ در مختار میں فرماتے ہیں

ان المیت یتاذی مما یتاذی

... ... جس سے زندوں کو اذیت ہوتی ہے اس سے مردے بھی ایذا پاتے ہیں

(رد المحتار فصل الاستنجاء بحوالہ فتاوی رضویہ جدید)

ابن ابی شیبہ اپنی تصنیف میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں

Marfat.com

اذی المومن فی موتہ کاذاہ فی حیوتہ

شرح الصدور بحوالہ ابن ابی شیبہ بحوالہ فتاوی رضویہ

مومن کو بعد موت تکلیف دینی ایسی ہی ہے جیسے زندگی میں اسے ایذا پہنچائی جائے

سابقہ تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ صاحب قبر اور قبر کا احترام شرع مطہرہ نے لازم قرار دیا ہے اب اگر کوئی بلاوجہ شرعی قبر کو کھود ڈالے اس کو منہدم کر دے اور اس جگہ غلاظت کا ڈھیر لگا دے تو یقیناً یہ بہت بڑی جسارت ہے۔ اور پھر اگر قبر کسی ولی کی ہو یا صحابی کی بلکہ یہاں تو بات قبر والدہ رسول ﷺ کی پامالی کی ہے جس کو حال ہی میں سعودی حکومت نے نہ صرف یہ کہ کھود ڈالا بلکہ اس جگہ غلاظت کا ڈھیر لگا دیا اور اپنے لئے سامان جہنم تیار کر لیا العیاذ باللہ

آئندہ گفتگو میں انشاء اللہ ہم واضح کر دیں گے کہ امر واقعہ کیا ہے اور تصاویر بھی آخر کتاب میں ملاحظہ کیجئے

یہ بات طے ہے کہ سعودی حکومت جو اصلاً نجدی وہابیہ کی حکومت ہے عرصہ دراز سے اس غیر شرعی کام میں مشغول ہے۔

نجدی وہابی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اور سارے حجاز مقدس پر ۱۳۴۳ھ میں مکمل طور پر قابض ہو گئے تھے اور تا حال قابض ہیں

-مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے قبرستان جنت المعلی اور جنت البقیع کے مقابر و آثار کو منہدم کرا دیا گیا اور مساجد کو منہدم کرانے سے بھی دریغ نہ کیا گیا

مثلاً مولد النبی ﷺ اور مولد فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور دوسرے دیگر مقامات مقدسہ کو بالکل پامال کر دیا گیا امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان سید الشہداء حضرت حمزہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات کے علاوہ تمام صحابہ و تابعین کے تقریباً سب ہی مزارات و آثار کو منہدم کر دیا گیا مسجد ابو قبیس مسجد بلال، مسجد جن، مسجد نور وغیرہ کو مسمار کرنے کا ارادہ بھی کر لیا گیا گو وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ (بحوالہ مکمل تاریخ وہابیہ ص ۸۷) یہ فتنہ کیا تھا بس یہ فتنہ عظیم تھا جس نے مسلمانوں کو سب سے زیادہ اذیت دی ابن عبد الوہاب نجدی کے عقائد کا مختصر نمونہ پیش خدمت ہے شیخ الاسلام علامہ سید احمد زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ابن عبد الوہاب نجدی کی برائیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ نبی کریم علیہ السلام کے میلاد پڑھنے، اذان کے بعد منارہ پر درود شریف پڑھنے اور نماز کے بعد دعا مانگنے سے منع کرتا تھا ایک نابینا موذن جو اذان کے بعد درود پڑھتا تھا اس کو شہید کرا دیا اور کہا العیاذ باللہ رنڈی کے گھر میں ستار بجانے والی چھوکری کا گناہ منارہ پر درود پڑھنے والوں کا گناہ زیادہ ہے۔ (العیاذ باللہ الدرر السنیہ صفحہ ۴۲ بحوالہ تاریخ وہابیہ ص ۹۷)

شیخ نجدی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء اللہ سے توسل و استعانت کرنے والوں کو صراحۃً کافر کہتا اور اس سے بھی بڑی جسارت یہ تھی کہ [illegible] محسن صاحب التحیۃ الثناء السلام کے لئے حاضری دینے کو شرک قرار دیتا۔ یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ یہ تحریک جس نے [illegible] اس تحریک کے آغاز کے بعد سے مرتے دم تک اس کے شدید مخالف رہے اور اسی بیزاری کے عالم میں انتقال کیا۔

یہاں یہ بات پیش نظر رہے کہ ابن عبد الوہاب نجدی ابن تیمیہ کی فکر سے بری طرح متاثر تھا بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ جو نظریات ابن تیمیہ [illegible] کی تھی ابن عبد الوہاب نے اس کو ایک عملی جامہ پہنایا تو بے جا نہ ہوگا۔ وہابیہ کو قبر شکنی میں بہت لطف آتا ہے اور اس [illegible] کا تحفظ اور اپنا عظیم کارنامہ شمار کرتے تھے پروفیسر ابو زہرہ مصری نے ان کے اس مشغلے کو یوں بیان کیا ہے۔ [illegible] کر ادیتے اس کی حد یہ کہ بعض یورپین مصنفین ان کو معبد شکن کے نام سے پکارتے ہیں۔ (اسلامی مذاہب ص ۲۹۰)

اسی طرح جب ۸ محرم ۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۳ء کو سعود بن عبد العزیز فاتحانہ انداز سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوا تو ۲۰ دن مکہ میں قیام کے دوران [illegible] کراتے رہے۔ یہاں تک کہ تمام مشاہد، مزارات اور قبے برابر کر دیئے گئے اور سرزمین حجاز کے مقدس مقامات اس (ابن وہاب) [illegible] عزت و احترام کیا جاتا تھا ان سب کو زمین کے برابر کر دیئے (برطانوی مظالم کی کہانی ص ۱۹۴ عبد الحکیم خان)

مندرجہ بالا تمام تاریخی شواہد کے علاوہ بھی کتب تواریخ وہابیہ نجدیہ کے شرمناک کارناموں سے بھری پڑی ہیں [illegible]

(1) علامہ زینی دحلان الدرر السنیہ

(2) مولانا محمد رمضان علی قادری، مکمل تاریخ وہابیہ

(3) برطانوی مظالم کی کہانی، اختر شاہجہانپوری کی زبانی

(4) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، اہلاک الوہابیین علی توہین قبور المسلمین

ان کے علاوہ بھی کئی ایک مصنفین نے مثلاً علامہ ابن عابدین شامی نے رد المحتار میں بھی اور علامہ اسمٰعیل حقی نے [illegible]

Marfat.com

ے بارے میں تاریخی حوالہ جات سے لکھا اور اس کا رد بھی خوب کیا

فمن شاء الاطلاع فلیرجع الیھم

اور اب عاجز مجدد مائتہ حاضرہ امام احمد رضا کی تصنیف لطیف اھلاک الوھابیّن سے چند اقتباسات پیش کرنا چاہتا جس سے واضح ہو جائے گا کہ مذھب مھذّب میں انہدام قبور المسلمین نہایت ہی شرمناک فعل ہے

جاننا چاہئے کہ انبیاء و اولیاء علیھم الصلوۃ والسلام و عامۃ المومنین اہلسنت کے ساتھ جو قلبی عداوت فرقہ نجدیہ وہابیہ کو ہے ایسی اور کسی فرقہ مبتدعہ کو نہیں ہے

اسی وجہ سے اس فرقہ محدثہ کے اکابر ملاعنہ کی تصانیف لاطیل اہانت محبوبان خدا سے بھری پڑی ہیں جس کا جی چاہے مندرجہ ذیل کتب اٹھا کر دیکھ لے

(1) تقویۃ الایمان- مولوی اسماعیل دہلوی

(2) براھین قاطعہ- مولوی خلیل احمد انبھوی

(3) حفظ الایمان- مولوی اشرف علی تھانوی

(4) تذکرۃ الرشید- مولوی عاشق الٰہی

(5) تحذیر الناس- مولوی قاسم نانوتوی

. . . نیہ . . .

. . . ن سے ایک اہانت قبور انبیاء شہید و منہدم و نابود ممقدور کرنا اس فرقہ کا پسندیدہ شعار ہے

. . . من . . . اپنی کتاب- فصل الخطاب فی رد ضلالات ابن عبد الوھاب میں رقم طراز ہیں

. . . تمنی . . . لو اقدر علی حجرۃ الرسول علیہ لھدمتھا (بحوالہ فتاوی رضویہ)

. . . یہ بات . . . کہ وہ کہتا ہے میں اگر قدرت پاؤں تو روضہ رسول علیہ کو توڑ دوں! العیاذ باللہ

. . . مقام پر یوں رقم طراز ہیں

. . . صاحب قبہ اگر کوئی مشہور عالم متقی یا صحابی ہے اور قبہ صرف قبر کے برابر ہو تو اسے منہدم نہ کرنا چاہئے خواہ اس کا نشان ہی کیوں نہ مٹ جائے

. . . اب آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان شہید صحابہ کی قبور پر عمارات بنانا تو واجب ہو گا اور نا ہی بلاکراہت جائز اور بہر صورت منہدم کرنا جائز

. . . تھی کو منہدم کر دیا جائے تو بہت بڑی جسارت ہے یہ ہاشمی غفرلہ) اور یہ صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو بدعتی اور گمراہ ہو کیونکہ اصحاب

. . . سے . . . متی ہوتی ہے۔ حالانکہ ان کی تعظیم اور توقیر ہر مسلمان پر واجب ہے اب وہ لوگ تعظیم کرنے والے کیسے قرار پا سکتے ہیں۔ جنھوں نے شہداء کی

. . . بعض کے جسم اور کفن بھی ظاہر ہو گئے- (ایضا بحوالہ فتاوی رضویہ (جدید) جلد نہم ص ۴۳۰)

. . . یہ عاجز کے خیال میں کسی تبصرے کی چنداہ ضرورت نہیں ہاں لفظ تعظیم سے شاید کسی کے پیٹ میں درد ہو جائے تو عاجز امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ

. . . (. . . تعظیم عبادت نہیں) من و عن پیش کرتا ہے۔ (عقل مند را اشارہ کافی است) غور فرمائیں امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ کیسا نفیس اور جامع جواب ارشاد

. . . ت ہیں . . . مزارات اولیاء کرام پر بنائے عمارت جائز ہے تو، عوام و فساق کی قبور پر کیوں نہ اجازت دی

. . . آیۃ کریمہ ذلک ادنی ان یعرفن فلا یوذین (وہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ ان کی پہچان ہو جائے تو انہیں ایذا نہ دی جائے۔ ت) کی حکمت جلیلہ سے آگاہ

. . . سے وجہ استنباط طوالع النور میں مذکور ہوا تو ایسا مہمل اعتراض ہرگز خیال میں بھی نہ آئے

(2) امام مجدد قدس سرہ نے زید کے اس سوال کا کہ 'بزرگوں کی قبروں کی تعظیم کیوں کرتے ہیں کسی فاسق و فاجر کی قبر کی تعظیم کیوں نہیں کرتے' جواب ارشاد فرمایا ن تعظیما روحہ المشرقۃ علی تراب جسدہ یعنی ان کی روح کی تعظیم کی جاتی ہے اور لوگوں کو دکھایا جاتا ہے کہ یہ مزار محبوب کا ہے اس سے تبرک و توسل کرو کہ تمہاری . . . مستجاب ہو- یعنی قبول ہو (ہاشمی غفرلہ)

(3) امام مجدد قدس سرہ نے زید کے اس (وھم عبادت- ہاشمی غفرلہ) کا بھی علاج فرمادیا کہ تعظیما لروحہ (ان کی روح کی تعظیم کے لئے- ت) معاذ اللہ! یہ ان کی عبادت نہیں ان کی روح پاک کی تعظیم ہے، ہر تعظیم عبادت ہو تو تعظیم انبیاء علیھم الصلوۃ والسلام تو نصوص قطعیہ قرآن عظیم سے فرض ہے- قال اللہ تبارک وتعالی . . . منوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ)- ہم نے اپنے رسول کو اس لئے بھیجا کہ اے لوگو! تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو

Marfat.com

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الی قولہ عزوجل الذین امنو بہ وعزروہ ونصروہ واتبعو النور الذی انزل معہ اولئک ہم المفلحون

وہ جو پیروی کریں گے اس رسول نبی امی یعنی بے پڑھے غیب کے علوم جاننے بتانے والے کی تو جو اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس کے ساتھ جو نور اترا اس کے پیرو ہوں وہی لوگ مراد کو پہنچیں گے۔

وقال اللہ تبارک وتعالیٰ لئن اقمتم الصلوۃ واتیتم الزکوۃ وآمنتم برسلی وعزرتموھم واقرضتم اللہ قرضا حسنا لاکفرن عنکم سیاتکم ولادخلنکم جنت تجری من تحتھا الانھر

بیشک اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوۃ دیا کرو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور میرے رسولوں کی تعظیم کرو اور اللہ کے لئے قرض حسنہ دو تو ضرور میں تمہارے گناہ تم پر سے اتار دوں گا اور ضرور تمہیں بہشتوں میں داخل فرماؤں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

بلکہ قرآن عظیم نے تو ماں و باپ کی تعظیم بھی فرض کی۔ قال اللہ تبارک و تعالیٰ واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ

اور جھکا دو تم ان (ماں باپ) کے واسطے نرمی کے بازو رحمت سے

کیا معاذ اللہ قرآن عظیم نے انبیاء و والدین کی عبادت کا حکم فرمایا ہے

(4) امام ممدوح قدس سرہ نے شبہہ تعظیم قبر کا بھی جواب فرمادیا کہ

تعظیما لروحہ الی قولہ قدس سرہ والاعمال بالنیات

یعنی تعظیم خشت و گل نہیں بلکہ روح محبوب کی تعظیم مقصود ہو جو بلاشبہ محمود ہے اور اعمال کا دارومدار نیت پر ہے

اللہ اللہ! کیسے نفیس و جامع کلمات ارشاد فرمائے گویا اپنے نور باطن سے ادراک فرمالیا تھا کہ زید وامثالہ کو یہ شبہات عارض ہوں گے ، سب کا جواب ان دو لفظوں میں فرمادیا کہ تعظیما لروحہ

اس مذکورہ بالا جواب سے واضح ہو گیا کہ ہر تعظیم عبادت نہیں ہوتی اس طرح قبر پر جانا یا مزارات کی حاضری شرک و بدعت نہیں۔ کیونکہ زیارت قبور ... مطہرہ سے ظاہر و باہر ہے اور طریقہ اسلاف و اخلاف بلکہ سنت رسول اور نصوص قطعیہ سے ثابت ہے

چنانچہ منافقین کی زیارت قبور اور صلوۃ جنازہ کے ساتھ طلب مغفرت کی ممانعت قرآن میں موجود ہے

ارشاد ہوتا ہے

ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا

انھم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وھم فسقون نمبر ۱۰ توبہ آیت

84 بےشک وہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے۔

معلوم ہوا کہ مومن کا جنازہ پڑھا جاتا ہے کافر کے جنازے کی نماز کی ممانعت ظاہر ہے نہ پڑھی جائے گی۔ نیز معلوم ہوا ... قبر کی زیارت ... آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی لہذا وہ مومنہ تھیں۔ البتہ ان کی مغفرت کی دعا سے روکا ... تھیں ... مغفرت سے روکنا وارد ہوا ہے وہ ضعیف ہے ثبوت کے لئے دیکھئے عاجز کا رسالہ 'ایمان والدین' ہاشمی غفر لہ

اس سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ ہر کلمہ گو کا جنازہ نہیں پڑھا جائے گا (۔ بحوالہ تفسیر احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ پ ۱۰ توبہ

غور فرمایا آپ نے کہ زیارت قبور شرک نہیں اور اگر مانعین اور معترضین کی بات تسلیم کر لیں تو معاذ اللہ ثابت ہوگا کہ حضور ﷺ (فداہ ...) بھی ارتکاب شرک کیا معاذ اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ بلکہ زیارت قبور اور طلب مغفرت کا تو اللہ نے حکم فرمایا اور فرمایا پیارے محبوب آپ اپنے مومنوں کے حق میں دعا کریں مغفرت طلب کریں کیونکہ آپ کی دعا ان کے دلوں کا چین وسکون واطمینان ہے ارشاد ہوتا ہے

فصل علیھم ان صلاتک سکن لھم (توبہ ۱۰۳)

اور ان کے (مومنین) حق میں دعائے خیر کرو بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے (کنزالایمان)

سبحان اللہ! اللہ قرآن حکم فرماتا ہے مومنین کے لئے دعا کرو ادھر گنہگاروں کو حکم دیا جب تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو محبوب کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ تو استغفار کرو۔ محبوب کو راضی کرو اور اگر محبوب راضی ہو گیا اور تمہارے لئے اپنے دست شفقت بلند کر دیئے تو تم اللہ کو بہت مہربان پاؤ گے۔ (النساء ۶۳)

عزیزان من! خدیہ یاد ہابیہ جو زیارت قبور پر فتوی شرک دیتے ہیں ان سے پوچھو بھلا شرک کی تعریف کیا ہے۔ شرک کیا کسی درخت کا نام ہے۔ کبھی دیکھا بھی ہے۔

Marfat.com

عاجز مختصراً شرک کی تعریف پیش کرنا چاہتا ہے مگر ذرا توجہ سے پڑھئے اور پھر فیصلہ کیجئے گا

-علامہ ابو عبداللہ الانصاری القرطبی نے اپنی تفسیر الجامع الاحکام القرآن میں شرک کے متعلق بہترین بحث کی ہے جس کا خلاصہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں ور تینوں حرام ہیں

(1) -اصلہا اعتقاد شریک للہ فی الوھیۃ وھوالشرک الاعظم وھو شرک الجاہلیہ

-یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی انسان ، جن ، شجر و حجر کو الٰہ یقین کرنا یہی شرک اعظم ہے ور عہد جاہلیت کے مشرکین یہی شرک کیا کرتے تھے (جیسے سورہ والصفت میں ان سے متعلق ہے۔

واذا قیل لھم لاالہ الا اللہ یستکبرون ویقولون ءانا لتارکوالھتنا لشاعر مجنون

جب انہیں یہ بتایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کےسوا اور کوئی خدا نہیں تو تکبر کرتے اور کہتے ہیں کیا اس شاعر دیوانہ کے کہنے پر ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں

(2) ویلیہا فی الرتبۃ اعتقاد شریک للہ تعالیٰ فی الفعل وھو من قول انہ موجود اما غیر اللہ یستقل باحداث فعل وایجادہ وان لم یعتقد کونہ الٰھا

یعنی شرک کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ کسی کے متعلق یہ اعتقاد کیا جائے کہ وہ مستقل طور پر اور بالذات اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی کام کر سکتا ہے اگرچہ اس شخص کو الٰہ نہ مانتا ہو

(3) ویلی ھذہ الرتبۃ الاشراک فی العبادۃ ۵/۱۸۱ یعنی کسی کو عبادت میں شریک کرنا یہ ریا ہے اور یہ بھی شرک کی ایک قسم ہے۔ اب آپ انصاف فرمایئے کہ کوئی مسلمان و مشرک ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور صرف کرتے ہیں اور وہ تمام آیات جو مشرکین مکہ اور کفار عرب کے حق میں نازل ہوئیں جن کی شرک کی نیت وہ ند و رہ وئی تجھے ہے تجھے مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں کیا انہیں خدا کا خوف نہیں۔ وہ ذرہ بھی کہیں ان کا شمار یحرفون الکلم عن مواضعہ کے زمرہ میں نہ ہو ند ... تقوی ہو نہیں اقران ق اول سے ماخوذ ہے آپ نے ملاحظہ فرمایا بغیر کسی تبصرے کے میں فیصلہ کا اختیار آپ کی ضمیر کی عدالت پر چھوڑتا ہوں۔

... عرض ... ہوں

... ثابت ہو چکا ہے کہ شرک کا مطلب اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ہے تو ذرا غور کریں زیارت قبر اگر شرکیہ کام ہے معاذ اللہ اللہ عزوجل ... ہم صرف توحید خالص پر عمل کریں اور جب اس کی قبر کا وجود ہی نہیں اور ... نہیں تو پھر کسی قبر پر جانا کیونکر شرک ہو گا ... تھ

... میں احترام انسانیت کی بنا پر احترام قبر اور صاحب قبر کی تعظیم کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ اس میں روح کی تعظیم ہے جیسا کہ امام احمد رضا کے ... ہے۔

... ضرورت شرعیہ حرام و ناجائز ہے۔ جس کے لئے عاجز ایک حوالہ پیش کرنا چاہتا ہے

... کا جواز

... جائز نہیں مگر جیسا کہ اصول فقہ کا متفقہ قاعدہ کلیہ ہے کہ 'الضرورات تبیح المحظورات'

وقت ضرورت منع کردہ چیزیں بھی جائز ہو جاتی ہیں

چنانچہ ہمارے محترم فقہاء احناف نے تصریح فرمائی ہے جیسا کہ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی

فصل فی الجنائز میں ہے

... قبر ... فی اخر مالم یبل الاول فلم یبق لہ عظم الا عند الضرورۃ ... لم یوجد مکان سواہا الخ

... مردہ دفن کرنے کے لئے قبر نہ کھولی جائے جب تک پہلا مردہ بوسیدہ نہ ہو جائے یہاں تک کہ اس کی ہڈیاں باقی نہ رہیں مگر وقت ضرورت قبر کھودنا جائز ہے جبکہ اس کے علاوہ کوئی دوسری جگہ میسر نہ ہو

ھذا ثابت ہوا ہمارے مذہب احناف مہذب میں بلا ضرورت شرعیہ و بامر مجبوری کے قبر کھودنا بلا شک و شبہ جائز نہیں اور بلا ریب ایسا کرنے سے اہل قبور کی توہین ہوتی ہو جائز نہیں ہے چاہیئے کہ اس فعل شنیع کے ارتکاب سے بچے

... کیا انہدام قبر کی شرعی وجوہ کیا ہے

اب میں آپ ہی کے ضمیر کا انصاف چاہوں گا۔ کیا میں یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ آخر قبر امی رسول کے ساتھ ایسا نازیبا رویہ کیوں اختیار کیا گیا۔

Marfat.com

پھر اس قبر مقدس کو آخر کیوں شہید کیا گیا؟

دیگر صحابہ کرام و تابعین کے مزارات کو شہید کرنے کی آخر کون سی دلیل ہے؟

قرآن و حدیث میں ایسی کون سی نص ہے؟

یا اقوال فقہاء کی روشنی میں کوئی قول ہو تو سامنے لاؤ۔

جنت المعلیٰ اور جنت البقیع پھر حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ خاتون رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات کو شہید کر کے آخر یہ نجدیہ وہابیہ کیا چاہتے ہیں

ایمان و عقیدت کے سائے بیٹھ کر اطمینان سے سوچئے گا اور اپنی ضمیر کی عدالت میں فیصلہ کریں ذرا متوجہ ہو جائیں اپنے ضمیر کی آواز سننے کے لئے گوش بر آواز ہے

خدا کرے فیصلہ کرتے وقت آپ کسی بھی پاسداری اور حمایت کا لحاظ نہ کریں۔ اور ہاں یہ یاد رہے کہ آخری عدالت ابھی باقی اور وہ بارگاہ رسالت ہے۔

کل روز حشر بارگاہ رسالت میں شاید یہ سوال آپ سے بھی ہو گا تو آپ کا کیا جواب ہونا چاہیے!!

آپ کا بھائی خیر اندیش

محمد وقاص ہاشمی

قادری رضوی

7-3-1999ء

Marfat.com

Marfat.com